الفضل

ہفت روزہ — انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد 20 — جمعۃ المبارک 19/اپریل 2013ء — 8/جمادی الثانی 1434 ہجری قمری ❁ 19/شہادت 1392 ہجری شمسی — شمارہ 16

دنیا و آخرت کی بھلائی کی دعا

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کیلئے یہ دعا کی۔

”اور تو ہمارے لئے اس دنیا میں بھی نیکی لکھ اور آخری زندگی میں بھی (نیکی لکھ) ہم تو تیری طرف آ گئے ہیں“۔

(الاعراف:157)

جلسہ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس اعلان کے حوالے سے کہ لوگ قادیان جلسہ میں تشریف لائیں، قادیان کے رہنے والوں پر بھی بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ بیشک اس جلسہ سالانہ کی اتباع میں تمام دنیا کے ملکوں کی جماعتوں میں جلسے ہوتے ہیں اور ایک خاص دینی ماحول پیدا ہوتا ہے لیکن جو جلسہ قادیان کی بستی میں ہوتا ہے اُس کی ایک اپنی اہمیت ہے اور دنیا بھر میں احمدیوں کے دلوں میں اس بستی میں منعقد ہونے والے جلسہ میں شمولیت کے لئے ایک خاص جذبہ پایا جاتا ہے، ایک شوق پایا جاتا ہے۔

قادیان اس زمانے کے امام، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظلّی نبی کا شہر ہے، اُس کی بستی ہے۔ اپنے ماحول اور اپنے دائرے میں اس شہر کے تقدّس کو قائم رکھیں اور اس کا تقدّس قائم رکھنا قادیان کے رہنے والے ہر باسی کا فرض بنتا ہے، ہر احمدی کا فرض بنتا ہے۔

وہ خدا جو سچے وعدوں والا خدا ہے آج جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کئے گئے اپنے وعدوں کو بڑی شان سے پورا کرتے ہوئے ہمیں دکھا رہا ہے تو مخالفینِ احمدیت کے ایوانوں میں ایک کھلبلی مچی ہوئی ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے وعدوں کو پورا فرماتے ہوئے قادیان سے اُٹھی ہوئی اُس آواز کو جو خدا اور اُس کے پیارے رسول حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بلا رہی تھی، دنیا کے ہر براعظم کے ہر کونے میں محض اور محض اپنے فضل سے بڑی شان اور بڑی شوکت سے پھیلا رہا ہے۔

جماعت کی یہ ترقی ہم پر ایک ذمہ داری ڈال رہی ہے اور سب سے زیادہ ذمہ داری اُن لوگوں پر ہے جو مرکز احمدیت میں بیٹھے ہوئے ہیں، جو واقفینِ زندگی ہیں، جن میں قادیان بھی شامل ہے اور ربوہ کے رہنے والے بھی شامل ہیں کہ اپنے تقویٰ کے معیاروں کو بلند سے بلند تر کرتے چلے جائیں۔

خدا تعالیٰ نے ہم پر یہ ذمہ داری ڈالی ہے کہ ہم اسلام اور احمدیت کی خوبصورت تعلیم کو دنیا میں پھیلائیں اور جب تائیداتِ الٰہی کی ہوائیں بھی اس مقصد کے لئے ہمارے ساتھ ہیں اور ہمارے حق میں چل رہی ہیں تو ایک خاص توجہ سے اس پیغام کو پھیلائیں اور تمام دنیا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے لانے کی کوشش کریں تاکہ دنیا سے فتنہ و فساد اور شر دور ہو اور امن اور آشتی اور پیار اور محبت اور صلح کی فضا پیدا ہو۔ تمام دنیا اَللّٰہُ اَکْبَر کا نعرہ بلند کرنے والی ہو۔

جلسہ سالانہ قادیان 2008ء سے (جو بوجوہ مئی 2009ء میں منعقد ہوا) بروز بدھ 27/مئی 2009ء کو ایم ٹی اے کے مواصلاتی رابطوں سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا لندن سے براہ راست اختتامی خطاب

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ
وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

سب سے پہلے تو مَیں ایک دعا کے لئے کہنا چاہتا ہوں۔ ابھی انہوں نے بتایا کہ قادیان میں آندھی کے آثار پیدا ہو رہے ہیں کیونکہ گرمیوں میں اُن ملکوں میں آندھیاں بہت آتی ہیں تو دعا کریں کہ جلسہ کی بقایا کارروائی کا جو وقت ہے اللہ تعالیٰ یہ خیریت سے گزار دے۔

اللہ تعالیٰ کا یہ بڑا فضل و احسان ہے کہ جلسہ سالانہ قادیان آج اختتام کو پہنچ رہا ہے۔ ان دنوں میں جلسہ کا انعقاد پہلا تجربہ تھا۔ انتظامیہ بھی پریشان تھی۔ جس دن جلسہ کا انعقاد ہونا تھا اُس سے ایک دن پہلے صبح بھی آندھی آئی، سارے انتظامات درہم برہم ہو گئے۔ شام کو بھی آندھی آئی اور تمام انتظامات درہم برہم ہو گئے لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیوں نے، کارکنان نے، نوجوانوں نے رات بھر کام کر کے اگلے دن کے لئے جلسہ کا انتظام اگلے دن کے لئے تیار کر دیا۔ اللہ کرے کہ باقی وقت بھی اب خیریت سے گزر جائے۔ کیونکہ جیسا کہ مَیں نے کہا یہ پہلا تجربہ تھا لیکن اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت سے ہمیشہ یہ سلوک رہا ہے کہ جب بھی کوئی نامساعد حالات پیدا ہوئے، اپنے مروجہ طریق سے ہٹ کر کام کرنے کی مجبوری پیدا ہوئی اور ہم نے خدا تعالیٰ سے مدد مانگتے ہوئے، اُس کے حضور جھکتے ہوئے، اُس پر توکل کرتے ہوئے اُس کام کو کرنے کے لئے اپنے آپ کو

تیار کیا تو خدا تعالیٰ کی مدد ہمیشہ شاملِ حال رہی۔

یہ جلسہ سالانہ جو اِن دنوں میں ہو رہا ہے اس کا انعقاد تو اصل میں دسمبر میں ہونا تھا اور اس کے لئے مَیں نے نومبر کے آخر میں بھارت کا سفر بھی کیا تھا۔ لیکن جیسا کہ آپ جانتے ہیں پہلے میں جنوبی بھارت کے دورے پر گیا اور اس دورے کے دوران ملک میں بعض حالات ایسے پیدا ہوئے جن کی بناء پر میں نے یہ فیصلہ کیا کہ قادیان کا جلسہ ملتوی کر دیا جائے۔ اللہ تعالیٰ نے بڑی شدت سے جلسہ سالانہ کا انعقاد ملتوی کرنے کے بارے میں دل میں ڈالا تھا، اس کے انعقاد کے بارے میں روک اور قبض کی حالت پیدا کی تھی۔ قادیان کے بعض مخلصین نے لکھا بھی کہ گو حالات بظاہر خراب نظر آ رہے ہیں لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قادیان کو ''دارالامن'' کہا ہے اس لئے قادیان کا جلسہ ملتوی کرنے کا فیصلہ نہ کیا جائے۔ بہرحال یہ اُن کے جذبات تھے اور میرے جنوبی ہندوستان سے واپسی کے بعد بیشمار احمدیوں نے بھی اپنے جذبات کا اظہار کیا۔ اسی طرح پاکستان سے جو احمدی جلسہ میں شامل ہونے کی امید لگائے بیٹھے تھے، اُن کے بھی بہت جذباتی خط آئے بلکہ ابھی تک آ رہے ہیں۔ لیکن اُس وقت جو حالات تھے اور اُس کے مطابق جو فیصلہ کیا گیا وہ گو بڑا مشکل فیصلہ تھا لیکن صحیح فیصلہ تھا جیسا کہ میں نے بھارت سے واپس آ کر اپنے خطبہ میں بیان بھی کیا تھا اور بعد میں جو مزید حالات اور باتیں پتہ لگیں، دشمن کے عزائم سامنے آئے تو اُس نے اس فیصلہ کی مزید تائید کر دی۔ بہرحال پھر بھارت کے انتخابات کی وجہ سے اس جلسہ کو ملتوی کرنا پڑا۔ اور پھر جب گزشتہ ماہ انتخابات ہو گئے تو یہی فیصلہ کیا گیا کہ مئی میں جلسہ منعقد کیا جائے۔ بہرحال جیسا کہ مَیں نے کہا اِس وقت جلسہ کا اختتام ہو رہا ہے۔ اس تعلق میں چند باتیں مَیں کہوں گا۔

جلسہ سالانہ کے انعقاد کا مقصد ہر احمدی جانتا ہے اور خاص طور پر قادیان کے رہنے والے پرانے احمدی اس کو اچھی طرح جانتے ہیں جن کی اکثریت اس وقت جلسہ میں شامل ہے۔ کیونکہ جلسہ سالانہ چھوٹے پیمانے پر منعقد ہو رہا ہے اس لئے ہندوستان سے بھی بہت کم تعداد میں لوگ شامل ہوئے ہیں لیکن بہرحال بعض نومبائعین بھی اس جلسہ کی برکات سے مستفید ہونے کے لئے اس میں شامل ہوئے ہیں۔ اُن کے لئے بھی اور پرانے احمدیوں کے لئے بھی میرا یہ پیغام ہے کہ بعض باتیں باوجود جاننے کے اور علم میں ہونے کے اگر بار بار دہرائی نہ جائیں تو انسان یا بھول جاتا ہے یا اُس طرح بھرپور توجہ نہیں دیتا جس طرح توجہ دینے کا حق ہے۔ اس لئے مَیں آپ کو یہ توجہ دلانا چاہتا ہوں اور ہوسکتا ہے کہ بعض مقررین نے جلسہ کی تقاریر میں اور افتتاح میں خاص طور پر توجہ دلائی بھی ہو کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جلسہ سالانہ کے انعقاد کے جو مقاصد بیان کئے ہیں اُنہیں ہمیشہ ہمیں یاد رکھنا چاہئے۔ یہ مقصد مَیں مختصر بیان کر دیتا ہوں۔

پہلا مقصد تو یہ تھا کہ ہر ایک مخلص کو بالمواجہ دینی فائدہ اُٹھانے کا موقع ملے۔ اب یہ بالمواجہ یا آمنے سامنے بیٹھ کر، خود آ کر اس زمانے میں تو ہم زمانے کے امام کی باتیں نہیں سن سکتے۔ وہ خوش قسمت لوگ تھے جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا زمانہ پایا اور اُس سے خوب فیض اُٹھایا۔ لیکن زمانہ کے امام نے قرآنی تعلیمات کی تفسیروں کا ایک ایسا وسیع خزانہ چھوڑا ہے جس سے ہر جگہ، ہر ایک فیض پا سکتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے کیونکہ ہر ایک کی علمی قابلیت اور استعدادیں ایک جیسی نہیں رکھیں اور اُن کو بعض مواقع مہیا نہیں ہوئے اس لئے گو یہ خزانہ تو موجود ہے لیکن اُس سے حقیقی فیض اُٹھانے کے لئے، اُس سے استفادہ کرنے کے لئے اُن لوگوں کی مدد کی ضرورت ہے جو بہتر طور پر علمی اور روحانی خزانے کو سمجھ سکیں۔ اور اگر عالم باعمل ہیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے مطابق اُن کی مثال ایسی زمین کی طرح ہے جو بارش کے پانی کو جذب کر کے اپنی روئیدگی کو زندہ کرتی ہے اور پھر اُس پر جب فصل کاشت ہوتی ہے تو وہ دوسروں کو فیض پہنچانے کا ذریعہ بنتی ہے۔ دلوں کی حقیقت تو خدا تعالیٰ جانتا ہے لیکن بظاہر اُس معیار کے علماء کو تقریریں کرنے کے لئے چنا جاتا ہے جو قرآن اور احادیث کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کلام اور تفسیر کی روشنی میں بیان کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں جو ایک عام آدمی کے سمجھنے کے معیار سے بھی مطابقت رکھتا ہے۔ اور یوں ایک ایسے ماحول میں جو تین دنوں کے لئے خالصۃً اس مقصد کے لئے بنایا جاتا ہے کہ ایک دینی ماحول پیدا کر کے انسان کی نیک فطرت کے تاروں میں ایک ارتعاش پیدا کر دیا جائے تا کہ ہر وہ شخص جو ایسی پاکیزہ مجالس میں بیٹھا ہے مسیح الزمان کے پاک کلمات کو سن کر اپنے اندر ایک پاک تبدیلی پیدا کرنے کی کوشش کرے۔

آجکل دنیا کے دھندوں میں انسان بے انتہا گھرا ہوا ہے۔ دینی اور روحانی علم اور حالت میں اضافے کے لئے اُس درجہ کی تگ و دَو کرنے کی طرف توجہ نہیں کرتا جو اُس کا حق ہے۔ تو جب ایسی مجالس منعقد کی جاتی ہیں جو خالصۃً اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے، اُس کے نام کو بلند کرنے کے لئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حقیقی عشق و محبت کا ادراک حاصل کرنے کے لئے اور روحانیت میں ترقی کرنے کے لئے ہوں تو وہ عمومی ذہنی صلاحیت والے انسان کے لئے بھی استفادہ کا موجب بنتی ہیں اور اعلیٰ ذہنی صلاحیت کے انسان کے لئے بھی استفادہ کا موجب بنتی ہیں۔ اور پھر جو اُن مجالس میں بیٹھتے ہیں اللہ تعالیٰ کی برکات سے بھی حصہ لینے والے ہوتے ہیں جس کا ایک حدیث میں یوں ذکر آتا ہے کہ جب خدا تعالیٰ نے فرشتوں سے ایک مجلس کا حال پوچھا حالانکہ خدا تعالیٰ عالم الغیب ہے اور ہر حال اور ہر حالت کو اچھی طرح جانتا ہے۔ بہرحال خدا تعالیٰ کا اپنا ایک پیار کا انداز ہے تو جب فرشتوں نے بتایا کہ ہم ایک ایسی مجلس سے اُٹھ کر آئے ہیں جس میں بیٹھنے والے تیری تسبیح کر رہے تھے، تیری بڑائی بیان کر رہے تھے، تیری عبادت کی طرف توجہ تھی اور تیری حمد اور تعریف میں وہ رطب اللسان تھے اور تجھ سے دعائیں مانگ رہے تھے۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے پوچھا وہ کیا مانگ رہے تھے؟ تو فرشتوں نے عرض کیا وہ تجھ سے تیری جنت مانگ رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ کیا انہوں نے میری جنت دیکھی؟ تو فرشتوں کا جواب ہوگا کہ اے خدا! انہوں نے تیری جنت دیکھی تو نہیں۔ تو اللہ تعالیٰ اُس پر فرمائے گا کہ اُن کا کیا حال ہوگا جب وہ میری جنت کو دیکھیں گے۔ پھر فرشتے عرض کریں گے کہ وہ تیری پناہ مانگ رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ کس چیز سے میری پناہ مانگ رہے تھے؟ فرشتے عرض کریں گے کہ اے خدا! تیری آگ سے پناہ مانگ رہے تھے۔ پھر خدا تعالیٰ یہ سوال کرے گا کہ کیا انہوں نے میری آگ دیکھی؟ فرشتے پھر نفی میں جواب دیتے ہیں کہ نہیں انہوں نے آگ تو نہیں دیکھی۔ اُس پر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اُن کا کیا حال ہوگا جب وہ میری آگ دیکھیں گے۔ یعنی اس کی شدت ایسی شدید ہے کہ اس دنیا میں انسان اُس کا تصور بھی نہیں کرسکتا۔ پھر فرشتے عرض کریں گے کہ اے خدا! وہ بیٹھے تیری بخشش کے طالب تھے۔ اُس پر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میں نے اُنہیں بخش دیا اور اُنہیں وہ سب کچھ دیا جو اُن بندوں نے مجھ سے مانگا ہے اور اُس چیز سے اُن کو پناہ دی جن سے انہوں نے میری پناہ طلب کی۔ اُس پر فرشتے کہیں گے کہ اُن میں ایک غلط کار آدمی بھی تھا جو وہاں سے گزر رہا تھا اور اُن لوگوں کو ذکر کرتے دیکھ کر تماش بین کے طور پر وہاں بیٹھ گیا۔ اُس پر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میں نے اُسے بھی بخش دیا۔ کیونکہ ذکر کرنے والے ایسے لوگ ہیں کہ اُن کے پاس بیٹھنے والا بھی محروم اور بدبخت نہیں رہ سکتا۔

(صحیح البخاری کتاب الدعوات باب فضل ذکر اللہ عزوجل حدیث نمبر 6408)

پس جو مجالس خالصۃً خدا تعالیٰ کے لئے منعقد کی جائیں وہ اللہ تعالیٰ کی برکات کو سمیٹنے والی ہوتی ہیں اور راہ چلتے بھی اُس سے فیض پاتے ہیں۔ اور جو لوگ آئے ہی اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ہوں، اُن پر اللہ تعالیٰ کے فضل اور برکات کی جو بارش ہوتی ہے اُس کا تو انسان تصور بھی نہیں کرسکتا۔ پھر ایسی مجلس جس کے بارے میں زمانے کے امام نے یہ فرمایا کہ ''اُسے معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں''۔

(مجموعہ اشتہارات جلد 1 صفحہ 281 اشتہار نمبر 91۔ مطبوعہ ربوہ)

اس قدر برکات کی حامل یہ مجلس اور جلسہ ہے کہ اس کا انسان تصور بھی نہیں کرسکتا۔ آج ہر اُن ذرائع سے جو اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں نئی ایجادات کی صورت میں پیدا فرمائے ہیں جو کہ قرآنِ کریم کی پیشگوئیوں کے مطابق اس زمانے میں ظاہر ہونی تھیں، تا کہ اللہ تعالیٰ کے آخری شرعی نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام آپ کے عاشقِ صادق کے ذریعہ تمام دنیا میں پھیلے۔ ان ایجادات اور ذرائع سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے دور دراز ملکوں میں بیٹھے ہوئے لوگ بھی جو احمدی ہیں وہ قادیان کے جلسے سے فیضیاب ہو رہے ہیں۔

اب میرا یہ براہِ راست خطاب جو دو طرفہ سمعی بصری نظام کے ذریعہ سے لندن اور قادیان کے جلسوں کے خوبصورت امتزاج کی صورت میں ہم دیکھ رہے ہیں اور سن رہے ہیں، اس وجہ سے تمام دنیا کے احمدی اس بابرکت مجلس میں شامل ہو گئے ہیں اور ایم ٹی اے کا جو یہ نظام اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کی تائید میں (جاری) فرمایا ہے، آج یہ اس مجلس میں شامل ہونے کا ذریعہ بن رہا ہے جو بے انتہا برکات لئے ہوئے ہے۔ یہ سب باتیں اس بات کی تصدیق کرتی ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعویٰ کے ساتھ خدا تعالیٰ کی بھرپور تائیدات شامل ہیں۔ یقیناً یہ ذریعہ کافی حد تک اُس کمی کو پورا کرنے کا باعث بن رہا ہے جو خلیفہ وقت کے خود قادیان کی بستی میں جا کر دنیا کو خطاب نہ کرنے کی وجہ سے پیدا ہوئی تھی۔

(احباب تھوڑے تھوڑے وقفہ سے نعرے بلند کر رہے تھے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: وہاں کے موسم کا لحاظ رکھتے ہوئے نعرے کم لگائیں۔ اُن کو ضرورت ہوگی تو وہ خود لگا لیں گے۔)

انشاء اللہ تعالیٰ جب ہم اپنے دلوں کا جائزہ لیتے ہوئے ہر کام خالصۃً للہ کرنے کی کوشش کرنے والے ہوں گے تو خدا تعالیٰ اپنے فضل سے ان عارضی پردوں اور روکوں کو بھی دور فرما دے گا۔

لیکن اس جلسہ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس اعلان کے حوالے سے کہ لوگ قادیان جلسہ میں تشریف لائیں، قادیان کے رہنے والوں پر بھی بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ بیشک اس جلسہ سالانہ کی اتباع میں تمام دنیا کے ملکوں کی جماعتوں میں جلسے ہوتے ہیں اور ایک خاص دینی ماحول پیدا ہوتا ہے لیکن جو جلسہ قادیان کی بستی میں ہوتا ہے، اُس کی ایک اپنی اہمیت ہے اور دنیا بھر میں احمدیوں کے دلوں میں اس بستی میں منعقد ہونے والے جلسہ میں شمولیت کے لئے ایک خاص جذبہ پایا جاتا ہے ایک شوق پایا جاتا ہے۔

پس دنیا کے احمدیوں کا قادیان سے یہ تعلق وہاں کے رہنے والوں اور خاص طور پر بڑے سے لے کر چھوٹے تک ہر کارکن کو یہ احساس دلانے والا ہونا چاہئے کہ ہمارے نمونے اس نسبت سے بہت اعلیٰ رنگ کے ہونے چاہئیں جو اس مبارک بستی میں رہنے کی وجہ سے اُنہیں ہے۔ دنیا سے جب لوگ قادیان جاتے ہیں تو وہ قادیان کا ایک بڑا اعلیٰ تصور لے کر جاتے ہیں۔ پس ہمیشہ یاد رکھیں کہ حتی الوسع یہ کوشش کریں کہ کبھی کسی کی ٹھوکر کا باعث نہ بنیں۔ قادیان اس زمانے کے امام، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظلی نبی کا شہر ہے، اُس کی بستی ہے۔ اپنے ماحول اور اپنے دائرے میں اس شہر کے تقدس کو قائم رکھیں اور اس کا تقدس قائم رکھنا قادیان کے رہنے والے ہر باسی کا فرض بنتا ہے۔ اور عام طور پر ہر احمدی کا فرض بنتا ہے۔ اور یہ بات ہر ایک کو یاد رکھنی چاہئے کہ جو بھی احمدی وہاں رہ رہا ہے اُس کا فرض ہے کہ قادیان کی بستی کے تقدس کو قائم رکھے اور خاص طور پر جو جماعتی کارکنان ہیں، جو واقفینِ زندگی ہیں اُن پر یہ ذمہ داری سب سے بڑھ کر عائد ہوتی ہے۔

پس اس اہمیت کو سمجھتے ہوئے ان جلسوں میں سب سے زیادہ کارکنوں کو، واقفینِ زندگی کو نہ صرف قادیان میں بلکہ دنیا کی ہر جگہ اپنے گریبانوں میں جھانکنے کی ضرورت ہے۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ آج شعائر اللہ کی حفاظت کا جو اعزاز ہے وہ خدا تعالیٰ نے قادیان میں رہنے والے احمدیوں کے ذمہ لگایا ہے۔ جس بستی میں جلسہ پر آ کر بالمواجہ دینی فائدہ اُٹھانے کا اعلان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا، اُن جلسوں نے آپ علیہ السلام کے وصال کے بعد بھی جاری رہنا تھا اور جب جاری رہنا تھا تو تقویٰ کے معیاروں کے حصول کی کوشش بھی جاری رہنی تھی۔ قادیان کے رہنے والوں کو اپنے عملی نمونے قائم کرنے کے لئے بھی ہمیشہ تگ و دو کرنے کی ضرورت جاری رہنی تھی۔ قادیان جس میں جب ایک احمدی جاتا ہے تو اُن مقدس مقامات اور شعائر اللہ کو دیکھ کر ایک جذباتی کیفیت پیدا ہوتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مساجد اور اُن کمروں میں جا کر جہاں مختلف اوقات میں آپ نے دعائیں کیں، جب انسان دعائیں کرتا ہے تو دعاؤں میں ایک رِقّت اور درد اور سوز پیدا ہو جاتا ہے۔ جہاں زمانے کے امام کی آخری قیام گاہ ہے، جس جگہ پر آپ کا مدفن ہے جب انسان وہاں پہنچتا ہے تو وہاں دعا کر کے تسکین کی ایک عجیب کیفیت طاری ہوتی ہے۔ اور وہاں جانے والے چاہے وہ ہندوستان کے کسی شہر سے جانے والے ہوں یا دنیا کے کسی ملک سے جانے والے ہوں، اپنے اندر عموماً روحانی طور پر ایک پاک تبدیلی کا احساس پیدا ہوتا دیکھتے ہیں۔ لیکن اگر وہاں کے رہنے والوں کے نمونے ایسے ہیں کہ وہ اس حق کی ادائیگی کی طرف تقویٰ پر چلتے ہوئے توجہ نہیں دے رہے تو جہاں وہ اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی برکات سے محروم کرتے ہیں، وہاں باہر سے آنے والوں کے لئے بھی مایوس کن نمونہ دکھا کر اُن کی بے چینی کا باعث بنتے ہیں۔ پس اس ذمہ داری کو سمجھیں۔ یہ قادیان

باقی صفحہ نمبر 9 پر ملاحظہ فرمائیں

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات، گرانقدر مساعی اور ان کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر243

مکرم محمد خیر حسن محمد صاحب (2)

قسطِ گزشتہ میں ہم نے مکرم محمد خیر حسن صاحب کے احمدیت سے تعارف تک کے حالات قلمبند کئے تھے۔انہیں احمدیت کا پیغام اپنے ایک احمدی ہمسائے کے ذریعہ پہنچا تھا۔اس قسط میں ان کے احمدیت کی طرف سفر کی کہانی کو مزید آگے بڑھاتے ہیں۔

گمراہ کن فتویٰ

مکرم محمد خیر حسن صاحب بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے جب محسوس کیا کہ میرے احمدی ہمسائے کی باتیں مجھے اچھی لگنے لگی ہیں تو میں نے بہتر سمجھا کہ جماعت کے بارہ میں کوئی رائے قائم کرنے سے پہلے اپنے استاد شیخ احمد حجو سے فتویٰ لے لوں۔مجھے اس بارہ میں شیخ صاحب کی رائے جاننے کی اتنی جلدی تھی کہ اپنا روزمرہ کا کام ختم کرنے سے پہلے ہی میں شیخ احمد حجو کی مسجد میں جا پہنچا۔شیخ صاحب تو نہ ملے تاہم ان کے نائب سے ملاقات ہوگئی۔میں نے اس سے پوچھا کہ کیا آپ نے جماعت احمدیہ کا نام سنا ہے؟ اس نے پہلے تو مجھے اس بارہ میں مزید بولنے سے اس طرح روک دیا جیسے میری زبان پر کوئی کلمۂ کفر آ گیا ہو۔پھر جماعت پر کفر کا فتویٰ لگاتے ہوئے بانیٔ جماعت احمدیہ کے متعلق نہایت بیہودہ الزامات گنوانے لگا۔اس وقت تو میں انہی مولویوں کے نقشِ قدم پر تھا۔اس لئے اس کی تمام باتوں کو درست تسلیم کر کے واپس لوٹ آیا اور آ کر اپنے احمدی ہمسائے سے کہا کہ میں ایک عرصہ سے آپ کو جانتا ہوں اور ہمارے باہم اچھے تعلقات ہیں جنہیں میں قائم رکھنا چاہتا ہوں۔لہٰذا میری درخواست ہے کہ آج کے بعد میرے سامنے جماعت احمدیہ کا نام نہ لینا۔

میرا استہزاء اور ان کی دعا

دن گزرتے رہے حتی کہ 2000ء کا سال آ گیا۔میں ایک عرصہ سے کسی یورپین ملک میں جانے کا سوچ رہا تھا۔ایک روز میں اپنے محلے میں بڑھئی کا کام کرنے والے ایک دوست کی دکان پر گیا تو وہاں میری ملاقات میرے ایک احمدی ہمسائے مکرم یونس یوسف صاحب سے ہوئی جو اس دکان کے باہر بیٹھے اخبار پڑھ رہے تھے۔میں نے انہیں سلام کیا اور جرمنی میں مقیم ان کے بیٹے رأفت یونس صاحب کا حال دریافت کرنے کے بعد ان سے جماعت احمدیہ کے بارہ میں بات شروع کر دی۔ میں نے کہا کہ سنا ہے کہ جماعت احمدیہ کا یہ عقیدہ ہے کہ امام مہدی آ چکے ہیں اور دجّال سے مراد کوئی شخص نہیں بلکہ ایک گروہ یا قوم ہے اور اس کے گدھے سے مراد آج کل کے وسائل سفر ہیں۔انہوں نے ہاں میں جواب دیا اور پھر ان امور کی تشریح شروع کر دی لیکن میں سنی، ان سنی کرتے ہوئے آگے بڑھ گیا کیونکہ میرا ان سے سوال ہی دراصل استہزاء پر مبنی تھا۔اس دکان میں میں اپنے دوستوں سے مل کر یونس یوسف صاحب کی باتوں کا مذاق اڑانے لگا جبکہ مکرم یونس یوسف صاحب میری ان تمام حرکات کو خاموشی سے دیکھتے رہے۔اب سوچتا ہوں کہ غالبًا وہ اس وقت میرے لئے ہدایت یابی کی دعا کر رہے تھے۔

بیرون ملک سفر

میں اپنے دوست احباب سے بیرون ملک سفر کے بارہ میں دریافت کرتا رہا اور بالآخر کسی کی مدد سے میں معجزانہ طور پر آسٹریا کے راستے سے جرمنی پہنچ گیا۔چونکہ میرے پاس جرمنی میں داخلہ کے لئے ویزا نہ تھا اسلئے مجھے 45 روز کے لئے جیل میں رکھنے کے بعد آسٹریا واپس بھیج دیا گیا۔آسٹریا پہنچ کر میں نے اپنے اہل خانہ کو فون کیا اور انہیں اپنے نفسیاتی دباؤ اور خستہ حالی کے بارہ میں بتایا۔انہوں نے ایک شخص کو میری مدد کرنے کے لئے کہا اور میں اس کی مدد سے خدا خدا کر کے جرمنی پہنچ گیا۔یہاں پر ہر چیز نئی تھی اور میں نہ کچھ جانتا تھا نہ کچھ کرنے کی اہلیت رکھتا تھا۔ایسی صورتحال کے لئے میرے اہل خانہ نے مجھے یوسف یونس صاحب کے بیٹے رأفت یونس صاحب کا نمبر دیا تھا۔یہ وہی یوسف یونس صاحب ہیں جن سے احمدیت کی بنا پر میں نے استہزاء کیا تھا۔

اسلامی اخلاق

میں تو اس وقت بہت مشکل صورتحال میں تھا لہذا میں نے جب رافت یونس صاحب کو فون کیا تو وہ جلد ہی اپنی اہلیہ کے ہمراہ مجھے لینے کے لئے آ گئے۔جب ہم کار میں سوار ہوئے تو دونوں میاں بیوی نے ہاتھ اٹھائے اور مجھے بھی کہا کہ ہمارے ساتھ دعا میں شامل ہو جاؤ تا ہمارا سفر بخیر گزرے اور اللہ تعالیٰ ہر قسم کی آسانیاں پیدا فرمادے۔میں ابھی اس حیرانی سے ہی نہ نکلا تھا کہ کس طرح ایک دفعہ بلانے پر یہ لوگ میری مدد کو دوڑے آئے ہیں۔اوپر سے یہ دعا والا معاملہ میرے لئے بہت عجیب تھا۔میں نے تو کبھی ایسا نہ کیا تھا نہ کسی کو ایسا کرتے دیکھا تھا۔اس موقعہ پر بھی اور اس کے بعد بھی میں نے یہ بات خصوصی طور پر نوٹ کی کہ مکرم رأفت یونس صاحب اور ان کی اہلیہ کوئی بھی کام شروع کرنے سے پہلے باقاعدگی سے دعا کرتے ہیں۔یہ بات مجھے بہت پسند آئی۔

جب ہم رأفت یونس صاحب کے گھر پہنچے تو وہاں پر میں نے اپنے دوسرے شامی ہمسائے مکرم مازن عقلہ صاحب کو بھی اپنا منتظر پایا۔جنہوں نے بڑی فراخدلی سے مجھے اپنے ساتھ رہنے کی پیشکش کی جو میرے حالات کے پیش نظر کسی نعمت غیر مترقبہ سے کم نہ تھی لہٰذا میں نے کچھ عرصہ مکرم مازن عقلہ صاحب کے پاس ان کے کمرہ میں گزارا۔میں چونکہ بہت پریشان تھا اسلئے کبھی کبھی بے صبری کا مظاہرہ بھی کر دیتا تھا۔ایسے مواقع پر مازن صاحب مجھے سمجھاتے اور صبر کی تلقین کرتے۔اس ابتدائی عرصہ میں مکرم رأفت یونس صاحب اور مازن عقلہ صاحب نے جس محبت اور شفقت سے میرا خیال رکھا اور ہر ضرورت پوری کی اس طرح کا سلوک میں نے اپنے رشتہ داروں میں بھی کبھی نہ دیکھا تھا۔بعض اوقات تو یہ ہوتا کہ مکرم مازن عقلہ صاحب خود کھانا نہ کھاتے اور پیسے بچا کر کچھ نقدی میری شرٹ یا پینٹ کی جیب میں ڈال دیا کرتے تھے۔

مکرم مازن عقلہ صاحب کے کمرے میں بعض جماعتی کتب اور پمفلٹس ہر وقت موجود رہتے تھے جیسے کتاب ''القول الصریح'' اور ''موقف الجماعة الإسلامیة من الجهاد'' وغیرہ۔ان دونوں دوستوں کی کرم نوازیوں اور اعلیٰ اسلامی اخلاق نے مجھے احمدیت کے بارہ میں سنجیدگی سے سوچنے پر مجبور کر دیا۔لیکن دوسری طرف میں نے محسوس کیا کہ میں نے جب بھی مکرم مازن عقلہ صاحب سے احمدیت کے بارہ میں بات کرنے کی کوشش کی تو وہ اکثر یہ کہہ کر ٹال جاتے اور کہتے کہ بعد میں کبھی بات کر لیں گے۔لیکن اگر تمہیں واقعی کچھ معلومات درکار ہیں تو یہ بعض کتابیں پڑی ہیں ان کا مطالعہ کر سکتے ہو۔ان کی اس بات کی حکمت مجھے بعد میں سمجھ آئی۔وہ یہ نہیں چاہتے تھے کہ میں کسی مجبوری کی وجہ سے یا ان کے حسن سلوک سے زیر بار ہو کر ان کی بات سنوں۔وگرنہ یہ بات ہرگز نہ تھی کہ انہیں جماعتی عقائد اور علوم کا ادراک نہ تھا بلکہ اس کے برعکس دونوں دوست ہی اس پورے علاقے میں احمدی کے نام سے مشہور تھے کیونکہ دونوں اس علاقے کی سڑکوں پر اکثر تبلیغی سٹال لگایا کرتے تھے جس میں مختلف کتب بھی رکھتے تھے۔نیز اس سٹال پر آنے والے احباب کو جماعت احمدیہ کے عقائد کے بارہ میں تبلیغ کرتے اور مختلف سوالوں کے جواب دیتے تھے۔اسی طرح رأفت یونس صاحب تو بعض دلچسپی لینے والے عرب احباب کو اپنے گھر پر بھی بلاتے اور وہاں بھی انہیں تبلیغ کرتے اور ان کے سوالوں کے جواب دیا کرتے تھے۔

حسن ظنی کا انعام

جس عمارت میں مَیں مکرم مازن عقلہ کے ساتھ ایک کمرے میں رہتا تھا اسی عمارت میں ''احمد عویس'' نامی ایک اور عربی غیر احمدی شخص بھی رہتا تھا جو ایک طرف تو دونوں احمدی برادران مکرم رأفت یونس اور مازن عقلہ صاحب کے اخلاق اور اخلاص کی تعریف کرتا تھا تو دوسری طرف مجھے ہمیشہ احمدیت سے بچنے کی تنبیہ کیا کرتا تھا بلکہ یہاں تک کہتا تھا کہ دیکھنا کہیں یہ دونوں تجھے احمدی نہ بنالیں۔جبکہ حقیقت یہ تھی کہ انہوں نے مجھے کبھی بھی تبلیغ نہ کی تھی بلکہ میرے پوچھنے پر بھی بات کو ٹال گئے تھے۔

میں نے سوچا کہ شاید بہتر اور محتاط طریق یہی ہے کہ یہاں کے کسی مولوی سے جماعت احمدیہ کے بارہ میں رائے اور فتویٰ لے لیا جائے۔لہٰذا ایک روز میں نے مکرم مازن صاحب سے کہا کہ میں نمازِ جمعہ کی ادائیگی کے لئے جانا چاہتا ہوں۔انہوں نے کہا کہ آپ ''احمد عویس'' کے ساتھ مسجد چلے جائیں۔چنانچہ مَیں اس کے ساتھ غیر احمدی مسلمانوں کی مسجد میں گیا اور نمازِ جمعہ ادا کرنے کے بعد مولوی صاحب سے جماعت احمدیہ کے بارہ میں پوچھا۔مجھے بہت افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ مولوی صاحب نے مجھے احمدیت اور مکرم مازن عقلہ صاحب اور رأفت یونس صاحب سے خصوصی طور پر دور رہنے کا مشورہ دیا۔یہ دونوں احمدی دوست اپنے تبلیغی جہاد کی وجہ سے پورے علاقے میں اور خصوصًا غیر احمدی مسلمانوں میں بہت مشہور ہو چکے تھے اس لئے مولوی صاحب نے مجھے ان کا نام لے کر ان سے دور رہنے کا مشورہ دیا۔

مولوی صاحب نے اپنے فتویٰ کی وجہ یہ بیان فرمائی کہ جماعت احمدیہ ارکان اسلام کے منکر ہیں کیونکہ یہ اپنا حج مکہ کی بجائے قادیان میں جا کر کرتے ہیں۔نیز ان کی نماز ہماری اسلامی نماز سے مختلف ہے۔یہ لوگ اپنے اسلام دشمن کاموں کے لئے اسرائیل سے مالی مدد لیتے ہیں۔یہ جماعت تمام فرقِ اسلامیہ کے اجتماعی فتویٰ کی بنا پر کافر اور خارج از اسلام ہے۔زبانی فتووں کے بعد انہوں نے مجھے جماعت احمدیہ کے کفر کو مزید سمجھنے کے لئے ایک کتاب بعنوان: كُفْرُ الجماعة الأحمدية بھی تھمادی۔

مولوی کی باتیں سن کر میرا خون کھولنے لگا۔اس کی وجہ یہ تھی کہ میں نے دونوں احمدی دوستوں میں اعلیٰ اسلامی اخلاق اور عقائد پائے تھے لہذا مجھ سے رہا نہ گیا اور میں نے مولوی صاحب سے کہا کہ خدا کی قسم میں نے ان دونوں احمدیوں کو بہترین مسلمان کے روپ میں دیکھا ہے۔اور جو کوئی کسی مسلمان کو کافر کہتا ہے تو وہ خود کافر ہو جاتا ہے۔

مولوی صاحب نے جھٹ کہا کہ ہوسکتا ہے کہ وہ دونوں تمہارے سامنے ایسے نیک اعمال کا ناٹک کرتے ہوں تا کہ اس ریاکاری سے تمہیں جماعت احمدیہ کی طرف راغب کر لیں۔

میں نے عرض کیا کہ دن کے وقت کوئی کسی کے سامنے بعض کام ریاکاری سے بھی کر سکتا ہے لیکن میں تو جب رات کے وقت جاگتا ہوں تو اکثر مکرم مازن عقلہ صاحب کو تہجد کی نماز ادا کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز پاتا ہوں۔کیا راتوں کو جاگنے اور خدا کے حضور آنسو بہانے کو بھی آپ ریاکاری اور محض مجھے احمدیت کی طرف مائل کرنے کی سازش قرار دیں گے؟ یہ کہہ کر مولوی صاحب کے مزید فتاویٰ کا انتظار کئے بغیر میں وہاں سے واپس آ گیا۔

میں جب واپس لوٹا اور کمرے میں داخل ہوا تو شاید میرے چہرے پر غم وغصہ کے آثار دیکھ کر مازن صاحب نے اس کا سبب دریافت کیا۔میں نے انہیں ساری کہانی سنادی۔اس وقت مازن صاحب نے مسکراتے ہوئے جماعت احمدیہ کے عقائد مختصرًا بیان کر دیئے اور یہ بھی بتا دیا کہ مولویوں کی جماعت کی مخالفت کی وجہ کیا ہے۔

شاید اللہ تعالیٰ نے میری حسن ظنی اور راست گوئی کی جزا کے طور پر مجھ پر یہ کرم فرمایا کہ احمدیت کی صداقت آہستہ آہستہ مجھ پر روشن ہونی شروع ہوگئی۔

تبصرہ

{عمل اور کردار قول سے کہیں زیادہ قوی اور زُود اثر ہوتا ہے۔بلکہ عمل کے بغیر قول بے تاثیر ثابت ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی بھی ناراضگی کا موجب بنتا ہے۔خدا تعالیٰ فرماتا ہے:﴿كَبُرَ مَقْتاً عِندَ اللَّهِ أَن تَقُولُوا مَا لَا تَفْعَلُونَ﴾ (الصف: 4) یعنی اللہ کے نزدیک یہ بہت بڑا گناہ ہے کہ تم وہ کہو جو تم کرتے نہیں۔

تبلیغ میں حکمت کو پیش نظر رکھنے کا حکم ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿اُدْعُ إِلِى سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ﴾(النحل:126) یعنی اپنے ربّ کے راستہ کی طرف حکمت کے ساتھ اور اچھی نصیحت کے ساتھ دعوت دے۔اور شاید اہم ترین حکمت یہ ہے کہ زبان سے پہلے اپنے عمل سے اسلامی تعلیمات پیش کی جائیں۔بسا اوقات ایسا کرنے سے زبانی تبلیغ کی ضرورت ہی پیش نہیں آتی کیونکہ مومن کا طرزِ عمل دیکھ کر ہی ملنے والوں کے دلوں میں حق راسخ ہو جاتا ہے۔یہ وہ بات ہے جسے قرآن کریم نے ہر داعی اِلی اللہ کے لئے راہ عمل قرار دیا ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:﴿وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلاً مِّمَّن دَعَا إِلَى اللَّهِ وَعَمِلَ صَالِحاً وَقَالَ إِنَّنِي مِنَ الْمُسْلِمِينَ﴾ (فصلت:34) اور بات کہنے میں اس سے بہتر کون ہوسکتا ہے جو اللہ کی طرف بلائے اور نیک اعمال بجالائے اور کہے کہ میں یقیناً کامل فرمانبرداروں میں سے ہوں۔}

(باقی آئندہ)

سیرۃالنبی صلی اللہ علیہ وسلم

دنیا کا مُحسِن

(حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے موضوع پر
حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا خطاب فرمودہ 17 جون 1928ء بمقام قادیان)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے درج ذیل آیت کی تلاوت فرمائی:

قُلْ إِنَّ صَلاَتِی وَنُسُکِی وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِی لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔ لاَ شَرِیْکَ لَہُ وَبِذٰلِکَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ۔ (سورۃالانعام:164-163)

پھر فرمایا:

جلسہ کی غرض

"آج کا جلسہ اس غرض کے لیے منعقد کیا گیا ہے کہ ہمارے ملک میں وہ رواداری اور وہ ایک دوسرے کے احساسات کا ادب واحترام پیدا ہو جس کے بغیر نہ خدا مل سکتا ہے اور نہ دنیا میں امن قائم ہوسکتا ہے۔ ہمیں جو تعلیم دی گئی ہے وہ یہ ہے کہ ہم تمام ادیان کے بزرگوں اور ہادیوں کا ادب واحترام کریں۔ تمام وہ لوگ جن کو ان کی قومیں خدا کی طرف سے کھڑا کیا گیا تسلیم کرتی ہیں، تمام وہ لوگ جن کے متّبعین کی جماعتیں پائی جاتی ہیں جو انہیں خدا کا مرسل اور مامور، اوتار یا بھیجا ہوا تسلیم کرتی ہیں ہمارا فرض ہے کہ ہم ان کی عزت کریں ان کی ہتک سے اجتناب کریں۔ اور اس تعلیم کے ماتحت ہم ہمیشہ ہی مختلف اقوام کے بزرگوں اور ان کے مذہب کے بانیوں کا ادب واحترام کرتے رہے ہیں۔ ہم یہودیوں کے بزرگوں کا ادب کرتے ہیں۔ ہم عیسائیوں کے بزرگوں کا احترام کرتے ہیں۔ ہم چینیوں کے بزرگوں کو احترام کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ ہم جاپانیوں کے بزرگوں کا ادب کرتے اور ہم اپنے ابنائے وطن ہندوؤں کے بزرگوں کی تعظیم کرتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے حکم کے ماتحت کرتے ہیں۔ اپنی کسی نفسانیت کی وجہ سے نہیں کرتے، کسی ذاتی فائدہ اور غرض کے لیے نہیں کرتے، بلکہ واقع میں خدا تعالیٰ کی طرف سے بھیجے ہوئے اور دنیا کے لیے مامور سمجھ کر کرتے ہیں۔ اور ہم سمجھتے ہیں دنیا کی ہر قوم اور ہر مذہب کے لوگ جب سنجیدگی سے اس مسئلہ پر غور کریں گے تو انہیں تسلیم کرنا پڑے گا کہ دنیا کا قیام خواہ روحانی لحاظ سے ہو اور خواہ جسمانی لحاظ سے، اِسی پر ہے کہ اپنے خیالات اور اپنی زبانوں پر قابو رکھا جائے اور ایسے رنگ میں کلام کیا جائے کہ تفرقہ اور شقاق نہ پیدا ہو۔

شملہ میں برہموسماج کا جلسہ

میں پچھلے سال شملہ گیا۔ اُن دنوں رام موہن رائے صاحب جو کہ کلکتہ کے بہت بڑے آدمیوں میں سے گزرے ہیں ان کی برسی تھی اور شملہ میں برہموسماج کی طرف سے جلسہ ہونا تھا۔ مسز نائیڈو جو کہ ایک ہندو لیڈر ہیں، بڑی بھاری شاعرہ ہیں اور گاندھی جی کی طرح ہندو اور مسلمانوں میں ادب واحترام کی نظر سے دیکھی جاتی ہیں اور بہت اثر رکھنے والی ہستی ہیں۔ وہ مجھے ملنے کے لیے آئیں۔ انہوں نے ذکر کیا کہ رام موہن رائے کی برسی کا دن ہے اور برہموسماج نے جلسہ کیا ہے۔ کیا یہ اچھا نہ ہوگا کہ آپ بھی اس جلسے میں چلیں اور تقریر کریں۔ گو میں نے برہموسماج کے متعلق کچھ لٹریچر پڑھا ہوا تھا۔ مگر مجھے رام موہن رائے صاحب کی ذات کے متعلق زیادہ واقفیت نہ تھی۔ اس لیے میں حیران سا رہ گیا۔ لیکن معاً میرے دل میں خیال آیا کہ خواہ ان کے ذاتی حالات سے کتنی ہی کم واقفیت ہو مگر اس میں کیا شبہ ہے کہ انہوں نے شرک کو مٹانے کی ایک حد تک کوشش کی ہے۔ تب میرا انشراح صدر ہوگیا اور میں نے کہا میں اس جلسے میں آؤں گا۔ چنانچہ میں وہاں گیا۔ مسٹر ایس۔ آر۔ داس جو وائسرے کی کونسل کے قانونی ممبر ہیں وہ اس جلسہ کے پریذیڈنٹ تھے۔ اور بھی بہت سے معزز لوگ وہاں موجود تھے۔ مسز نائیڈو بھی تھیں۔ سر حبیب اللہ بھی تھے۔ اتفاق ایسا ہوا اور وہاں کی سوسائٹی کے لحاظ سے یہ کوئی عجیب بات نہ تھی کہ سامعین کا اکثر حصہ اردو نہ جانتا تھا۔ مسز نائیڈو نے مجھ سے پوچھا کیا آپ انگریزی میں تقریر کریں گے؟ میں نے کہا انگریزی میں تقریر کرنے کی مجھے عادت نہیں۔ ولایت میں لکھ کر انگریزی تقریر کرتا رہا مگر زبانی مختصر چند الفاظ کہنے کے سوا باقاعدہ تقریر کا موقع نہیں ملا۔ مسز نائیڈو نے کہہ دیا اُردو میں ہی تقریر کریں۔ لیکن چونکہ پریذیڈنٹ صاحب بالکل اردو نہ سمجھتے تھے اور حاضرین میں سے بھی 90 فیصدی بنگالی تھے جو اردو نہ جانتے تھے اس لیے میں نے تقریر نہ کی اور اس وجہ سے تقریر رہ گئی۔ مگر میں تیار تھا۔ دراصل کسی کی خوبی کا نظر آنا بینائی پر دلالت کرتا ہے۔ اور خوبی کو نہ دیکھ سکنا نابینائی کی علامت ہوتی ہے۔ اور اسلام ہمیں حکم دیتا ہے کہ کسی کی خوبی کا انکار نہ کرو۔ اور دوسرے مذاہب کے بزرگوں کی تعظیم وتکریم کرو۔

جلسہ میلاد

میرے دل میں خیال پیدا ہوا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق مسلمانوں میں جلسے ہوتے ہیں مگر وہ خاص مذہبی رنگ کے ہوتے ہیں۔ جیسے مولود کے جلسے۔ ان میں غیر مسلموں کے متعلق یہ امید رکھنا کہ وہ شامل ہوں بہت بڑی بات ہے۔ ان سے یہ امید تو کی جاسکتی ہے کہ وہ بانیٔ اسلام کی خوبیاں سننے کے لیے آجائیں۔ مگر یہ کہ کسی جلسہ میں مذہبی رسوم کی پابندی بھی کریں یہ امید نہیں کی جاسکتی۔ وہ انسانی، علمی اور اخلاقی نقطہ نگاہ سے تو ایسے جلسوں میں شامل ہوسکتے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق کیے جائیں۔ مگر مذہبی نقطہ نگاہ سے نہیں شامل ہوسکتے۔

ہندو مسلم اتحاد کی تجویز

پس میں نے سمجھا کہ ہندو مسلمانوں میں جو بُعد بڑھتا جاتا ہے اسے روکنے کا یہی طریق ہے کہ ایسے جلسے کیے جائیں جن میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق مذہبی حیثیت سے جلسہ نہ کیا جائے بلکہ علمی حیثیت سے جلسہ کیا جائے۔ اگر لوگ دوسرے مذاہب کے لیڈروں کی خوبیاں دیکھ اور سن سکتے ہیں تو پھر کیا وجہ ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خوبیاں وہ نہ دیکھ سکیں۔ ایسے جلسوں میں غیر مسلم لوگ بھی شامل ہوسکتے ہیں۔ اور اس طرح وہ خلیج جو روز بروز بڑھتی جاتی ہے دور ہوسکتی ہے۔ اور ہندو، مسلمانوں میں صلح ممکن ہوسکتی ہے۔ علاوہ ازیں خود مسلمانوں کو بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات معلوم ہونے سے عقیدت اور اخلاص پیدا ہوسکتا ہے۔ پھر دوسرے مذاہب کے لوگ جب آپ کے صحیح حالات سنیں گے تو وہ ایسے لوگوں کو جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیتے ہیں روکیں گے۔

تحریک کی کامیابی

یہ تحریک خدا کے فضل سے ایسے رنگ میں کامیاب ہوئی ہے جو کہ ہماری امیدوں سے بڑھ کر ہے۔ مثلاً کلکتہ میں بڑے بڑے لیڈروں نے جیسے بپن چندر پال جو گاندھی جی سے پہلے بہت بڑے لیڈر سمجھے جاتے تھے۔ اور سی۔ پی رائے وائس چانسلر کلکتہ یونیورسٹی نے ایسے جلسہ کے اعلان میں اپنے نام لکھائے یا لیکچر دینے پر آمادگی ظاہر کی ہے۔ اسی طرح اور کئی لیڈروں نے اپنے نام پیش کیے ہیں۔ مدراس کے ایک ہندو صاحب نے کئی ضلعوں میں ایسے جلسے کرانے کا ذمہ لیا ہے اور لکھا ہے کہ ہندوستان میں امن قائم کرنے کے لیے یہ بہت قیمتی چیز ہمیں مل گئی ہے۔ پھر درخواست کی ہے کہ ہر سال ایسے جلسے ہونے چاہئیں۔ اسی طرح تھیوسافیکل سوسائٹی نے مدراس میں جلسہ کرانے کا ذمہ لیا ہے۔ پھر لاہور میں بڑے بڑے آدمیوں نے اس جلسہ کے اعلان پر دستخط کیے ہیں۔ جیسے لالہ دُنی چند صاحب جو بہت بڑے کانگریسی لیڈر ہیں۔ پھر سکھوں کے بہت بڑے لیڈر سردار کھڑک سنگھ صاحب نے کہا ہے کہ اگر اُس دن میں امرتسر میں ہوا تو وہاں کے جلسہ میں اور اگر سیالکوٹ میں ہوا تو اُس جگہ جلسہ میں شامل ہوں گا۔

غرض اس تحریک کو مسلمانوں کے علاوہ غیر مسلم قوموں نے بھی احترام کی نظر سے دیکھا ہے۔ اور نہ صرف احترام کی نظر سے دیکھا ہے بلکہ خواہش کی ہے کہ ایسے جلسے ہمیشہ ہونے چاہئیں تاکہ تفرقہ دُور ہو۔ اور میں سمجھتا ہوں اگر اس سال یہ تحریک کامیاب ہوئی تو لوگوں کو معلوم ہوجائے گا کہ یہ امن قائم کرنے کے لیے نہایت مفید تحریک ہے۔ اور آئندہ ہر قوم اسے زیادہ سے زیادہ کامیاب بنانے کی کوشش کرے گی۔ پس اس تحریک کو کامیاب بنانے کی کوشش کرنی چاہیے تاکہ ہم اُس مقصد کو پالیں جو کہ ایک ہی جیسا ہندوؤں کو بھی پیارا ہے اور مسلمانوں کو بھی ہے اور وہ ہندوستان کا امن اور ترقی ہے۔

17 جون کے لیکچروں کی بنیاد

اس تمہید کے بعد میں اپنے مضمون کی طرف آتا ہوں۔ میں نے اِس وقت ایک آیت پڑھی ہے جو یہ ہے۔

قُلْ إِنَّ صَلاَتِی وَنُسُکِی وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِی لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔ لاَ شَرِیْکَ لَہُ وَبِذٰلِکَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ۔ (سورۃالانعام:164-163)

اس آیت میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ دعویٰ پیش کیا گیا ہے جس پر میں نے آج کے لیے لیکچر رکھے ہیں۔ آج کے لیکچر کے میں نے تین موضوع قرار دیئے ہیں۔

1۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانات
2۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانیاں
3۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا تقدس

اِس آیت میں یہ تینوں امور ہی بیان کیے گئے ہیں۔ گویا یہ ہیڈنگ (HEADING) مَیں نے اپنے پاس سے نہیں رکھے بلکہ قرآن کریم نے پیش کیے ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے خدا تعالیٰ نے کہلایا ہے کہ تیرے ذریعے دنیا پر احسان کیے گئے ہیں۔ تجھ سے دنیا کے لیے قربانیاں کرائی ہیں اور تجھ کو پاک کیا گیا ہے۔ **صَلٰوۃ** کے معنی دعا اور رحمت کے ہیں۔ پس اس کے معنی نیک سلوک اور احسان کے ہوئے۔ **نُسُک** کے معنی ذبح کردینے کے ہیں۔ پس اس کے معنی سزا دینے کے ہوئے۔ **مَحْیَایَ** یعنی زندگی، ذاتی آرام اور آسائش۔ اور **مَمَاۃ** یعنی موت، ذاتی قربانی کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔ پس اس آیت میں یہ بتایا کہ کہو میری عبادت یا میرا لوگوں سے حسنِ سلوک (یہ بھی صلوٰۃ کے معنی ہیں) اور میرا قربانیاں کرنا اور میری اپنی زندگی اور اپنی موت یہ سب خدا ہی کے لیے ہے۔ پہلی چیز جو صَلَاتِی ہے اس میں لوگوں پر احسان کرنے کا دعویٰ کیا ہے۔ یعنی فرمایا میرے ذریعہ لوگوں پر احسان ہوئے ہیں۔ دوسرے نُسُکِی وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِی میں بتایا کہ میرا مارنا یا مرنا یعنی قربانی کرنا یہ بھی خدا ہی کے لیے ہے۔ اس آخری جملہ میں تقدس کی طرف اشارہ ہے۔ کیونکہ تقدس کے معنی پاک ہونے کے ہیں۔ اور جو چیز خدا کے لیے ہوگی وہ پاک نہ ہوگی تو اَور کون سی پاک ہوگی۔

پس اس آیت میں تینوں باتیں بیان کردی گئی ہیں۔ ایک تو اس آیت میں دعویٰ بیان کیا گیا ہے۔ اور دوسرے گُر بھی بتادیا ہے کہ احسان اور قربانی اور تقدس کی دلیل کیا ہوتی ہے۔

ایک خاص گُر

اس آیت میں یہ گُر بتایا گیا ہے کہ کسی شخص کے احسان یا قربانی یا تقدس کو دیکھتے وقت اس کے اعمال کے ٹکڑوں کو نہ لینا چاہیے۔ بلکہ تمام زندگی پر نظر کرنی چاہیے اور اس کے اعمال کے مقصد کو دیکھنا چاہیے۔ صرف سزا کو دیکھ کر یہ خیال کرلینا کہ یہ شخص ظالم ہے درست نہیں۔ یا کسی تکلیف دہ عمل کو دیکھ کر یہ سمجھنا کہ یہ شخص ظالم ہے صحیح نہیں۔ کسی کو سزا دیتے ہوئے دیکھ کر کوئی کہے کہ یہ کتنا بڑا ظالم ہے تو بسا اوقات وہ اس کے متعلق رائے قائم کرنے میں غلطی کرجائے گا۔ مثلاً ہمارے سامنے اِس وقت مدرسہ کی عمارت ہے۔ یہاں سے ایک شخص گزرے اور دیکھے کہ ہیڈ ماسٹر ایک لڑکے کو بَید لگا رہا ہے۔ اور وہ کہے یہ کتنا بڑا ظلم ہو رہا ہے تو یہ درست نہ ہوگا۔ کیونکہ اگر استاد کسی لڑکے کی شرارت پر اسے سزا نہ دے گا تو اس لڑکے کے ماں باپ کو حق ہوگا کہ وہ کہیں، استاد نے اُس کے لڑکے کو آوارہ کردیا ہے اور اس کی اصلاح نہیں کی۔ اور ممکن ہے لڑکا خراب ہو کر کہیں کا کہیں چلا جائے۔ مثلاً لڑکے نے چوری کی یا امتحان میں نقل کی یا کوئی بدکاری کی اب اگر پیار و محبت سے سمجھانے پر وہ نہیں سمجھتا اور شرارت میں بڑھتا جاتا ہے جس پر استاد اُسے سزا دیتا ہے تو یہ ظلم نہیں ہوگا۔ بلکہ اس سے محبت اور ہمدردی ہوگی۔ پس دیکھنا یہ ہوگا کہ استاد نے لڑکے کو مارا کیوں ہے۔ صرف بَید لگتے دیکھ کر یہ کہنا درست نہ ہوگا کہ اس پر ظلم کیا گیا ہے۔ اسی طرح کسی گھر میں کوئی ماں یا باپ ایسا نہ ہوگا جس نے کبھی اپنے بچے کو جھڑکا نہ ہو یا تنبیہ نہ کی ہو یا مارا نہ ہو۔ مگر یہ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ سب ماں باپ ظالم ہوتے ہیں۔ وہ اپنے بچوں پر ظلم نہیں کرتے بلکہ ان سے پیار اور محبت رکھتے ہیں۔ اور ان کی اصلاح کے لیے جب ضرورت سمجھتے ہیں سزا بھی دیتے ہیں۔

(باقی آئندہ)

خطبہ جمعہ

ویلنسیا (Valencia) سپین میں جماعت احمدیہ مسلمہ کی نوتعمیر کردہ مسجد 'بیت الرحمٰن' کا مبارک افتتاح

مسجد بشارت (پیدرو آباد) کے بعد سپین میں یہ جماعت احمدیہ کی دوسری مسجد ہے۔

یہ مسجد جہاں ہمیں عاجزی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے اس کی تعمیر کے مقصد کو پورا کرنے کی طرف توجہ دلا رہی ہے، وہاں ہمیں اس طرف بھی توجہ دلا رہی ہے کہ ہم اپنے عہد کو پورا کریں۔ اپنی ذمہ داریوں کو پورا کریں۔

اس مسجد کی تعمیر کی وجہ سے جو دنیا کی اسلام کی طرف توجہ پیدا ہوگی، تبلیغ کے جو راستے کھلیں گے، اُن کا حق ادا کرتے ہوئے اپنی تمام تر صلاحیتیں بروئے کار لاتے ہوئے توحید کا قیام اور ملک کے باشندوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے لانا ہمارا اوّلین فرض ہوگا۔ انشاء اللہ۔

مسجد کی خوبصورتی، مسجد کی وسعت، یہ ہمارے اُس وقت کام آ سکتی ہیں جب ہم اس کا حق ادا کرنے والے بن جائیں۔ اور حق ادا کرنے کے لئے جہاں ہم مسجد کو آباد کر کے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والے ہوں، وہاں اللہ تعالیٰ کے بندوں کے حقوق ادا کرنے والے بھی ہوں۔

اگر اس مسجد کی عظمت کو ہم نے قائم رکھنا ہے اور یقیناً قائم رکھنا ہے انشاء اللہ، تو پھر اس کی روح کو قائم رکھنے کی کوشش کریں۔ اور یہ کوشش ہمیں ایک محنت سے کرنی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کے حضور یہ دعا کرنی ہوگی کہ اے اللہ! مسجد کی روح قائم کرنے والے ہمیشہ پیدا فرماتا رہ تا کہ قیامت تک یہ توحید کا مرکز رہے۔

یہ بات بھی ہمیں یاد رکھنی چاہئے کہ عبادت کی روح کو سمجھ کر ہی ہم توحید کے پیغام کو پھیلا سکتے ہیں اور اپنی نسلوں میں اس پیغام کو راسخ کر سکتے ہیں اور اس کے لئے جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی ہے، نسلوں کے لئے بہت تڑپ کر دعا کرنے کی ضرورت ہے۔

اس مسجد کو یہاں کے رہنے والوں نے خود بھی آباد رکھنا ہے اور اپنے بچوں کے ذریعہ سے بھی آباد کروانا ہے اور اس کا حق ادا کرتے ہوئے آباد کروانا ہے۔ انشاء اللہ۔ صرف مسجد میں آنا مقصد نہیں ہے بلکہ اس کا حق ادا کرنا بھی مقصد ہے۔

اللہ تعالیٰ کرے کہ وہ تمام برکات اور اللہ تعالیٰ کے فضل جو مساجد کے ساتھ وابستہ ہیں، اُنہیں ہم حاصل کرنے والے ہوں۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 29 مارچ 2013ء بمطابق 29 امان 1392 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الرحمٰن، ویلنسیا (سپین)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ۔

وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهِيْمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَاِسْمٰعِيْلَ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا۔ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ. رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا۔ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ۔ (سورۃ البقرۃ 129-128)

ان آیات کا ترجمہ یہ ہے: اور جب ابراہیم اُس خاص گھر کی بنیادوں کو استوار کر رہا تھا اور اسماعیل بھی، یہ دعا کرتے ہوئے کہ اے ہمارے رب! ہماری طرف سے قبول کر لے۔ یقیناً تُو ہی بہت سننے والا اور دائمی علم رکھنے والا ہے۔

اور اے ہمارے ربّ! ہمیں اپنے دو فرمانبردار بندے بنا دے اور ہماری ذریت میں سے بھی اپنی ایک فرمانبردار امت پیدا کر دے۔ اور ہمیں اپنی عبادتوں اور قربانیوں کے طریق سکھا اور ہم پر توبہ قبول کرتے ہوئے جھک جا۔ یقیناً تُو ہی بہت توبہ قبول کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

الحمدللہ! آج ہمیں سپین میں دوسری احمدیہ مسجد بنانے کی توفیق مل رہی ہے۔ یعنی جماعت احمدیہ مسلمہ کو یہ دوسری مسجد بنانے کی توفیق مل رہی ہے۔ تقریباً سات سال پہلے میں نے مسجد بشارت پیدرو آباد میں مزید مساجد بنانے کی اہمیت پر زور دیا تھا اور اُس وقت یہ فیصلہ ہوا تھا کہ ویلنسیا (Valencia) میں مسجد کی تعمیر کی جائے۔ اور احمدی تو شاید اس علاقے میں 130 کے قریب ہیں اور دوسری بعض جگہوں پر اس سے زیادہ ہوں گے۔ بہرحال مسجد بشارت کے بعد یہ مسجد تعمیر کرنے کے لئے سوچا گیا۔ احمدیوں کی تعداد سے زیادہ یہاں اس علاقے میں مسجد بنانا میرے پیشِ نظر اس لئے تھا کہ اس علاقے کی اہمیت تاریخی لحاظ سے تھی۔ گو کہ تقریباً تیس سال سے زائد عرصہ کے بعد جماعت احمدیہ کو یہ مسجد بنانے کی توفیق ملی ہے اور اس عرصہ میں مسلمانوں کی اس ملک میں آمد بھی بہت زیادہ شروع ہو گئی اور انہوں نے مسجدیں بھی بنائیں، لیکن بہرحال مسجد بشارت کی وجہ سے ایک راستہ کھلا۔ سات سو سال بعد پہلی مسجد بنانے کی توفیق اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ ہی کو عطا فرمائی تھی۔ یہاں کی اہمیت بیان کرنے سے پہلے یہ بھی بتا دوں کہ مسلمانوں کی تعداد اس وقت یہاں ایک ملین کے قریب ہے اور یہ خیال کیا جاتا ہے کہ 2030ء تک یعنی اگلے بیس سال میں اس میں اسّی یا پچاسی فیصد اضافہ ہو کر یہ تعداد دو ملین کے قریب ہو جائے گی۔ آج سے تیس سال پہلے چند ہزار تھے، جو اب ایک ملین ہیں اور اب دو ملین ہو جائیں گے۔ اور ان میں زیادہ تر تعداد باہر سے آنے والوں کی ہے جو نارتھ افریقہ سے آئے ہیں یعنی مراکو، الجزائر وغیرہ سے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اس میں وہ لوگ بھی شامل ہیں جو پرانے مسلمان قبائل کے تھے اور جنہوں نے اپنے اسلام کو کافی لمبے عرصے تک بچا کے رکھا۔ گو آج سے تقریباً سات سو سال پہلے یہ زبردستی مسلمانوں سے عیسائی بنائے گئے تھے یا اُن

کے بچے عیسائی بنائے گئے تھے۔ اُن قبیلوں اور خاندانوں میں سے بھی ہزاروں کی تعداد میں دوبارہ مسلمان ہوئے ہیں۔

پس سپین میں گو اسلام دوبارہ نظر آتا ہے اور اللہ کے فضل سے کافی تعداد میں مسلمان نظر آتے ہیں اور جیسا کہ میں نے کہا، اس کی ابتدا جماعت احمدیہ کے ذریعہ سے ہوئی ہے۔ لیکن حقیقی اسلام اُس وقت نظر آئے گا جب مسیح محمدی کے غلام اپنی اہمیت کو سمجھتے ہوئے اس کی طرف توجہ کریں گے اور اسلام کے خوبصورت پیغام کو یہاں کے ہر فرد تک پہنچانے کی کوشش کریں گے۔ شاید میری بات سن کر بعض لوگ آپ میں سے جو مایوس سوچیں رکھنے والے ہیں، کہیں گے کہ یہاں احمدی بہت تھوڑی تعداد میں ہیں، ہم کس طرح ہر ایک کو اور ہر جگہ یہ پیغام پہنچا سکتے ہیں۔ لیکن اگر ایک عزم اور ہمت سے کوشش ہو تو جس تعداد میں ہیں وہی ایک اچھے حصہ تک پیغامِ احمدیت اور حقیقی اسلام پہنچا سکتی ہے۔ باوجود بار بار کہنے کے اس کے لئے پلاننگ نہیں ہوئی اور پھر کوشش نہیں ہوئی، اور اسی وجہ سے جو مقصد ہم حاصل کر سکتے تھے وہ حاصل نہیں کر سکے۔ جو پلاننگ مرکز نے دی، یا میں نے دی یا مجھ سے پہلے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے دی، اُس پر عمل نہیں ہوا۔ مسجد بشارت ایسی جگہ واقع ہے جہاں سے یہ قرطبہ اور اگلے علاقوں میں جانے والوں کو نمایاں نظر آتی ہے، عین موٹروے پر واقع ہے اور اگر تعارف کا کوئی ذریعہ نکالا جاتا تو بہت سے لوگوں تک یہ تعارف پہنچتا۔ اچھا کام کرنے والی بعض جماعتوں نے کم تعداد میں ہونے کے باوجود غیر معمولی طور پر جماعت احمدیہ کے تعارف کا کام کیا ہے اور لیف لیٹنگ کے ذریعہ سے اسلام اور جماعت کا تعارف بہت وسیع تعداد میں لوگوں تک پہنچایا ہے۔ پیدروآباد کی مسجد بیشک غیر لوگ دیکھنے آتے ہیں۔ بعض رپورٹوں میں ذکر ہوتا ہے کہ بعض وفود بھی آتے ہیں، لیکن اگر ایک جذبہ اور شوق سے کام ہوتا تو مسجد کی وجہ سے کہیں زیادہ اُس علاقے میں حقیقی اسلام کا تعارف ہو سکتا تھا۔ اگر دوسرے مسلمان فرقے جن کا باقاعدہ نظام بھی نہیں ہے سپین کے پرانے مسلمان خاندانوں کو جو عیسائیت میں زبردستی دھکیل دیئے گئے تھے، اُن کی نسلوں میں سے تقریباً بیس ہزار کی تعداد میں دوبارہ اسلام میں لا سکتے ہیں تو ہماری تبلیغ سے جو حقیقی اسلام ہے، کیوں بڑی تعداد میں اسلام کی آغوش میں یہ نہیں آ سکتے۔ ہم نے اسلام کے دوبارہ سپین میں اجراء کا راستہ تو کھول دیا لیکن اُس راستے کو ایک عزم اور ایک جذبے کے ساتھ استعمال نہیں کیا۔ اور دوسروں نے اُس سے فائدہ اُٹھا لیا۔

پس اب بھی وقت ہے۔ سپین میں رہنے والے احمدی اور عہدیداران، ہر سطح کے عہدیداران، ہر تنظیم کے عہدیداران اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں اور خود اپنے ٹارگٹ مقرر کر کے پھر اس کو حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ جو خوبصورت اور حقیقی اسلام ہم پیش کرتے ہیں وہ تو آج دنیا کی توجہ کا باعث ہے۔ ہم نے یہ پرانے قبیلے جن کو زبردستی اسلام سے عیسائی بنایا گیا تھا اُنہیں بتانا ہے کہ اپنے باپ دادا پر ظلم کا بدلہ لینے کا وقت اب ہے۔ لیکن یہ بدلہ زبردستی اور ظلم سے نہیں لینا۔ اسلام کی تعلیم تو لَا اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ کی تعلیم ہے۔ اس میں کوئی جبر نہیں ہے، کوئی زبردستی نہیں ہے۔ یہ جبر جو تم لوگوں سے ہوا، یہ تو جن لوگوں نے کیا شاید اُن کی تعلیم ہو، اسلام کی تعلیم نہیں ہے۔ نہ ہی اسلام یہ کہتا ہے کہ کسی قوم سے ظلم کے بدلے لو۔ اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ کسی قوم کی دشمنی تمہیں انصاف کرنے سے نہ روکے۔ بلکہ فرمایا اِعْدِلُوْا ھُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی وَاتَّقُوْا اللّٰہ (المائدہ:9)۔ مطلب تم انصاف کرو، وہ تقویٰ کے زیادہ قریب ہے اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ تقویٰ ہی تمہیں خدا تعالیٰ کا قرب دلائے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ تقویٰ اختیار کرنے والوں سے محبت رکھتا ہے۔ اور یہاں تو دشمنی کا سوال نہیں۔ یہاں تو ہم قوم ہیں اس لئے ہم قوموں تک یہ پیغام محبت اور پیار کا پہنچانا ہے۔ پس ہم نے ان کو بتانا ہے کہ پہلے خود اسلام کی خوبصورت تعلیم اختیار کرو اور پھر بدلے اس طرح لو کہ اس خوبصورت تعلیم سے یہاں کے ہر شخص کا دل جیتو۔ اور جن دلوں سے زبردستی یا لالچ یا خوف سے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کی محبت نکال دی گئی تھی اور زبردستی خدا تعالیٰ کا شریک بننے کی تعلیم دی گئی تھی، اُن کے دلوں میں خدائے واحد اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت پیدا کرو۔ اُس خدا کی محبت جس کی رحمت ہر چیز پر حاوی ہے اور اُس رسول کی محبت جو رحمت للعالمین تھا۔

پس یہ ذمہ داری ہے کہ جہاں ہم عام تبلیغ کریں اور اسلام کا پیغام پہنچائیں، وہاں ایسے قبائل کا بھی کھوج لگائیں اور پھر اُن میں اُن کے اصل دین کی محبت نئے سرے سے پیدا کر کے اُن کو کامیاب مبلغ بنا دیں۔ جیسا کہ میں نے کہا کہ ویلنسیا کی تاریخی اہمیت کی وجہ سے میں نے یہاں مسجد بنانے کو ترجیح دی تھی۔ اس لئے کہ جب سپین میں ظالم بادشاہ اور ملکہ نے زبردستی مسلمانوں کو عیسائی بنانا شروع کیا تھا، ویلنسیا اُس زمانے میں بھی وہ علاقہ تھا جہاں باوجود مسلمانوں کے ساتھ بدسلوکی کے عربی بولی جاتی تھی، اسلامی رسم و رواج کو قائم رکھا ہوا تھا۔ عملاً مسلمان اپنی عبادات ہی بجا لاتے تھے اور جو بھی اسلامی تعلیم ہے اُس کو قائم رکھے ہوئے تھے۔ جبکہ دوسرے علاقوں میں مسلمان گروپ کی صورت میں تو رہتے تھے لیکن کسی بھی قسم کا ایسا اظہار نہیں کرتے تھے جس سے اسلام کھل کر اُن سے ظاہر ہوتا ہو۔ اسی وجہ سے جب سترھویں صدی کے شروع میں اُس وقت کے بادشاہ نے مسلمانوں کو یا اُن لوگوں کو جن کے خاندان پہلے مسلمان تھے، سپین سے نکالنے کی مہم پھر سے شروع کی تو سب سے پہلے منصوبے کا آغاز ویلنسیا سے کیا۔ کیونکہ یہاں جیسا کہ میں نے کہا مسلمان اپنے دین پر قائم رہتے ہوئے اُس پر عمل کر رہے تھے۔ یا جس حد تک عمل کر سکتے تھے، کرنے کی کوشش کرتے تھے۔ گو کہ اُس وقت یہاں مسلمانوں کی حالت معاشی لحاظ سے کافی کمزور تھی اور اُن کو آہستہ آہستہ بڑے شہروں سے نکال کر شہروں کے اردگرد کے علاقوں میں بسا دیا گیا تھا۔ معمولی جائیدادیں اُن کے پاس تھیں، غربت تھی، لیکن پھر بھی ان کا اسلام سے تعلق تھا۔ بہرحال مختلف قسم کی فوجیں یہاں آتی رہیں، اٹلی کی فوجیں بھی آئیں، انہوں نے ظلموں کا نشانہ انہیں بنایا لیکن فیصلہ کے مطابق ان ظلموں کے بعد بالغوں کو ملک بدر کر دیا گیا اور اُن کے بچوں کو عیسائیوں کے سپرد کر دیا گیا جنہوں نے ان بچوں کو اپنے گھروں میں پروان چڑھایا لیکن اپنے بچوں کی طرح نہیں بلکہ نوکروں اور غلاموں کی طرح۔ پس وہ بچے جو اسلام سے چھینے گئے تھے، وہ بچے جو مسلمانوں کے گھروں میں پیدا ہوئے اور مسلمان تھے، اُنہیں اُن کی اور اُن کے ماں باپ کی مرضی کے بغیر خدائے واحد کی عبادت سے روکا گیا اور اس کے بجائے تثلیث کو ماننے پر مجبور کیا گیا۔ آج ہمارا کام ہے کہ اُن بچوں کی نسلوں کو دوبارہ خدائے واحد کی عبادت کرنے والا بنائیں اور صرف اُنہیں نہیں بلکہ یہاں رہنے والے ہر شخص کو جس سے ہمیں انسانیت سے محبت کی وجہ سے محبت ہے۔ ہر شہری جو یہاں رہتا ہے، اُس سے ہمیں محبت ہے اس لئے کہ ہم انسانیت سے محبت کرنے والے ہیں اور انسانیت کی محبت کی وجہ سے ہم اُن کے لئے وہی پسند کرتے ہیں جو اپنے لئے پسند کرتے ہیں۔ ان لوگوں کو اس وجہ سے خدائے واحد کی عبادت کرنے والا بنا کر اُن کی دنیا اور عاقبت سنوارنے والے بنائیں اور اس علاقے میں خاص طور پر اس کی کوشش کریں۔ جیسا کہ میں نے کہا یہاں صوبے میں سب سے زیادہ لمبے عرصہ تک اسلام کو محفوظ اور قائم رکھنے کی کوشش کی گئی۔ یہاں سے مسلمانوں کے اخراج کی سات صدیاں نہیں منائی جاتیں بلکہ یہی مانا جاتا ہے کہ سب سے آخر میں چار صدیاں پہلے یہاں سے مسلمانوں کو نکالا گیا تھا۔ یا مسلمانوں کی نسل ختم کرنے کی کوشش کی گئی تھی۔ یقیناً اس میں کوئی شک نہیں کہ یہاں صدیوں مسلمانوں کی حکومت قائم رہنے کے بعد اُس کا زوال مسلمانوں کی اپنی لالچوں اور سازشوں کی وجہ سے ہوا۔ جو بھی نام کی خلافت تھی، اُس سے بھی وفا نہیں کی گئی۔ نہ خلیفہ یا بادشاہ نے اپنی ذمہ داری کا حق ادا کیا، نہ ہی اُس کے خواص اور امراء جو تھے انہوں نے حق ادا کیا اور پھر ہر ایک نے اپنی اپنی ڈیڑھ ڈیڑھ اینٹ کی مسجد بنا لی تھی۔ اور یہ ڈیڑھ اینٹ کی مسجد بنا کر مختلف بادشاہتیں قائم کرنے کی کوشش کی گئی اور پھر وہی نتیجہ نکلا جو ایسے خود غرضانہ کاموں کا نکلتا ہے۔ لیکن اب مسیح محمدی جو خاتم الخلفاء ہیں، جو خلافتِ راشدہ کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی علمبردار ہیں، جن کے بعد پھر خلافت کا نظام جاری ہے، ان کے ماننے والوں کا کام ہے کہ اس کھوئی ہوئی ساکھ کو دوبارہ اس علاقے میں، اس ملک میں قائم کریں، بلکہ دنیا کو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کی حقیقت سے روشناس کروایا جائے، اُس کی حقیقت دنیا کو بتائی جائے۔

اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس علاقے میں اپنی مسجد بنانے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ جگہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی باموقع ملی ہے۔ یہ مسجد بھی موٹروے سے نظر آتی ہے۔ بالکل موٹروے کے اوپر ہے لیکن شہر کی نئی آبادی میں بھی ہے۔ یہ اچھے شرفاء کا علاقہ ہے۔ ہمسائے بھی اچھے اور شریف ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہمسائیگی بھی اچھی عطا فرمائی ہے یہ بھی اُس کا بڑا احسان ہے۔ پس اس موقع سے ہمیں فائدہ اُٹھانا چاہئے۔ مسجد بنا کر صرف اس بات پر خوش نہ ہو جائیں کہ سپین کے ایک اور شہر میں ہماری خوبصورت مسجد بن گئی۔ پس اپنی حالتوں پر بھی نظر رکھنی ہوگی، اپنی عبادتوں پر بھی نظر رکھنی ہوگی۔ اپنی ذمہ داریوں پر بھی نظر رکھنی ہوگی۔

یہ آیات جو میں نے تلاوت کی ہیں، ان میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے گھر کی تعمیر کے بعد اُس کا حق ادا کرنے کا ایک خوبصورت طریق ہمیں بتا دیا۔ اور ساتھ ہی حق ادا کرنے کیلئے دعاؤں کا طریق اور اُس طرف توجہ بھی دلا دی۔ پس اس پر غور کرنے کی ہمیں ضرورت ہے تاکہ نسلاً بعد نسلٍ اللہ تعالیٰ کے گھر کا حق ادا کرنے والے ہم میں سے پیدا ہوتے چلے جائیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب وہ خانہ کعبہ کی دیواریں استوار کر رہے تھے تو یہ دعا مانگ رہے تھے کہ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا۔ اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْم۔ پس یہ شان ایک حقیقی اللہ والے کی ہے اور سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے انبیاء ہی اللہ تعالیٰ کے قریب اور اللہ والے ہوتے ہیں کہ سالوں سے قربانیاں کر رہے ہیں، باپ بھی قربانی کر رہا ہے، بیٹا بھی قربانی کر رہا ہے، بیوی بھی قربانی کر رہی ہے لیکن یہ نہیں کہہ رہے کہ ہمیں اتنا عرصہ ہو گیا ہے قربانیاں کرتے ہوئے، اب ہم تیرے اس گھر کو بنا رہے ہیں، تیری خاطر بنا رہے ہیں، تیرے کہنے پر بنا رہے ہیں، اس لئے ہمارا حق بنتا ہے کہ ہماری ہر قربانی کو آج قبول کر اور قبول کر کے ہمارے لئے آسانیاں اور آسائشیں پیدا فرما۔ جماعت احمدیہ میں تو اس کا رواج نہیں ہے لیکن دوسرے مسلمانوں میں تو یہ رواج ہے کہ ذرا سی قربانی کی اور قربانی کے بعد پھر یہ کوشش ہوتی ہے کہ پھر اعلان کیا جائے۔ ایک روپیہ، دو روپے، چار روپے دے کر پھر مسجدوں میں اعلان ہوتے ہیں اور اگر بڑی قربانی ہو تو بہت زیادہ فخر کیا جاتا ہے۔ لیکن جو نمونہ ہمارے سامنے اللہ تعالیٰ نے ان دو نبیوں کے ذریعہ سے پیش فرمایا وہ یہ ہے کہ بیٹا خدا تعالیٰ کی خاطر ذبح ہونے کو تیار ہے، باپ بیٹے کو اللہ تعالیٰ کی خاطر ذبح کرنے کو تیار ہے۔ اور یہ سب کچھ اُس

وقت ہو رہا ہے جب بیٹا چھوٹی عمر کا ہے اور بڑھاپے کی اولاد ہے۔ پھر قربانی کا معیار آگے بڑھتا ہے تو ایک لمبا عرصہ بیوی اور بیٹے کو غیر آباد جگہ میں قربانیاں کرنے کے لئے چھوڑ دیا جاتا ہے جہاں اس بات کا بھی قوی امکان ہے کہ بھوک اور پیاس سے دونوں ماں بیٹا شاید زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھیں۔ اور پھر وہ وقت آتا ہے جب اللہ تعالیٰ بیٹے اور بیوی کی قربانی قبول فرماتا ہے۔ اگر اُن کے لئے پہلے سامان نہیں تھے تو پھر اُن کے لئے کھانے پینے کے سامان مہیا فرماتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ کے حکم سے خانہ کعبہ کی تعمیر بھی شروع ہو جاتی ہے اور تعمیر کرنے والے بھی صرف دو اشخاص ہیں جو یہ عہد کر رہے ہیں کہ اس کی تعمیر کے ساتھ اب واپسی کے ہمارے تمام راستے بند ہیں۔ اب ہمارا مقصد خدا تعالیٰ کے گھر کو آباد کرنا ہے۔ یہاں ایسی آبادی بنانی ہے جو مومنین کی آبادی ہو، جو نیک لوگوں کی آبادی ہو، جو خدا تعالیٰ کو یاد کرنے والوں کی آبادی ہو، جو اُس کی عبادت کا حق ادا کرنے والوں کی آبادی ہو۔ ایسی آبادی بنانی ہے جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والوں کی انتہا کو پہنچنے والی ہو۔

پس یہ لوگ تھے جو اللہ تعالیٰ کے حکم سے اللہ تعالیٰ کا گھر بنا رہے تھے اور عاجزی اور اللہ تعالیٰ کی محبت کا یہ حال ہے کہ یہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری اس قربانی کو، اس کوشش کو قبول فرمالے۔ اپنے خاص رحم سے ہم پر رحم کرتے ہوئے اُسے قبول کر لے کہ یہ قبولیت ہمیں تیرے اور قریب کرنے والی بن جائے۔ پس یہ سبق قربانی کر کے پھر عاجزی سے اللہ تعالیٰ کے حضور جھک کر اُس قربانی کو قبول کرنے کی درخواست اور دعا کا ہے۔ اور یہی اصول ہے جو ہمیں بھی ہر وقت اپنے پیشِ نظر رکھنا چاہئے۔ یہ ابراہیمی اور اسماعیلی سوچ اور دعا ہے جو آج ہمیں اس طرف توجہ دلا رہی ہے۔ ہم جو اس زمانے کے ابراہیم کی طرف منسوب ہونے والے ہیں، جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اطاعت اور عشق و محبت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے وہ اعزاز بخشا ہے کہ اس زمانے کا ابراہیم بنا دیا، جس نے دین کو اُس کی اصل دیواروں پر دوبارہ استوار کر کے دکھایا اور ہم گواہ ہیں اور ہم روز نظارے دیکھتے ہیں کہ ایسا استوار کیا کہ اگر اُس پر کوئی صحیح طرح عمل کرنے والا ہو تو اُس کی کایا پلٹ جاتی ہے۔ دینِ اسلام کی خوبصورتی کو اس طرح چمکا کر پُرعظمت اور پُرشوکت بنا کر دکھایا کہ غیر مسلم بھی کہنے لگ گئے کہ اگر یہی اسلام ہے جو تم پیش کرتے ہو تو ہم اسلام کے خلاف اپنے کہے ہوئے الفاظ واپس لیتے ہیں۔

پس آج اس ابراہیم کے ذریعہ خانہ کعبہ کی تعمیر کے مقاصد بھی پورے ہو رہے ہیں اور اسلام کی خوبصورت تعلیم کی روشنی بھی دنیا پر ظاہر ہو رہی ہے۔ اور انہی مقاصد کو پورا کرنے کے لئے دنیا میں ہماری ہر تعمیر ہونے والی مسجد گواہ ہے اور ہونی چاہئے اور آج یہی مسجد جس کا نام بیت الرحمٰن رکھا گیا ہے، اس مقصد کے حصول کا ذریعہ بننے کا اظہار کر رہی ہے۔

پس یہ مسجد جہاں ہمیں عاجزی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے اُس کی تعمیر کے مقصد کو پورا کرنے کی طرف توجہ دلا رہی ہے، وہاں ہمیں اس طرف بھی توجہ دلا رہی ہے کہ ہم اپنے عہد کو پورا کریں۔ اپنی ذمہ داریوں کو پورا کریں۔ اگر ہم اپنے عہدوں اور اپنی ذمہ داریوں کو پورا کریں گے تو پھر ہی ہم اپنے مقاصد کو حاصل کر سکتے ہیں۔ ہم یہ اعلان کرتے ہیں کہ اے مسیح محمدی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق! ہم نے جو آپ سے عہدِ بیعت باندھا ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے اور توحید کو دنیا میں پھیلائیں گے تو اس مسجد کی تعمیر کی وجہ سے جو دنیا کی اسلام کی طرف توجہ پیدا ہوگی، تبلیغ کے جو راستے کھلیں گے، اُن کا حق ادا کرتے ہوئے اپنی تمام تر صلاحیتیں بروئے کار لاتے ہوئے توحید کا قیام اور ملک کے باشندوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے لانا ہمارا اوّلین فرض ہوگا۔ انشاء اللہ۔

پس اے خدا! اے سمیع اور علیم خدا! ہماری دعائیں سن لے۔ ہمیں اپنے فرائض نبھانے کی توفیق عطا فرما۔ یہ مسجد جو تیرے گھر کی تتبّع میں بنائی گئی ہے، اس کو اُن مقاصد کے حصول کا ذریعہ بنا جو تیرے گھر بنانے کے مقاصد ہیں۔ تُو علیم ہے، تُو ہماری کمزوریوں اور نااہلیوں کو بھی جانتا ہے۔ پس ہماری دعائیں سنتے ہوئے ہماری نااہلیوں سے صَرفِ نظر کرتے ہوئے ہمیں مسجد کی تعمیر کے مقاصد کو پورا کرنے والا بنا۔ مسجد کی خوبصورتی، مسجد کی وسعت، یہ ہمارے اُس وقت کام آ سکتی ہیں جب ہم اُس کا حق ادا کرنے والے بن جائیں۔ اور حق ادا کرنے کے لئے جہاں مسجد کو آباد کر کے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والے ہم ہوں، وہاں اللہ تعالیٰ کے بندوں کے حقوق ادا کرنے والے بھی ہوں۔ پیار، محبت اور بھائی چارے کو فروغ دینے والے ہم ہوں تا کہ اسلام کی حقیقی تعلیم کے عملی نمونوں کا ہم سے اظہار ہو رہا ہو۔ تا کہ لوگوں کی توجہ ہماری طرف ہو، تا کہ اسلام کی خوبصورت تعلیم کو دنیا سمجھنے کی کوشش کرے۔ اے اللہ! تُو سننے والا ہے۔ ہماری یہ دعا بھی سن لے کہ اس مسجد کی ظاہری خوبصورتی سے زیادہ اس مسجد کی آبادی کی روح کو خوبصورت کر کے ہمیں دکھا دے۔ اصل میں تو اس مسجد کی تعمیر کی روح ہے جو اگر حقیقت میں ہم میں پیدا ہو جائے تو اُس مقصد کو ہم حاصل کرنے والے بن جائیں گے جس کے لئے مسجد تعمیر کی گئی تھی۔

جیسا کہ مَیں نے بتایا جب یہاں صدیوں مسلمانوں کی حکومت رہی تو بڑی بڑی خوبصورت مسجدیں مسلمانوں نے بنائیں۔ مثلاً قرطبہ کی مسجد ہے، دیکھ کر انسان حیران رہ جاتا ہے اور دوسری جگہوں پر مسجدیں ہیں۔ جہاں جہاں مسلمانوں کی آبادیاں تھیں، بڑی بڑی مسجدیں تھیں، اشبیلیا میں، غرناطہ وغیرہ میں۔ لیکن جب اسلام کی حقیقی تعلیم کی روح اُن مساجد میں آنے والوں میں مفقود ہو گئی تو وہی جگہیں جہاں خدائے واحد کا نام لیا جاتا تھا، یا تو مسمار کر دی گئیں یا شرک کی آماجگاہ بن گئیں۔ قرطبہ کی مسجد دیکھیں، حیرت ہوتی ہے کہ ایسی خوبصورت اور مضبوط عمارت ہے۔ صدیاں گزرنے کے بعد بھی اُس کی خوبصورتی اور مضبوطی میں ذرا بھی فرق نہیں آیا۔ لیکن بدقسمتی سے آج وہ گرجے میں تبدیل ہو چکی ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا کہ اصل چیز عمارت نہیں، اصل چیز وہ روح ہے جو اس عمارت میں آنے والوں اور رہنے والوں کی ہوتی ہے۔ پس جب مسلمانوں میں وہ روح ختم ہو گئی تو مسجدیں غیروں کے قبضے میں چلی گئیں۔

پس اگر اس مسجد کی عظمت کو ہم نے قائم رکھنا ہے اور یقیناً قائم رکھنا ہے انشاء اللہ، تو پھر اس کی روح کو قائم رکھنے کی کوشش کریں اور یہ کوشش ہمیں ایک محنت سے کرنی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کے حضور یہ دعا کرنی ہوگی کہ اے اللہ! اس مسجد کو روح قائم کرنے والے ہمیشہ عطا فرماتا رہ تا کہ قیامت تک یہ توحید کا مرکز رہے۔ توحید کے نعرے یہاں سے بلند ہوں۔ خدا کی نظر میں ہماری قربانی قبول ہو تو پھر ہی یہ مقصد حقیقت میں حاصل کیا جا سکتا ہے۔

پھر دوسری آیت میں ہم دیکھتے ہیں کہ ان بزرگ انبیاء نے اپنی دعاؤں کو خدا کے گھر کی تعمیر کے ساتھ صرف اپنے تک محدود نہ رکھا، بلکہ اپنی اولاد اور نسلوں تک وسیع کیا۔ پس یہ ہے دعا کا طریق اور یہ ہے ترقی کرنے والی اور نسل در نسل کامیابیوں سے ہمکنار ہوتے چلے جانے کی سوچ اور فکر، اور یہ فکر اور سوچ ہوگی تو انشاء اللہ تعالیٰ ہماری کامیابیاں ہی کامیابیاں ہیں۔ اور پھر یہ دعا ہو کہ ہماری ذریت کو بھی نیکیوں پر قائم رکھ تب اس گھر کی آبادی کا مقصد حاصل ہوگا۔

ہمیں یہ دعا بھی کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہماری ذریّت کو بھی نیکیوں پر قائم رکھے تا کہ اس گھر کی آبادی کا مقصد ہمیشہ حاصل ہوتا چلا جائے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا کہ قربانی کی قبولیت تب ہوگی جب حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کرنے والے لوگ ہماری نسلوں میں سے پیدا ہوتے رہیں گے۔ عبادت کرنے والے ہماری نسلوں میں سے پیدا ہوتے رہیں، اور اس طرح پر عبادت کرنے والے پیدا ہوں جس طرح اللہ تعالیٰ ہم سے چاہتا ہے اور جیسا کہ اے اللہ! تو نے عبادت کا حکم دیا ہے اور طریق سکھایا ہے۔ پس ہم یہ دعا کریں جو دعا انبیاء نے کی تھی کہ ہمیں بھی وہ طریق سکھا۔ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا۔ اور ہمیں اپنی عبادتوں اور قربانیوں کے طریق سکھا۔ یہ دعا ہمیں بھی کرنے کی ضرورت ہے۔ حقیقت یہی ہے کہ عبادتوں اور قربانیوں کے طریق اللہ تعالیٰ کی راہنمائی سے سمجھ آتے ہیں۔ اس کی روح، اس کو گہرائی میں جا کر سمجھنے کا اِدراک اللہ تعالیٰ کے فضل سے پیدا ہوتا ہے۔ بیشک نماز بھی عبادت کا ایک طریق ہے، مسجد میں لوگ آتے ہیں اور عبادت کرتے ہیں لیکن یہی نمازی ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اُن کی نمازیں اُن کے منہ پر ماری جاتی ہیں اور اُن کے لئے ہلاکت کا باعث بن جاتی ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ کے فضل کو مانگتے ہوئے ایسی نمازیں ہمیں ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے جو اُس کی نظر میں مقبول ہوں اور پھر صرف نمازیں ہی نہیں ہیں، ہر کام جو خدا تعالیٰ کے حصول کے لئے کیا جائے وہ عبادت بن جاتا ہے، چاہے وہ حقوق العباد ہوں۔ پس اس روح کو سمجھنا ہمارے لئے ضروری ہے۔

پس یہ بات بھی ہمیں یاد رکھنی چاہئے کہ عبادت کی روح کو سمجھ کر ہی ہم توحید کے پیغام کو پھیلا سکتے ہیں اور اپنی نسلوں میں اس پیغام کو راسخ کر سکتے ہیں اور اُس کے لئے جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی ہے، نسلوں کے لئے بہت تڑپ کر دعا کرنے کی ضرورت ہے۔ ہم احمدی اپنے اجلاسوں میں یہ عہد کرتے ہیں کہ ہر قربانی کے لئے تیار رہیں گے تو اس عہد کی روح کو اپنی نسلوں میں پھونکنے کی ضرورت ہے تا کہ دین کی اشاعت کے لئے قربانیاں کرنے والے گروہ پیدا ہوتے رہیں۔ لیکن یہ یاد رکھنا چاہئے کہ بدلتے ہوئے حالات کے مطابق قربانیوں کے طریق بھی بدلتے رہیں گے اور اس دعا وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا کا یہ بھی ایک مطلب ہے۔ سپین میں اگرچہ پہلے مسلمان جو داخل ہوئے وہ مدد کے لئے آئے، جہاد بھی کیا اور دادرسی کے لئے آئے تھے اور پھر وہ آگے پھیلتے چلے گئے۔ انہوں نے بیشک تلوار کا جہاد کیا لیکن آج کی قربانیاں تبلیغ کے جہاد کے ذریعہ سے ہیں۔ اشاعتِ لٹریچر کے لئے مالی قربانیاں کر کے ہیں۔ مساجد کی تعمیر کے لئے مالی قربانیاں کر کے ہیں۔ قربانیوں کی نوعیت حالات کے مطابق بدل جاتی ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اس دعا کو کہ ہمیں قربانیوں کے طریق سکھا، یعنی بدلتے ہوئے حالات کے مطابق اپنی رضا کے حصول کے لئے قربانیوں اور عبادتوں کے طریق ہمیں سکھا۔ اس دعا کو قرآنِ کریم میں محفوظ کر کے ہمیں یہ اصولی ہدایت اللہ تعالیٰ نے فرما دی کہ قربانیاں حالات کے مطابق دینی ہیں۔ نیکی اس طرح اور اس قسم کی کرنی ہے جو خدا تعالیٰ کی رضا کو سمیٹنے والی ہو۔ اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو سب سے بڑی نیکی یہ بیان فرمائی کہ تہجد پڑھا کرو۔ (ماخوذ از صحیح البخاری کتاب التھجد باب فضل قیام اللیل حدیث نمبر 1122)

کسی کو پھر فرمایا کہ تمہارے لئے سب سے بڑی نیکی یہ ہے کہ جہاد کیا کرو۔

(صحیح البخاری کتاب الایمان باب من قال ان الایمان ھو العمل حدیث نمبر 26)

پس جس میں جس نیکی کی کمی ہو، وہی اُس کے لئے ضروری ہے اور وہی اس کے لئے بڑی ہے۔ وہی اُس کے لئے مناسبِ حال عبادت کا طریق ہے اور وہی اُس کے لئے مناسبِ حال قربانی ہے۔

پس اس دعا میں اپنے لئے اور اپنی نسلوں کے لئے ہر قسم کی کمزوریوں کو دور کرنے اور خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے کوشش پر بہت زیادہ زور دیا گیا ہے۔ ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ انسان اپنی کوشش سے نہ ہی عبادتوں کے معیار حاصل کر سکتا ہے، نہ قربانیوں کے معیار حاصل کر سکتا ہے۔ اس لئے دعا عرض ہے کہ تُبْ عَلَيْنَا۔ ہم پر توبہ قبول کرتے ہوئے جھک جا۔ ہماری نیکیوں کو قبول کر لے اور پھر نیکی سے نیکی پھوٹتی رہے۔ ایک نیکی سے اگلی نیکی کی جاگ چلتی چلی جائے۔ قربانی سے قربانی پھوٹتی رہے۔ تیری عبادت، تیری رضا چاہتے ہوئے حمد کرنے والے ہوں، نہ کہ دکھاوے کے لئے۔ اور یہ عبادت پھر ہماری سوچوں کا محور بن جائے۔

پس ہم خوش قسمت ہوں گے اگر ہم اپنی عبادتوں اور قربانیوں کو اس نہج پر کرنے والے بن جائیں۔ ہمیشہ اپنی غلطیوں اور کوتاہیوں اور زیادتیوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آنے کی دعائیں کرنے والے ہوں۔ اپنی نسلوں کے دلوں میں خدا تعالیٰ اور اُس کی عبادت کی محبت پیدا کرنے والے ہوں۔ اور یہ اُسی صورت میں ہو سکتا ہے جب ہمارے اپنے دلوں میں یہ محبت ہوگی۔ حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف توجہ دینے والے ہوں۔ کبر و نخوت کو چھوڑنے والے ہوں۔ نمازوں میں سستیوں کو دور کرنے والے ہوں۔ ہر وہ نماز جو ہمارے لئے ادا کرنی مشکل نظر آتی ہے، اُس کے لئے خاص کوشش کر کے ادا کرنے والے ہوں۔ اگر ہمارے اندر باجماعت نمازیں ادا کرنے میں سستی ہے تو نماز باجماعت ادا کرنے کی طرف توجہ دینے والے بن جائیں۔ یہ ہمارے لئے قربانیاں ہیں۔ جو ماں باپ کا حق ادا کرنے والے نہیں، وہ اُن کے حق ادا کرنے والے بن جائیں۔ جو بہنوں بھائیوں اور عزیزوں کے حقوق ادا کرنے والے نہیں، وہ حقوق ادا کرنے والے بن جائیں۔ ہمسائے کو خدا تعالیٰ نے بڑا مقام دیا ہے، ہمسایوں کے حق ادا کرنے والے بن جائیں۔ یہ کوشش ہر احمدی کی ہونی چاہئے کہ ہمسایوں سے ہر احمدی کا سلوک اُس کو احمدیت اور حقیقی اسلام کا گرویدہ بنانے والا بن جائے۔ غرضیکہ ہم ہر نیکی کو ادا کرنے والے اور اُس کا حق ادا کرنے کی کوشش کرتے ہوئے نیکیاں کرنے والے ہوں گے تو تب ہی ہم حقیقی طور پر اللہ تعالیٰ سے یہ عرض کرنے والے بن سکتے ہیں کہ اے اللہ ہماری توبہ قبول کر اور ہم پر رحم کر۔ جب ہم اللہ تعالیٰ کے رحم کے طلبگار بنتے ہیں تو دوسروں پر بھی ہمیں پھر رحم کی نظر ڈالنی ہوگی۔ یہ نہیں کہ صرف اللہ تعالیٰ سے رحم مانگتے رہیں اور اپنے دائرے میں رحم کرنے والے نہ ہوں۔

پس مسجد کے ساتھ اگر ایک مومن حقیقی رنگ میں منسلک ہوتا ہے تو نیکیوں کے نئے سے نئے دروازے اُس پر کھلتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی بخشش کے نئے سے نئے اظہار اُس سے ہوتے ہیں۔ پس آج ہمیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ عطا کردہ مسجد ہمیں اس طرف توجہ دلانے والی ہونی چاہئے اور یہ اظہار ہم سے ہوں۔ اس مسجد کو یہاں کے رہنے والوں نے خود بھی آباد رکھنا ہے اور اپنے بچوں کے ذریعہ سے بھی آباد کروانا ہے، اور اس کا حق ادا کرتے ہوئے آباد کروانا ہے۔ انشاء اللہ۔ صرف مسجد میں آنا مقصد نہیں ہے بلکہ اس کا حق ادا کرنا بھی مقصد ہے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ وہ تمام برکات اور اللہ تعالیٰ کے فضل جو مساجد کے ساتھ وابستہ ہیں، ہم اُنہیں حاصل کرنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہماری توبہ قبول کرنے والا اور ہماری غلطیوں کو معاف کرنے والا ہو۔

ایک حدیث میں آتا ہے۔ حضرت ابوھریرةؓ سے یہ روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں وہ عمل نہ بتاؤں جس کے کرنے سے اللہ تعالیٰ خطاؤں کو مٹا دیتا ہے اور درجات کو بلند فرماتا ہے۔ صحابہ نے جب عرض کیا کہ جی، فرمائیں۔ تو آپؐ نے فرمایا کہ جی نہ چاہتے ہوئے بھی کامل وضو کرنا، اچھی طرح وضو کرنا اور مسجد کی طرف زیادہ چل کر جانا۔ نیز ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا۔ یہ رباط ہے، رباط ہے، رباط ہے۔ یعنی سرحدوں کی حفاظت کرنا ہے، سرحدوں پر گھوڑے باندھنا ہے۔ یہ جہاد ہے تمہارے لئے۔ (سنن النسائی، کتاب الطھارة، باب الامر باسباغ الوضوء)

پس ہم میں سے ہر ایک کو اس طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ آج ہمیں اپنے نفسوں کے خلاف جہاد کی بھی ضرورت ہے اور اس مقصد کو ہم نے حاصل کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانے کا جو مقصد ہے، یہ بھی ایک جہاد ہے۔ اس کی طرف بھی ہم نے توجہ دینی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر ہم کامیاب نہیں ہو سکتے۔ اللہ تعالیٰ کا فضل اُس کی عبادت کا حق ادا کرنے سے حاصل ہوتا ہے۔ پس اپنی نمازوں کی حفاظت کریں گے تو اُس کے فضل کو حاصل کرنے والے ہم بنیں گے۔ اور اس جہاد میں حصہ لینے والے ہوں گے جو نفس کا بھی جہاد ہے اور خدا تعالیٰ کا پیغام پہنچانے کا بھی جہاد ہے۔ آج کل کے معاشرے میں انسان کو سب سے زیادہ ضرورت اس جہاد کی ہے۔ یہی جہاد ہے جو ہمیں معاشرے کی برائیوں سے بچا کر خدا تعالیٰ کے حضور حاضر کرنے والا بنائے گا۔ خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والا بنائے گا۔ اور یہی جہاد ہے جو ہمیں اور ہماری نسلوں کو دنیا کی غلاظتوں سے پاک اور صاف رکھنے والا بنائے گا۔

پس اس انعام سے جو اللہ تعالیٰ نے آپ پر کیا ہے، اس سے فائدہ اُٹھائیں۔ اس مسجد کو اللہ تعالیٰ کے لئے خالص کرتے ہوئے اُس کی عبادت سے سجائیں تا کہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بنیں۔ اللہ کرے کہ یہ مسجد ان مقاصد کو پورا کرنے والی ہو اور ہم اپنی ذمہ داریاں بھی ادا کرنے والے بنیں، ورنہ مسجد تو یہاں اس صوبے میں ہمارے سے پہلے مصر اور سعودی عرب کے پیسے سے مسلمانوں نے بنالی ہوئی ہے۔ لیکن اُن میں مسیح محمدی کو نہ ماننے کی وجہ سے جو کمی ہے وہ کمی صرف اور صرف جماعت احمدیہ کی تعمیر کردہ مساجد سے پوری ہو سکتی ہے۔ پس یہ بات ہر احمدی کو مزید توجہ اور فکر دلانے والی ہونی چاہئے کہ آپ کی ذمہ داری بڑھتی چلی جارہی ہے۔ اس مسجد کا حق ادا کرنے کے لئے آپ کو بہت زیادہ کوشش کرنی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ اس کو نبھانے کی توفیق عطا فرمائے۔

مسجد کے بارے میں چند کوائف بھی پیش کر دیتا ہوں۔ مسجد کا مسقّف حصہ 1350 مربع فٹ ہے اور اس میں خرچ تقریباً ایک اعشاریہ دو ملین یورو کے قریب ہوا ہے اور جس میں سپین کی جماعت نے تھوڑا سا ہی دیا ہے، شاید وہ بھی نہیں دیا، بہرحال جو وعدے کئے ہیں اُن کو پورا کرنا چاہئے اور پھر جیسا کہ میں نے کہا ہے اگر مالی لحاظ سے کمزوری ہے تو جو وعدے پورے کرنے ہیں وہ تو کریں لیکن اُس کا حق اس طرح بھی ادا کر سکتے ہیں کہ مسجد کے بعد اب تبلیغ کے میدان میں اتریں۔

یہاں ہالوں کی گنجائش ان کے دیئے ہوئے اعداد و شمار کے مطابق جو ہے، اڑھائی سو (250) ہے، لیکن بہرحال کافی بڑے بھی ہیں۔ دیگر سہولیات بھی یہاں ہیں۔ سات دفاتر ہیں، ایک لائبریری ہے، ایک بک شاپ ہے، کچن بڑا اچھا ہے، سٹور ہے، ٹیکنیکل روم ہے۔ پھر اسی طرح اس ساری عمارت کو ایئر کنڈیشنڈ کیا گیا ہے۔ مردوں اور عورتوں کے لئے علیحدہ وضو وغیرہ کی سہولتیں بھی ہیں۔ پھر یہاں پہلے جب جگہ خریدی گئی تھی تو بنگلہ یا گھر اُس وقت تھا، اُس میں مزید دو کمروں کا، بلکہ تین کمروں کا اضافہ کیا گیا۔

ایک اخبار نے یہ گزشتہ دنوں لکھا ہے کہ صوبہ کی سب سے بڑی عبادتگاہ ایک حقیقت کا روپ دھار چکی ہے۔ اب یہ سب سے بڑی عبادتگاہ جو ہے اصل میں حقیقت کا روپ تو اُس وقت دھارے گی جب ہم میں سے ہر ایک اس کا حق ادا کرنے والا ہوگا۔ ایک اور بڑی اچھی بات اُس نے لکھی ہے جو حقوق العباد کا اظہار ہے جو یہاں کے ہر احمدی سے ہونا چاہئے۔ کہتا ہے کہ اسلام سے عقیدت کی وجہ سے احمدی لوگ اللہ کے نام پر خون بہانے والے ہر آدمی کے خلاف ہیں۔

بہرحال اس کے علاوہ اس مسجد کے ساتھ دو ملٹی پرپز (multi-purpose) ہال بھی ہیں جو عورتوں اور مردوں کے لئے استعمال ہو سکتے ہیں۔ اللہ کرے کہ یہ مسجد علاقے اور صوبے کے لوگوں کو اسلام کی حقیقی تصویر پیش کرنے والی ثابت ہو۔ اور ہم میں سے ہر احمدی جو یہاں اس علاقے میں رہنے والا ہے، یہ کوشش کر کے اس کا حق ادا کرنے والا بنے۔

جیسا کہ میں نے بتایا اس مسجد کی تعمیر میں اکثر مدد تو مرکز کی طرف سے آئی تھی۔ جو ٹیکنیکل مدد ہے وہ بھی مرکز کی طرف سے ہی ہوئی اور چوہدری اعجاز صاحب ہمارے پرانے بزرگ انجینئر ہیں، انہوں نے بڑی محنت سے اس میں بہت سارے کام کروائے ہیں، بڑی تفصیل سے ہر چیز کا جائزہ لیا۔ جہاں جہاں زائد خرچ ہوتے تھے وہاں کمیاں کیں، لیکن اُس کمی کی وجہ سے معیار پر کمپرومائز (compromise) نہیں کیا، کسی قسم کی کمی نہیں آنے دی۔ وہ بیمار بھی ہیں، ہفتہ میں ایک دو دفعہ شاید ڈائلسز (Dialysis) بھی ہوتا ہے، گردے کی بیماری ہے لیکن بڑی ہمت سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے انہوں نے کام کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اُن کو بھی جزا دے۔ اور اُن کو صحت و تندرستی عطا فرمائے تا کہ آئندہ بھی وہ جماعت کے کام کرتے رہیں۔

RASHID & RASHID
Solicitors , Advocates
Immigration Specialists
Commissioners of Oaths
Rashid A. Khan
Solicitor (Principal)

- Asylum & Immigration
- New Point Based System
- Settlement Applications (ILR)
- Post Study Work Visa
- Nationality & Travel Documents
- Human Rights Applications
- High Court of Appeals

قانونی مشاورت
برائے اسائلم

- Switching Visas
- Over Stayers
- Legacy Cases
- Work Permits
- Visa Extensions
- Judicial Reviews
- Tribunal Appeals

HEAD OFFICE
21-23 Tooting High Street , Tooting , London SW17 0SN
(1 minute from Tooting Broadway tube station)
Tel: 02086 720 666   02086 721 738
24 Hours Emergency No:
07878 33 5000 / 0777 4222 062
Same Day Visa Service
Email: law786@live.com
RASHID & RASHID LAW FIRM (SOLICITORS)
SOW THE SEEDS OF LOVE

بقیہ: خطاب جلسہ قادیان از صفحہ نمبر 2

از صفحہ نمبر 2

قادیان کے رہنے والے احمدیوں کی ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جلسہ کا ایک مقصد یہ بتایا کہ ’’معرفت ترقی پذیر ہو‘‘۔

(مجموعہ اشتہارات جلد 1 صفحہ 281 اشتہار نمبر 91 مطبوعہ ربوہ)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد آپ کے چھوڑے ہوئے علمی اور روحانی خزانے سے فیض پانا سب سے زیادہ واقفینِ زندگی کا کام ہے جنہوں نے اپنے آپ کو اُس اہم فریضہ کے انجام دینے کے لئے پیش کر دیا جس کے بجالانے اور دنیا میں قائم کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے تھے، آپ مبعوث ہوئے تھے۔ پس جب واقفینِ زندگی معرفت میں ترقی کریں گے، خاص طور پر وہ جنہوں نے صرف اور صرف دینی علم سیکھنے کی طرف توجہ دی ہے تو ایسے لوگوں کی معرفت میں ترقی پھر اُنہیں دوسروں کے لئے معرفت میں ترقی کا نمونہ بنائے گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ماننے والوں کو تو خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ معرفت حاصل ہے جس کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک جگہ فرمایا کہ:

’’درحقیقت کوئی شخص خدا کو شناخت نہیں کر سکتا جب تک اس حد تک اُس کی معرفت نہ پہنچ جائے کہ وہ اس بات کو سمجھ لے کہ بیشمار کام ایسے ہیں کہ جو انسانی طاقت اور عقل اور فہم سے بالاتر اور بلند تر ہیں۔‘‘

(چشمہ معرفت روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 281)

پس یہ معرفت تو ایک بنیادی چیز ہے۔ اب اس سے بڑھ کر معرفت وہ ہے جو خدا تعالیٰ اپنے بندوں سے اپنے خاص تعلق کے اظہار اور سلوک کے طور پر ظاہر کرتا ہے جس کا سب سے زیادہ اور بڑا پرتَو انبیاء ہوتے ہیں۔ اس کے لئے خدا تعالیٰ نے ہم مسلمانوں کے لئے، احمدیوں کے لئے بعض اصول بھی بیان فرما دیئے ہیں۔ مثلاً یہ فرمایا کہ قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰهُ۔ (آل عمران:32)

کہ کہہ دے! اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو، وہ تم سے محبت کرے گا۔ اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کیا ہے؟ یہ آپ کے اُسوہ پر چلنے کی کوشش ہے۔ آپ کی لائی ہوئی شریعت پر عمل کرنے کی کوشش ہے۔ آپ کے نمونے سخت تنگی کے حالات میں بھی ہمارے سامنے ہیں اور اُس وقت بھی ہمارے سامنے ہیں جب آپ کو حکومت ملی۔ آپ کے نمونے سخت فاقوں کی حالت میں بھی ہمارے سامنے ہیں اور اُس وقت بھی ہمارے سامنے ہیں جب ہر طرف کشائش تھی۔ آپ کے نمونے اپنی گھریلو زندگی میں بھی ہمارے سامنے ہیں اور اپنی معاشرتی زندگی میں بھی ہمارے سامنے ہیں۔ غرض کہ کوئی بھی جگہ ایسی نہیں جہاں آپ نے اپنے نمونے قائم نہ کئے ہوں۔ پس معرفت کی تلاش کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اگر تم میری تلاش کرنا چاہتے ہو تو اس رسول کی پیروی کرو، اس سے محبت کرو، اس کے اُسوہ پر چلنے کی کوشش کرو۔ اگر تو ہماری ساری کوششیں اور ہمارے علم حاصل کرنے کے جذبے اور شوق ذوقی حظ اُٹھانے کے لئے اور علمی برتری دکھانے کے لئے ہیں تو یہ نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے حقیقی محبت کا اظہار ہے اور نہ ہی خدا تعالیٰ کی محبت اور معرفت حاصل کرنے کا یہ صحیح ذریعہ ہے۔ اس کے لئے صحیح ذریعہ اللہ تعالیٰ کی خالص محبت دل میں رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے اس حکم پر عمل کرنے کی ضرورت ہے کہ پہلے جب یہ محبت پیدا کر لو تو اس رسول کی پیروی کرنے کی کوشش کرو، اُس کی سنت پر عمل کرنے کی کوشش کرو۔

پھر فرمایا کہ وَالَّذِیْنَ جَاهَدُوْا فِیْنَا لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَا (العنکبوت: 70) کہ جو لوگ ہماری طرف آنے کی کوشش کرتے ہیں ہم ضرور اُنہیں اپنے راستوں کی طرف آنے کی توفیق بخشیں گے۔ جب یہ حالت پیدا ہوگی اور پھر جہاد ہوگا، محبت کے اعلیٰ معیار قائم ہوں گے تو پھر اللہ تعالیٰ رہنمائی فرمائے گا۔ کیونکہ جب یہ محبت اور اظہار اور اللہ تعالیٰ کی طرف بڑھنے کی کوشش ہوگی تو اللہ تعالیٰ پھر اپنے اس قول کو بھی پورا فرمائے گا کہ وَهُوَ یُدْرِکُ الْاَبْصَارَ (انعام: 104) اور وہ ہے جو نظروں تک پہنچتا ہے۔ اور جب وہ خود پہنچتا ہے تو پھر خدا تعالیٰ کی معرفت بڑھتی ہے۔ پس یہ معرفت اور محبتِ رسول اور کوشش اور پھر حفظِ مراتب اور علم کے لحاظ سے اس میں جتنی بھی کوئی ترقی ہوتی چلی جائے گی، وہ پھر انسان کی بقا کا ذریعہ بنتی ہے۔ پس خدا تعالیٰ کی معرفت ایک جہاد ہے جس کے حصول کے لئے مسلسل کوشش کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ کی معرفت کی پہچان کے راستے مختلف ہیں اور یہ ایک نہ ختم ہونے والا سلسلہ ہے۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو یہ فرمایا کہ معرفت میں ترقی پذیر ہو، اور یہ ترقی پذیری اُس وقت ہوگی جب ترقی کے حصول کے وسیع راستے بھی سامنے نظر آ رہے ہوں گے۔ پس جب پڑھے لکھے اور علماء اُس کے حصول کی کوشش کریں گے تو پھر وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علمِ کلام کی روشنی میں اُسے مزید آگے پھیلانے کی کوشش بھی کرنے والے ہوں گے۔ اور جیسا کہ مَیں نے پہلے مثال دی تھی کہ زرخیز زمین کی طرح ہوں گے جو خود بھی پانی سے فائدہ اُٹھاتی ہے اور دوسروں کو بھی فائدہ پہنچاتی ہے۔ جلسہ کے ماحول میں علم و معرفت کے حصول کی کوششیں پھر ہر شامل ہونے والوں کی استعدادوں کے مطابق معرفتِ الٰہی کو جذب کرنے والی بنیں گی۔ اللہ تعالیٰ کی ذات کا ادارک زیادہ ہوگا۔ اُس پر ایمان پختہ ہوگا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان اور یقین اور آپ کی محبت میں مزید ترقی ہوگی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وفا کا تعلق مزید بڑھے گا۔ پس ہر شامل ہونے والے کو جو جلسہ میں شامل ہوتا ہے، چاہے وہ علماء کے زُمرہ میں ہے یا عوام الناس میں، یہ سوچ کر شامل ہونا چاہئے کہ مَیں نے اپنی معرفت بڑھانی ہے تا کہ اللہ اور اُس کے رسول کی محبت میرے رگ و پے میں سرایت کر جائے اور اُس میں ہر دم اضافہ ہوتا چلا جائے تو پھر ہی ہم حقیقی مومن اور اس جلسہ سے استفادہ کرنے والے کہلا سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم میں سے ہر ایک یہ نکتہ سمجھنے والا ہو۔

پھر ایک غرض آپ نے یہ بیان فرمائی کہ ’’تمام بھائیوں کا تعارف بڑھے گا‘‘۔

(مجموعہ اشتہارات جلد 1 صفحہ 281 اشتہار نمبر 91۔ مطبوعہ ربوہ)

’’بھائیوں کا تعارف بڑھے گا‘‘ اس کا کیا مطلب ہے؟ اگر صرف سرسری تعارف بڑھے گا تو اس کا تو کوئی فائدہ نہیں ہے۔ پہلی بات تو ہمیشہ یہ یاد رکھنی چاہئے کہ حقیقی مومنوں کے بھائی کا معیار کیا ہے۔ یقیناً حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائی ہمارا معیار نہیں ہیں جنہوں نے کینہ اور بغض میں بڑھنے کی وجہ سے اپنے باپ کے بیٹے کو کنوئیں میں پھینک دیا۔ ہمارے سامنے تو بھائی کا وہ معیار ہے جس میں کوئی خونی رشتہ نہیں تھا۔ اور وہ معیار تھا مدینہ کے انصار کا، جنہوں نے ایک دوسرے کے لئے قربانیوں کے ایسے اعلیٰ معیار قائم کر دیئے جنہیں سن اور پڑھ کر انسان ورطۂ حیرت میں پڑ جاتا ہے۔

پس جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ بھائیوں کا تعارف بڑھے گا تو ساتھ ہی یہ بھی فرما دیا کہ ’’تعلقاتِ اخوّت استحکام پذیر ہوں گے‘‘۔

(مجموعہ اشتہارات جلد 1 صفحہ 281 اشتہار نمبر 91۔ مطبوعہ ربوہ)

اور یہ اخوّت کے تعلقات اُس وقت استحکام پذیر ہو سکتے ہیں جب ایک دوسرے کے لئے نیک جذبات دل میں موجزن ہوں۔ جب ایک جسم کے مختلف اعضاء کے تعلق کی طرح تعلق قائم ہو جائے کہ ایک عضو کو تکلیف پہنچی ہے تو دوسرے کو بھی تکلیف پہنچے۔ جب کسی ایک بھائی کی تکلیف کو اپنی تکلیف کی طرح سینہ میں محسوس کیا جا رہا ہو۔ اور جب یہ صورتحال ہوگی تو پھر وہ ماحول پیدا ہوگا جس کے قائم کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دنیا میں تشریف لائے۔ پھر یہ ماحول عارضی اور جلسہ کے تین دنوں کے لئے صرف قادیان کی بستی میں نہیں ہوگا بلکہ جلسہ کے بعد بھی ہندوستان کے ہر شہر اور ہر شہر کے رہنے والے احمدیوں کے دلوں میں ہمیشہ کے لئے پیدا ہو جائے گا۔ بلکہ دنیا میں رہنے والے ہر احمدی کے دل میں ہمیشہ کے لئے پیدا ہو جائے گا۔ اور کیونکہ آج خدا تعالیٰ نے ہمیں، جیسا کہ مَیں نے پہلے کہا، ایم ٹی اے کی نعمت کے ذریعہ تمام دنیا میں ایک آواز سننے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پیغام سننے کی نعمت سے نوازا ہے، اس لئے تمام دنیا کے احمدیوں میں ایک دوسرے کے لئے محبت اور پیار اور بھائی چارے کے جذبات پیدا ہو جائیں گے۔ اور جب یہ انقلاب ہمارے دلوں میں پیدا ہو جائے گا تو ہم حقیقت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جاری کردہ اس جلسہ سالانہ سے فیض پاتے چلے جانے والے ہوں گے۔

پس ہم میں سے ہر ایک کو اپنے دل کو ٹٹولنا چاہئے کہ ہم کس حد تک اس جلسہ کے پروگراموں سے فیض اُٹھانے والے بنے ہیں۔ اگر تو ان تین دنوں میں جلسہ کے ماحول نے یہ مثبت اثرات ہمارے دلوں پر مرتب کئے ہیں تو ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں سے فیض پانے والے بن رہے ہیں اور یہ جلسہ کیونکہ لائیو (Live) تمام دنیا میں دیکھا گیا ہے اس لئے قادیان میں شاملینِ جلسہ ہی نہیں بلکہ دنیا میں ہر جگہ وہ لوگ اپنے نفس کو ٹٹولنے والے ہونے چاہئیں جنہوں نے اس جلسہ سالانہ کو سنا، یا اَب جو میری باتیں سن رہے ہیں، کیونکہ نفس کی معرفت ہی ہے جو خدا تعالیٰ کی معرفت کی پہچان کرواتی ہے۔

اس جلسہ کی کارروائی کے دوران بہت سے لوگوں کے خطوط، فیکسز اور فون پر پیغامات اور دلی جذبات کے اظہار کے بارے میں اعلانات بھی ہوتے رہے اور بتایا جاتا رہا۔ دنیا میں رہنے والے بھی یاد رکھیں کہ اگر ہمارے اندر جلسہ کے مقاصد کو سمجھنے اور اُس کے حصول کے لئے ایک جوش اور جذبہ بیدار نہیں ہو رہا، اپنے اندر وہ پاک تبدیلیاں پیدا نہیں کر رہے جن کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہم سے مطالبہ کیا ہے تو ہمارے جذبات کے اظہار نرے کھوکھلے دعوے ہیں۔ زیادہ تر اظہار پاکستانی احمدیوں یا دنیا میں بسنے والے پاکستانی نژاد احمدیوں کی طرف سے ہوا ہے۔ اُن کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جلسہ کے اغراض و مقاصد کو بیان کرتے ہوئے اس فقرہ کو بھی یاد رکھنا چاہئے کہ ’’یہ ثابت شدہ امر ہے کہ یورپ اور امریکہ کے سعید لوگ اسلام کے قبول کرنے کے لئے تیار ہو رہے ہیں‘‘۔

(مجموعہ اشتہارات جلد 1 صفحہ 281 اشتہار نمبر 91۔ مطبوعہ ربوہ)

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے یورپ اور امریکہ کے شامل ہونے والوں کی تعداد آہستہ آہستہ بڑھ رہی ہے۔ افریقہ میں لاکھوں کی تعداد میں ہر سال بیعتیں ہو رہی ہیں۔ عیسائیوں سے بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک بہت بڑی تعداد افریقن ممالک میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں تلے جمع ہو رہی ہے اور تثلیث کو چھوڑ کر خدائے واحد کا نعرہ لگا رہی ہے۔ عرب دنیا میں بھی اللہ تعالیٰ نے دلوں کو پھیرنے کی ایک ہوا چلائی ہوئی ہے۔ یہ سب باتیں جن کے کہنے پر مخالفین جماعت احمدیہ کو استہزاء کا نشانہ بنایا کرتے تھے کہ اگر کوئی ایک آدھ بیعت ہو جاتی ہے، کوئی جماعت میں شامل ہو جاتا ہے تو یہ لوگ نعرے لگاتے ہوئے دنیا کی فتح کی باتیں کرتے ہیں۔ آج انہی باتوں نے دنیا کو پریشان کر دیا ہے۔ وہ خدا جو سچے وعدوں والا خدا ہے آج جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کئے گئے اپنے وعدوں کو بڑی شان سے پورا کرتے ہوئے ہمیں دکھا رہا ہے تو مخالفینِ احمدیت کے ایوانوں میں ایک کھلبلی مچی ہوئی ہے۔ اگر جماعت احمدیہ ایک سوکھتا ہوا درخت ہے جو آہستہ آہستہ خود ہی اپنی ہری بھری شاخوں کو سوکھتا ہوا دیکھ رہا ہے تو پھر مخالفین کو کیا فکر ہے؟ دنیا کے ہر ملک میں جماعت احمدیہ کی مخالفت کی کیا ضرورت ہے؟ تیسری دنیا کے ملکوں میں ہی نہیں، مسلمان ملکوں میں ہی نہیں بلکہ اب تو یورپ اور امریکہ کے ممالک میں بھی جماعت کے خلاف دن بدن مخالفت کا بازار گرم ہو رہا ہے۔ گو کہ وہاں بھی مسلمانوں کا زیادہ ہاتھ ہے لیکن بہرحال ان ملکوں میں بھی یہ حالت پیدا ہو رہی ہے۔ یہ سب باتیں اس چیز کا ثبوت ہیں، اس بات کا ثبوت ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے وعدوں کو پورا فرماتے ہوئے قادیان سے اُٹھی ہوئی اُس آواز کو جو خدا اور اُس کے پیارے رسول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بلا رہی تھی، دنیا کے ہر براعظم کے ہر کونے میں محض اور محض اپنے فضل سے بڑی شان اور بڑی شوکت سے پھیلا رہا ہے۔ دشمن اپنی ناکام کوششیں کرتا رہے گا، اُسے یہ ناکام کوششیں کرتے رہنے دیں لیکن احمدی اپنی ذمہ داری سمجھتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کئے گئے اپنے عہدِ بیعت کو پورا کرنے کی کوشش کریں۔

جماعت کی یہ ترقی ہم پر ایک ذمہ داری ڈال رہی ہے اور سب سے زیادہ ذمہ داری اُن لوگوں پر ہے جو مراکز احمدیت میں بیٹھے ہوئے ہیں، جو واقفینِ زندگی ہیں، جن میں قادیان کے رہنے والے بھی شامل ہیں اور ربوہ کے رہنے والے بھی شامل ہیں کہ اپنے تقویٰ کے معیاروں کو بلند سے بلند تر کرتے چلے جائیں۔ قادیان کے رہنے والے جن کے بڑوں نے قربانیوں کے اعلیٰ ترین معیار قائم کئے، اپنے آباؤ اجداد کے اُن نمونوں اور اُن قربانیوں کو دیکھیں اور پھر اپنے جائزے لیں کہ کیا ہم نے وہ معیار قائم کئے ہوئے ہیں یا ہم معیار قائم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں یا اُن میں کمی آئی ہے؟ ہمیشہ یاد رکھیں کہ دنیا میں جب احمدیت پھیل رہی ہے تو نئے آنے والوں کی نظریں بھی آپ کی طرف ہیں۔ پس دنیا کی طرف دیکھنے کی بجائے اپنے دلوں میں معرفتِ الٰہی کے راستے بنانے ہوں گے۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کے اُن راستوں پر چلنے کی کوشش کرنی ہوگی جن کا اُسوہ ہمارے سامنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قائم فرمایا، تبھی ہم اُن نئے آنے والوں کی احسن رنگ میں تربیت کر سکیں گے۔ اگر ہم آج اپنے نفوس کے تزکیہ کی کوشش نہیں کریں گے تو نئے آنے والوں کی معرفت میں ترقی کے لئے مدد و معاون کس طرح بن سکیں گے؟ تقسیم ہندو پاکستان کے بعد ایک وقت تھا کہ

ہندوستان میں احمدیوں کی یوں مخالفت نہیں ہوتی تھی جس طرح گزشتہ چند سالوں سے اس میں شدت اور مزید شدت پیدا ہوئی ہے۔ نئے شامل ہونے والے اور غریب احمدیوں کو جس طرح ڈرایا اور دھمکایا جاتا ہے بلکہ ان کو ان کے گھروں سے بے گھر بھی کیا جاتا ہے، جائیدادیں اور مکان لوٹے جاتے ہیں حتی کہ بعض کو اس بات پر شہادت کا مرتبہ ملا کہ انہوں نے منادی کی آواز پر آمَنَّا کہا۔ یقیناً یہ مقام اُنہیں ایمان میں ترقی اور معرفتِ الٰہی میں ترقی کی وجہ سے ملا۔ پس یہ نمونے ہمیں بتا رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے قبولِ احمدیت اور ایمان میں پختگی کی جو ہوا چلائی ہے یہ تو الٰہی تقدیر ہے لیکن ساتھ ہی پرانے احمدیوں اور خاص طور پر ایسے خدمت کرنے والوں کے لئے ایک فکر انگیز آواز بھی ہے جنہوں نے دین کے لئے اپنے آپ کو پیش کر دیا ہے کہ اپنے اندر سب سے بڑھ کر وہ پاک انقلاب پیدا کریں جس کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہم سے مطالبہ کر رہے ہیں تا کہ معرفتِ الٰہی کو اپنے دلوں میں قائم کرتے ہوئے اُس زندگی بخش نعمت سے دوسروں کے دلوں کو بھی زندگی اور تازگی عطا کرنے کی کوشش کرنے والے بن سکیں۔

ہمیشہ یاد رکھیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے اسی اشتہار میں فرمایا ہے کہ آنے والوں کا سلسلہ بڑھتے ہی چلے جانا ہے۔ جیسا کہ آپ فرماتے ہیں:

”انشاء اللہ القدیر سچائی کی برکت اُن سب کو اس طرف کھینچ لائے گی۔ خدا تعالیٰ نے آسمان پر یہی چاہا ہے اور کوئی نہیں کہ اس کو بدل سکے“۔ (مجموعہ اشتہارات جلد 1 صفحہ 281 اشتہار نمبر 91۔ مطبوعہ ربوہ)

پس یہ وہ تقدیر ہے جو کبھی ٹلنے والی نہیں۔ چاہے جتنی بھی مخالفتیں ہو جائیں، چاہے جتنی بھی جائیدادیں چھینی جائیں، چاہے جتنی بھی جانیں خدا تعالیٰ کی راہ میں قربان ہو جائیں۔ فکر ہے تو اس بات کی کہ کہیں تقویٰ سے ہٹتے ہوئے ہمارے سے ایسی کوتاہیاں اور غلطیاں نہ ہو جائیں جو ہمیں اُس اعزاز سے محروم کر دیں جو خدا تعالیٰ نے ہمیں عطا فرمایا ہے۔ بلکہ جب وہ وقت آئے جس کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان الفاظ کی صداقت کو ہم نے پورا ہوتا دیکھنا شروع کر دیا ہے کہ: ”اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اُس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اُس میں آ ملیں گی کیونکہ یہ اُس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں“۔

(مجموعہ اشتہارات جلد 1 صفحہ 282-281 اشتہار نمبر۔91 مطبوعہ ربوہ)

تو اس وقت ہم جنہیں خدا تعالیٰ نے احمدیت قبول کرنے کے لحاظ سے سبقت لے جانے والوں میں شمار فرمایا ہے، ہمارا اور ہماری نسلوں کا یہ فرض ہے کہ جب لوگ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو شناخت کرتے ہوئے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوں تو اُن کی تربیت کے لئے پہلوں کے پاک نمونے اور معرفتِ الٰہی پہلے سے تیار ہو۔ یہاں یہ بات بھی ہمیں یاد رکھنی چاہئے کہ گو اللہ تعالیٰ نے دلوں کو زمانے کے امام کی طرف پھیرنے کی ہوا چلائی ہے لیکن اس پیغام کو اپنے عملی نمونوں کے ساتھ پھیلانے کے لئے ہمیں کوشش بھی کرنی ہوگی۔ آج احمدیوں پر جو ظلم ہو رہا ہے، اُس میں کمی اس صورت میں ہوگی کہ ہم اپنی اقلیت کو اکثریت میں تبدیل کرنے کی کوشش کریں۔ ہندوستان میں بھی جہاں احمدیوں پر مظالم ہو رہے ہیں، جب انتظامیہ سے رابطہ کیا گیا تو اُن کا جواب یہی ہوتا رہا ہے اور دیتے ہیں کہ یہ مظالم تو تم پر مسلمانوں کی طرف سے ہو رہے ہیں، اس لئے اپنی طاقت اور تعداد بڑھاؤ اور حکومت کے، ارباب الوقت کے کیونکہ اپنے مفادات ہوتے ہیں، اس لئے وہ اکثریت کا ساتھ دیتے ہیں۔ لیکن ہر احمدی کو اس بات پر یقین ہونا چاہئے کہ بلا خوف اس کا اظہار کریں اور اُنہیں کرنا چاہئے کہ جہاں تک ہماری طاقت کا سوال ہے تو ہم بحیثیت انسان بیشک کمزور ہیں لیکن ہم اُس خدا کا عرفان حاصل کئے ہوئے ہیں، اس کی پناہ اور اُس کی گود میں ہیں جو سب طاقتوروں سے زیادہ طاقتور ہے۔ وہ ہمارا مولیٰ اور ہمارا نصیر ہے، اُسی پر ہم بھروسہ کرتے ہیں اور اُسی کی طرف ہم جھکتے ہیں۔ اور ہمارا خدا وہ خدا ہے جس نے ہمیں ان الفاظ میں تسلی دی ہے کہ وَاُمْلِیْ لَھُمْ اِنَّ کَیْدِیْ مَتِیْنٌ (الاعراف:184)۔ اور مَیں ڈھیل دے رہا ہوں، میری تدبیر بڑی مضبوط ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے اس قول کے نظارے دکھا بھی رہا ہے اور آئندہ بھی انشاء اللہ تعالیٰ دکھائے گا۔ اگر یہ لوگ بعض نہ آئے تو یہ اپنے انجام کو دیکھیں گے۔ اس لئے ہمیں اس کی تو فکر نہیں ہے لیکن جہاں تک اقلیت کو اکثریت میں تبدیل کرنے کا سوال ہے یہ ان لوگوں کے کہنے پر تو ہم نے نہیں کرنا یا دنیاوی فائدہ حاصل کرنے کے لئے تو ہم نے نہیں کرنا بلکہ خدا تعالیٰ نے ہم پر یہ ذمہ داری ڈالی ہے کہ ہم اسلام اور احمدیت کی خوبصورت تعلیم کو دنیا میں پھیلائیں اور جب تائیداتِ الٰہی کی ہوائیں بھی اس مقصد کے لئے ہمارے ساتھ ہیں اور ہمارے حق میں چل رہی ہیں تو ایک خاص توجہ سے اس پیغام کو پھیلائیں اور تمام دنیا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے لانے کی کوشش کریں تا کہ دنیا سے فتنہ و فساد اور شر دور ہو اور امن اور آشتی اور پیار اور محبت اور صلح کی فضا پیدا ہو۔ تمام دنیا اَللّٰہُ اَکْبَر کا نعرہ بلند کرنے والی ہو۔

آج حسنِ اتفاق سے 27/مئی کا دن ہے۔ ایک سال پہلے آج کے دن دنیا میں رہنے والے ہر احمدی نے میرے ساتھ کھڑے ہو کر یہ عہد دہرایا تھا جس کے بعد دنیا کے ہر کونے سے بڑے جذباتی خط آئے کہ آج کے عہد کے بعد ہم اپنے اندر ایک نئی روح محسوس کر رہے ہیں۔ پس اس حوالے سے مَیں پھر کہتا ہوں۔ آج کے دن آپ نے جو عہد دہرایا تھا اور اس سے جو جوش اور جذبہ اور دلوں کی گرمی اور خلافتِ احمدیہ سے وفا اور اخلاص کے جذبات پیدا ہوئے تھے، اُنہیں کبھی سونے نہ دیں۔ اُس عہد میں پہلی بات ہی یہ تھی کہ ہم اسلام اور احمدیت کی اشاعت اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے لئے اپنی زندگیوں کے آخری لمحات تک کوشش کرتے چلے جائیں گے اور بڑی سے بڑی قربانی پیش کرنے کے لئے تیار رہیں گے۔ اور دوسری بات نظامِ خلافت کی حفاظت اور اُس کے استحکام کا عہد آپ نے کیا تھا اور اپنی اولادوں میں بھی اس کو قائم رکھنے کا وعدہ کیا تھا۔ پس آج ہر ایک اس عہد کی دوبارہ جگالی کرے، اپنے جائزے لے اور دیکھے کہ کیا وہ جذباتی حالت تھی یا ہم نے اس ایک سال میں اس عہد کو پورا کرنے کے لئے کوئی کوشش بھی کی ہے؟ اگر تو ہم نے حقیقتاً اس مقصد کو حاصل کرنے کی کوشش کی ہے تو دنیا چاہے جتنا بھی مخالفتوں میں بڑھ جائے، اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارا بال بھی بیکا نہیں کرسکتی۔ اور جو بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جاری خلافت سے، جو خدا تعالیٰ کی خاص تائیدات کو لئے ہوئے ہے، اور جماعت سے ٹکرائے گا اپنے بدترین انجام کو پہنچے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ہمیشہ تقویٰ کی راہوں پر چلاتے ہوئے اپنی اور اپنے رسولؐ کی خالص محبت ہمارے دلوں میں پیدا کرے، اُس کو حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم نظامِ خلافت کے ساتھ جڑے رہتے ہوئے اسلام اور احمدیت کے جھنڈے کو ہمیشہ بلند سے بلند تر کرتے چلے جانے والے ہوں۔ اللہ کرے کہ یہ جلسہ بے انتہا برکات کا حامل ہو اور آئندہ جلسہ اپنے وقت پر اور پوری شان کے ساتھ منعقد ہو اور اس جلسہ کے پاک اثر کو ہم ہمیشہ اپنے دلوں میں قائم رکھنے والے ہوں۔

اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ میں ہی کچھ دعائیہ الفاظ میں کہوں گا۔ آپ شاملین کے بارے میں فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ تمام شاملین کو ”اجرِ عظیم بخشے اور اُن پر رحم کرے اور اُن کی مشکلات اور اضطراب کے حالات اُن پر آسان کر دیوے اور اُن کے ہمّ و غم دور فرماوے اور اُن کو ہر یک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور اُن کی مرادات کی راہیں اُن پر کھول دیوے اور روزِ آخرت میں اپنے اُن بندوں کے ساتھ اُن کو اُٹھاوے جن پر اُس کا فضل و رحم ہے۔......اے خدا! اے ذوالمجد والعطاء اور رحیم اور مشکل کُشا! یہ تمام دعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر یک قوت اور طاقت تجھ ہی کو ہے۔ آمین، ثمّ آمین“۔ (مجموعہ اشتہارات جلد 1 صفحہ 282 اشتہار نمبر 91۔ مطبوعہ ربوہ)

یہ جلسہ جیسا کہ مَیں نے کہا تھا تعداد کے لحاظ سے مختصر تھا۔ اس میں تعداد جو ہے وہ کوئی چھ ہزار کے قریب ہے۔ اس میں باوجود گرمی کے باہر سے بھی گیارہ ممالک سے پچاس کے قریب لوگ گئے ہیں اور پھر دوسرے شہروں سے، بہت دور دور سے بھی شامل ہونے والے ہیں۔ بعض لوگ تو چار ہزار میل کا بھی سفر کر کے آئے ہیں کیونکہ ہندوستان بڑا وسیع ملک ہے۔ لیکن بہر حال جو خیال تھا کہ مختصر حاضری ہوگی اُس لحاظ سے بڑی اچھی حاضری ہوئی ہے۔ تو یہ بھی ایک تجربہ ہو گیا۔ اب دعا کر لیں۔ (دعا)

بقیہ: **الفضل ڈائجسٹ** از صفحہ 18

ادا کر چکا ہوں۔ ان کی اہلیہ نے کہا کہ نہیں امام صاحب ہمارے گھر آئے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے بھی اسی وقت ایک ہزار ڈالر کا چیک دے دیا۔

محترم امیر صاحب کی اجازت سے ہم نے امریکہ کی قریباً پچاس جماعتوں کا بھی دورہ کیا۔ ہر جگہ احباب نے غیر معمولی قربانی پیش کی اور ہزاروں ڈالر کیش کے علاوہ وعدہ جات بھی نمایاں طور پر کئے گئے۔

شکاگو میں جب تحریک کی گئی تو لجنہ میں سے ایک خاتون نے اپنے سونے کے کڑے بھجوائے۔ ایک دوست نے کڑے دیکھ کر کہا کہ یہ کڑے تو میری بیوی نے دیئے ہیں، یہ مجھے دے دیں میں ان کی رقم ادا کر دیتا ہوں۔ چنانچہ 500 ڈالر ان کی رقم ادا کر دی حالانکہ وہ خود اپنی طرف سے اتنی رقم ادا کر چکے تھے۔

اکتوبر 2007ء سے تعمیر کا کام شروع ہوا اور اگست 2009ء میں مسجد پایۂ تکمیل کو پہنچی۔ تعمیر کے دوران ہر رکاوٹ اللہ تعالیٰ دُور کرتا رہا۔ مسجد کی تکمیل کی تقریب 24/اکتوبر 2009ء کو منعقد ہوئی۔ پروگرام کا آغاز مکرم ڈاکٹر حمید الرحمٰن صاحب کی صدارت میں تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ محترم امیر صاحب نے انٹرنیٹ کے ذریعہ نیوجرسی سے لائیو خطاب کیا۔ اس کے بعد مربی سلسلہ اور نائب امیر محترم اظہر حنیف صاحب نے تقریر کی۔

معزز مہمانوں میں سب سے پہلے مارمن چرچ کے علاقائی صدر Mr.Daniel K.Stevenson نے تقریر کی۔ ہماری مسجد جب تعمیر کی وجہ سے بند ہو گئی تھی تو ہم نے جماعتی ضروریات اور نماز جمعہ، سنڈے کلاس اور دیگر تقریبات کے لئے جگہ کی تلاش شروع کی، مگر جو عمارتیں ملتیں وہ ہماری ضرورت کو نہ ہی پورا کرتیں اور نہ ہی ہماری شرائط پر پورا اترتیں۔ ہمیں ایسی جگہ کی ضرورت تھی جہاں مرد اور عورتیں الگ نمازیں پڑھ سکیں اور باتھ رومز الگ الگ ہوں۔ چنانچہ خاکسار نے مارمن چرچ کے ایک دوست Mr. Ken سے رابطہ کیا۔ یہ جماعت کا بہت احترام کرتے ہیں۔ جب ان سے درخواست کی گئی کہ آپ ہمیں چرچ میں جمعہ کی نماز پڑھنے کی اجازت دلوا دیں۔ چنانچہ انہوں نے اپنی ہائی اتھارٹی کے ساتھ گفت و شنید کر کے ہمیں جمعہ پڑھنے کی اجازت دے دی۔ قریباً ڈیڑھ سال تک ہم ان کے چرچ میں جمعہ کی نماز ادا کرتے رہے۔ اور ان کے نوجوان بھی ہر جمعہ کے دن چرچ میں جائے نماز وغیرہ بچھانے نیز لاؤڈ سپیکر اور پوڈیم وغیرہ کے انتظام میں خاص مدد اور تعاون کرتے رہے۔

اس کے بعد Mr.Dennis Boxter جو کاؤنٹی کے کونسل ممبر ہیں نے تقریر کی۔ پھر علاقہ کے چیف پولیس Mr.Stan Stewart نے جماعت کی خدمات کا اعتراف کیا۔ انہوں نے جماعت کی مساعی کو بھی سراہا جو دوسرے مذہب کے ساتھ ہم آہنگی اور باہمی احترام پیدا کرنے کے لئے کی جارہی ہے۔ پھر Hon. Curt Haggman نے تقریر کی جو کہ اپنی بیگم کے ساتھ تشریف لائے تھے۔ آپ 60th ڈسٹرکٹ اسمبلی ممبر کے خاص عہدہ جلیلہ پر فائز ہیں۔ انہوں نے بھی جماعت کے رفاہی کاموں کی تعریف کرتے ہوئے دو شیلڈز دیں۔ ان کی بیگم بھی کاؤنٹی میں اعلیٰ عہدے پر فائز ہیں۔ اس کے بعد علاقہ کے بٹالین چیف آف فائر نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ پھر خاکسار نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور آخر میں مکرم ڈاکٹر حمید الرحمٰن صاحب نے دعا کروائی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس عاجز کے نام اپنے ایک خط میں تحریر فرمایا: ”اب تو خدا تعالیٰ کے فضل سے مسجد بھی مکمل ہو گئی ہے اور نمازوں کی اجازت ہو گئی اللہ تعالیٰ اس مسجد کو عبادت گزاروں سے بھر دے اور اسلام احمدیت کا نور اس مسجد کے ذریعہ اردگرد کے علاقوں میں پھیلنا شروع ہو“۔

THOMPSON & CO SOLICITORS

New Office in Morden

Consult us for your legal requirements

such as Immigration & Nationality, Conveyancing , Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings,Wills & Probate, Criminal Litigation .

Contact: Anas A.Khan, John Thompson, Naeem Khan, David Brocklesby (Member of Family Law Panel) & David Wilson.

Head Office: 1st floor 48 Tooting High Street London SW17 0RG Tel: 020 8767 5005

Branch Office :14-16 Mitcham Road, SW17 9NA Tel: 020 8682 4040

Morden Branch:164 Kenley Road - Morden SW19 3DL Tel: 020 8545 0697

Mobile: 07702896350 -- 24hrs Crime Line: 07533667921

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے عظیم نشانات پر مشتمل

چالیس اجتماعات

تحریر: مکرم مولانا سید احمد علی صاحب سیالکوٹی (مرحوم)

تیسری و آخری قسط

33۔ بے شمار نشانات کا اجتماع

قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖۤ اَحَدًا ۔ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ (الجن: 27-28) یعنی خدا اپنے غیب پر کسی کو پوری قدرت اور غلبہ نہیں بخشتا جو کثرت اور رہنمائی سے حاصل ہو سکتا ہے۔ بجز اس شخص کے جو اس کا برگزیدہ رسول ہو۔ حضرت مسیح موعودؑ کو خدا نے بے شمار نشانوں اور قبل از وقت ہونے والے امور سے آگاہ فرمایا جیسا کہ فرماتے ہیں:

1۔ ’’پیشگوئیاں چھ صورتوں سے باہر نہیں ہوتیں۔ (1) یا اپنی ذات کے متعلق (2) یا اپنی بیوی کے متعلق (3) یا اپنی اولاد کے متعلق (4) یا اپنے دوستوں کے متعلق (5) یا اپنے دشمنوں کے متعلق (6) یا دنیا کی اور کسی چیز یا انسان کے متعلق۔ سو یہ تمام قسموں کی پیشگوئیاں کتاب براہین احمدیہ اور اشتہار 20رفروری 1886ء اور حاشیہ متعلقہ صفحہ 2، اشتہار 20رفروری 1886ء مندرجہ آئینہ کمالات اسلام اور ضمیمہ رسالہ انجام آتھم صفحہ 58 اور رسالہ انجام آتھم صفحہ 282 اور ازالۂ اوہام میں درج ہیں۔‘‘

(تریاق القلوب روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 151)

2۔ پھر فرماتے ہیں کہ: ’’خدا تعالیٰ نے اس بات کے ثابت کرنے کے لئے کہ مَیں اُس کی طرف سے ہوں اس قدر نشان دکھلائے ہیں کہ اگر وہ ہزار نبی پر بھی تقسیم کئے جائیں تو ان کی بھی ان سے نبوت ثابت ہو سکتی ہے۔‘‘

(چشمۂ معرفت روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 332)

3۔ اور فرماتے ہیں کہ: ’’دیکھو موجودہ زمانے میں خدا نے اتنی کثرت سے زبردست نشانات کا ذخیرہ جمع کر دیا ہے اور ایسے ایسے اسباب مہیا کر دیئے ہیں کہ اگر ایک لاکھ نبی بھی ان نشانات سے اپنی نبوت کا ثبوت کرنا چاہے تو کر سکے۔‘‘

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 524 مطبوعہ ربوہ)

سچ ہے ؎

تھوڑے نہیں نشاں جو دکھائے گئے تمہیں
کیا پاک راز تھے جو بتائے گئے تمہیں
پر تم نے ان سے کچھ بھی اٹھایا نہ فائدہ
منہ پھیر کر ہٹا دیا تم نے یہ مائدہ

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 80)

کیا یہ نشانات کا اجتماع غیر معمولی طور پر صداقت کا نشان نہیں؟

34۔ عیسائی پادریوں کو دعوت مباہلہ

حضرت بانی جماعت احمدیہ نے عیسائی پادریوں کو مخاطب کر کے لکھا کہ:

’’چونکہ عیسائیوں کا مذہبی عناد بہت بڑھ گیا ہے اس لئے نہایت ضروری ہے کہ روز کا جھگڑا طے کرنے کے لئے ساتھ ہی اسلام اور عیسائیت کا مباہلہ بھی میرے ساتھ کر لیں ....دونوں فریق یہ دعا کریں کہ یا الٰہ العالمین اسلام تو یہ تعلیم دیتا ہے کہ تثلیث کی تعلیم سراسر جھوٹی اور شیطانی طریق ہے اور مریم کا بیٹا ہرگز خدا نہیں تھا بلکہ ایک انسان تھا اور نبی۔ اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے سچے پیغمبر اور رسول اور خاتم الانبیاء تھے اور قرآن خدا کا پاک کلام ہے جو ہر ایک غلطی اور ضلالت سے پاک ہے اور عیسائی اس تعلیم کو پیش کرتے ہیں کہ مریم کا بیٹا یسوع درحقیقت خدا تھا۔ وہی تھا جس نے زمین و آسمان پیدا کیا۔ اسی کے خون سے دنیا کی نجات ہوگئی اور خدا تین اقنوم ہیں، باپ، بیٹا، روح القدس اور یسوع تینوں کا مجموعہ کامل خدا ہے۔ اب اے قادر! ان دونوں گروہ میں اس طرح فیصلہ کر کہ جو ہم دو فریق میں سے جو اس وقت مباہلہ کے میدان میں حاضر ہیں جو فریق جھوٹے اعتقاد کا پابند ہے اس کو ایک سال کے اندر بڑے عذاب سے ہلاک کر کیونکہ تمام دنیا کی نجات کے لئے چند آدمی کا مرنا بہتر ہے۔

غرض ہر ایک فریق ہم میں سے اور عیسائیوں میں سے دعا کرے اس طرح پر کہ اول ایک فریق یہ دعا کرے اور دوسرا فریق آمین کہے۔ اور پھر دوسرا فریق دعا کرے اور پہلا فریق آمین کہے۔ اور پھر ایک سال تک خدا کے حکم کے منتظر رہیں اور مَیں اس وقت اقرار صالح شرعی کرتا ہوں کہ ان دونوں مباہلوں میں دو ہزار روپیہ ان عیسائیوں کے لئے جمع کرا دوں گا جو میرے مقابل پر مباہلہ کے میدان میں آویں گے......۔

اب اس مباہلہ سے یہ بڑا فائدہ ہوگا کہ پبلک کو معلوم ہو جائے گا کہ کس قوم کے ساتھ خدا ہے اور اگر عیسائی قبول نہ کریں تو لعنت کا ذخیرہ ان کے لئے آسمان پر جمع ہوگا اور لوگ سمجھ جائیں گے کہ وہ جھوٹے ہیں۔ ہمارے مخاطب ڈاکٹر کلارک، پادری عماد الدین، حسام الدین ایڈیٹر کشف الحقائق، منشی صفدر علی بھنڈارہ، پادری فتح مسیح اور ہر ایک ایسا شخص جو پادری اور معاند اسلام ہو درخواست کرے۔‘‘

(انجام آتھم روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 33)

چنانچہ مباہلہ کا یہ بھی اجتماع کیسا اعلیٰ اور شاندار تھا مگر عیسائی اس کے لئے طیار نہ ہوئے۔

35۔ مسلمانوں کے تمام فرقوں کے علماء کو دعوت مباہلہ

حضرت بانی جماعت احمدیہ نے 1896ء میں تمام فرق اسلامیہ کے نامور علماء کو مخاطب کر کے ’’اشتہار مباہلہ‘‘ کے نام سے شائع کر کے تفصیلاً لکھا کہ:

’’جن علماء وگدی نشینوں اور مذہبی پیروں کے نام اشتہار میں لکھے ہیں وہ تاریخ مقرر کر کے ایک جگہ ان معین الفاظ میں مَیں اور وہ خدا سے فریق کاذب کے لئے خدا سے لعنت کا عذاب طلب کریں۔ مَیں اپنے الہامات کا نمونہ ہاتھ میں لے کر دعا کروں گا کہ یہ خدا کے الہامات ہیں۔ اور اسی کے حکم سے مَیں نے دعویٰ ماموریت کیا ہے۔ اگر مَیں جھوٹا ہوں تو میرے اوپر ان عذابوں میں سے کوئی عذاب ایک سال کے اندر نازل ہو۔ اور اگر مَیں صادق ہوں تو میرے مقابل مباہلہ میں آنے والوں پر ان عذابوں میں سے کوئی عذاب اور آفت ایک سال کے اندر نازل ہو۔‘‘

اور ایک زائد بات یہ بھی لکھی کہ:

’’مَیں یہ بھی شرط کرتا ہوں کہ میری دعا کا اثر صرف اس صورت میں سمجھا جائے کہ جب تمام وہ لوگ جو مباہلہ کے میدان میں بالمقابل آویں ایک سال تک ان بلاؤں میں سے کسی بلا میں گرفتار ہو جائیں۔ اور اگر ایک بھی باقی رہا تو مَیں اپنے تئیں کاذب سمجھوں گا اگرچہ وہ ہزار ہوں یا دو ہزار اور پھر ان کے ہاتھ پر توبہ کروں گا۔ اور اگر مَیں مر گیا تو ایک خبیث کے مرنے سے دنیا میں ٹھنڈ اور آرام ہو جائے گا۔ میرے مباہلہ میں یہ شرط ہے کہ اشخاص مندرجہ ذیل میں سے کم سے کم دس آدمی حاضر ہوں اس سے کم نہ ہوں۔‘‘

(انجام آتھم روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 67)

مگر افسوس اس خدائی فیصلہ کے لئے بھی وہ آمادہ نہ ہوئے حالانکہ اگر وہ ایک کروڑ آدمی لے آتے اور 99 لاکھ 99 ہزار 999 عذاب کا مورد بن جاتے، صرف ایک بچ جاتا تو وہ سچے قرار پا جاتے مگر ؎

آزمائش کے لئے کوئی نہ آیا ہر چند
ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے

(آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 224)

36۔ سب مخالف مل کر میرے اوپر بددعائیں کر کے دیکھ لیں

حضرت مسیح موعودؑ نے جب دعویٰ کیا تو وہ اس بیج کی طرح تھے جس سے ذرا سی کونپل پھوٹی۔ اس وقت ایک مرغی کیا اگر چڑیا بھی منہ مارتی تو وہ بیج اور کونپل ختم ہو جاتی مگر جو خدا کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا ہو اسے کوئی اکھاڑ نہیں سکتا۔ اس لئے آپ خدا پر ایمان و یقین رکھتے ہوئے کس طرح بابانگ دہل اعلان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

1۔ ’’مخالف لوگ عبث اپنے تئیں تباہ کر رہے ہیں۔ مَیں وہ پودا نہیں کہ ان کے ہاتھ سے اکھڑ سکوں۔ اگر ان کے پہلے اور ان کے پچھلے اور ان کے زندے اور ان کے مُردے تمام جمع ہو جائیں اور میرے مارنے کے لئے دعائیں کریں تو میرا خدا ان تمام دعاؤں کو لعنت کی شکل پر بنا کر ان کے منہ پر مارے گا۔‘‘

(اربعین نمبر 4 روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 473)

2۔ پھر لکھتے ہیں کہ:

’’اگر مجھے آپ لوگ کاذب سمجھتے ہیں تو آپ کو یہ بھی تو اختیار ہے کہ مساجد میں اکٹھے ہو کر یا الگ الگ میرے پر بددعائیں کریں اور رو رو کر میرا استیصال چاہیں۔ پھر اگر مَیں کاذب ہوں گا تو ضرور وہ دعائیں قبول ہو جائیں گی اور آپ لوگ ہمیشہ دعائیں کرتے بھی ہیں۔ لیکن یاد رکھیں کہ اگر آپ اس قدر دعائیں کریں کہ زبانوں میں زخم پڑ جائیں اور اس قدر رو رو کر سجدوں میں گریں کہ ناک گِھس جائیں اور آنسوؤں سے آنکھوں کے حلقے گل جائیں اور پلکیں جھڑ جائیں اور کثرت گریہ وزاری سے بینائی کم ہو جائے اور آخر دماغ خالی ہو کر مرگی پڑنے لگے یا مالیخولیا ہو جائے تب بھی وہ دعائیں سنی نہیں جائیں گی کیونکہ مَیں خدا سے آیا ہوں۔ جو شخص میرے پر بددعا کرے گا وہ بددعا اُسی پر پڑے گی۔‘‘

(اربعین نمبر 4 روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 471-472)

3۔ اور فرماتے ہیں کہ:

’’خدا نے مجھے اطلاع دی کہ بعض ان میں سے تیرے پر بددعائیں بھی کرتے رہیں گے مگر ان کی بددعائیں مَیں انہی پر ڈالوں گا۔‘‘

(اربعین نمبر 3 روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 394)

اور فرماتے ہیں کہ:

’’اے لوگو! تم یقیناً سمجھ لو کہ میرے ساتھ وہ ہاتھ ہے جو اخیر وقت تک مجھ سے وفا کرے گا۔ اگر تمہارے مرد اور تمہاری عورتیں اور تمہارے جوان اور تمہارے بوڑھے اور تمہارے چھوٹے اور تمہارے بڑے سب مل کر میرے ہلاک کرنے کے لئے دعائیں کریں یہاں تک کہ سجدے کرتے کرتے ناک گل جائیں اور ہاتھ شل ہو جائیں تب بھی خدا ہرگز تمہاری دعا نہیں سنے گا اور نہیں رکے گا جب تک وہ اپنے کام کو پورا نہ کر لے۔‘‘

(اربعین نمبر 3 روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 400)

5۔ یہاں تک فرمایا کہ:

’’ٹھٹھا کرو جس قدر چاہو گالیاں دو جس قدر چاہو اور ایذا اور تکلیف دہی کے منصوبے سوچو جس قدر چاہو اور میرے استیصال کے لئے ہر ایک قسم کی تدبیریں اور مکر سوچو جس قدر چاہو پھر یاد رکھو کہ عنقریب خدا تمہیں دکھلا دے گا کہ اس کا ہاتھ غالب ہے۔ نادان کہتا ہے کہ مَیں اپنے منصوبوں سے غالب ہو جاؤں گا مگر خدا کہتا ہے کہ اے لعنتی دیکھ مَیں تیرے سارے منصوبے خاک میں ملا دوں گا۔‘‘

(اربعین نمبر 3 روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 403-404)

؎

جو خدا کا ہے اسے للکارنا اچھا نہیں
ہاتھ شیروں پر نہ ڈال اے روبۂ زار و نزار

(براہین احمدیہ حصہ پنجم روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 131)

ناظرین کرام! کیا اپنے سب مخالفین کو اپنے اوپر بشدت کرب والتجا خدا کے حضور بددعا کرنے کی دعوت دے کر خدا سے فیصلہ چاہنے کا اعلان قابل عبرت اجتماع اور آپ کی صداقت وحقانیت کا چمکتا ہوا روشن نشان نہیں؟

37۔ کسر صلیب کا اعتراف

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آنے والے امام مہدی، مسیح موعود کا ایک بڑا اور اہم کام ’’کسر صلیب‘‘ کا فرمایا ہے جیسا کہ بخاری وغیرہ کتب حدیث میں موجود ہے۔ آپ نے قرآن حدیث اور بائبل اور تاریخ سے تمام عیسوی عقائد کی ایسے زبردست دلائل سے تردید کر دکھائی کہ اب عیسائی بھی اس کا اقرار واعتراف کرنے لگ گئے ہیں۔ مثلاً

1۔ آپ نے ثابت کیا کہ ’’قرآن کریم وہ یقینی اور قطعی کلام الٰہی ہے جس میں انسان کا ایک نقطہ یا ایک شعشہ تک دخل نہیں اور وہ اپنے الفاظ اور معانی کے ساتھ خدائے تعالیٰ کا ہی کلام ہے۔‘‘

(ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 384)

مگر موجودہ بائبل محرف ومبدل ہے۔ مثال کے طور پر دیکھ لیں کیتھولک فرقہ کی بائبل میں 73 کتابیں ہیں اور پروٹسٹنٹ کی بائبل میں 66 کتابیں ہیں اور 15 باب اور 5000 فقرات ایک میں زیادہ اور ایک میں کم ہیں جو خدا کے کلام میں نہیں ہو سکتے۔

2۔ حضرت عیسیٰؑ ہی صرف پاک نہیں بلکہ تمام انبیاء پاک ومطہّر ہیں۔

3۔ حضرت مسیح صلیب پر مر کر لعنتی نہ ہوئے اور نہ زندہ ہو کر آسمان پر گئے اور نہ دوبارہ ایلیا نبی کی طرح آئیں گے۔

4۔ مسیح عام نبیوں کی طرح ایک نبی تھا۔ خدا اور خدا کا بیٹا ہرگز نہ تھا اور نہ تثلیث کا عقیدہ درست ہے۔

اب عیسائیوں نے خود ایک نئی انجیل ’’ریوائزڈ سٹینڈرڈ ورشن‘‘ کے نام سے شائع کی ہے۔ اس سے عیسائیوں کے مندرجہ بالا سب عقائد کی آیات نکال دی گئی ہیں۔ چنانچہ گوجرانوالہ سے ’’کلام حق‘‘ ماہنامہ جولائی اگست 1977ء میں انجیل سے خارج کردہ آیات کی

نشاندہی کر کے صاف اقرار واعتراف کیا ہے کہ آر ایس وی کے مترجمین کے سامنے ایک ہی مقصد تھا کہ جہاں تک ہو سکے کلام مقدس میں سے وہ تمام آیات حذف کر دی جائیں جن سے (1) خداوند مسیح کا تجسم۔ (2) الوہیت۔ (3) کفّارہ۔(4) مُردوں میں سے زندہ ہونا۔(5) اور آسمان پر صعود فرمانا ثابت ہوتا ہے۔ تا کہ (6) خداوند یسوع مسیح کی دو بارہ آمد مشکوک ہو جائے۔ (7) خداوند کو وہی حیثیت حاصل ہے جو دوسرے انبیاء کو حاصل ہے اور انہوں نے اس طرح یسوع مسیح کی الوہیت۔(8) پاکیزگی۔(9) فوق البشر ہونے کا انکار کیا ہے ......اس کی موجودگی میں مسیحیت کی ساری عمارت دھڑام سے گر جاتی ہے۔‘‘

(کلام حق گوجرانوالہ۔اپریل 1978ء صفحہ 7۔جولائی واگست 1977ء صفحہ 14)

سچ ہے ؎

آ رہا ہے اس طرف احرار یورپ کا مزاج
نبض پھر چلنے لگی مُردوں کی ناگہ زندہ وار

(براہین احمدیہ حصہ پنجم روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 131)

دوبارہ تثلیث:

’’واچ ٹاور بائبل اینڈ ٹریکٹ سوسائٹی امریکہ نے اپنی کتاب میں لکھا کہ:

1۔تثلیث کے اصول کا موجد شیطان ہے۔‘‘

(خدا سچا ٹھہرے۔صفحہ 108)

2۔ یہ تثلیث کا اصول یسوع اور پہلے مسیحیوں کے قیاس میں نہیں تھا پاک کلام میں کسی جگہ بھی تثلیث کا ذکر نہیں ہوا ہے۔(خدا سچا ٹھہرے صفحہ 208)

مسیح کی دوبارہ آمد:

اسی کتاب میں عیسائیوں نے لکھا ہے کہ:

(1)’’یسوع مسیح جسمانی حالت میں نہیں بلکہ جلالی اور روحانی شخصیت میں واپس آنے والا تھا۔‘‘

(خدا سچا ٹھہرے صفحہ 208)

(2) یسوع مسیح یہ نہیں کہتا کہ وہ اسی جسم یا بدن میں آئے گا۔‘‘(خدا سچا ٹھہرے صفحہ 210)

الغرض احمدی جماعت کے قرآنی تراجم اور لٹریچر کے نتیجہ میں اب یورپ وافریقہ اور امریکہ وغیرہ کے ہزاروں ہزار عیسائی عیسائیت کے عقائد کو ترک کر کے اسلام جیسے اعلیٰ اور زندہ مذہب کو جو نجات ابدی کا ذریعہ ہے قبول کر رہے ہیں یہ اجتماع بھی زبردست صداقت حق کا نشان ہے۔

38۔ تمام مذاہب اور مسلمان فرقوں میں سے آنے والوں کا ’’خلافت احمدیہ‘‘ کے ذریعہ اجتماع

قرآن کریم نے سچے مومنوں اور اعمال صالحہ بجا لانے والے لوگوں سے انعام ’’خلافت‘‘ کا وعدہ فرمایا ہے لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ فِی الْاَرْض (سورۃ النور:56) جن کے ذریعہ وہ منظّم ہو کر ایک لڑی میں پروئے جائیں گے اور دین حق کا استحکام ہوتا رہے گا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

’’مَا کَانَتْ نُبُوَّۃٌ قَطُّ اِلَّا تَبِعَتْھَا خِلَافَۃٌ کہ جب بھی خدا نبی کو بھیجتا ہے تو اس کے کاموں کی تکمیل اور ترویج و ترقی کے لئے اس کے بعد خلفاء مقرر کرتا ہے۔‘‘

(کنز العمال جلد 6 جزو 11 صفحہ 216 کتاب الفضائل الباب الثانی فی فضائل سائر الانبیاء......الفصل الاول فی بعض خصائص الانبیاء عموماً حدیث نمبر 32243 بیروت 2004)

چنانچہ آنحضورؐ کو خدا نے نبی بنا کر بھیجا تو آپ کے وصال کے بعد ماننے والے مہاجرین وانصار نے بالاتفاق حضرت ابوبکرؓ کو خلیفہ منتخب کیا۔ پھر حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ اور پھر حضرت علیؓ خلیفہ بنائے گئے اور آپ کی دوسری پیشگوئی کے موافق یہ خلافت راشدہ کا عرصہ 30 سال تک قائم رہا۔

(مشکوٰۃ المصابیح کتاب الفتن الفصل الثانی صفحہ 463 مطبوعہ قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی)

پھر اپنے بعد گمراہی اور قرآن کے عملی طور پر اٹھنے پر ایک فارسی الاصل اپنے بروز کے آنے کی خبر دی۔(صحیح بخاری کتاب التفسیر تفسیر سورۃ الجمعۃ باب قولہ واٰخرین منھم ......حدیث نمبر 4897۔صحیح مسلم کتاب فضائل الصحابۃ باب فضل فارس حدیث نمبر 6497) (ابنائے فارس کے الفاظ ہیں)۔

اور پھر اس کو صحیح مسلم و ابن ماجہ اور مشکوٰۃ صفحہ 474 میں چار بار ’’نبی اللہ‘‘ فرمایا۔

(صحیح مسلم کتاب الفتن واشراط الساعۃ باب ذکر الدجال وصفتہ و مامعہ، حدیث نمبر 7373)

(سنن ابن ماجہ کتاب الفتن باب فتنۃ الدجال وخروج عیسیٰ ابن مریم وخروج یاجوج وماجوج حدیث نمبر 4075)

(مشکوٰۃ المصابیح باب العلامات بین یدی الساعۃ وذکر الدجال الفصل الاول صفحہ 474 مطبوعہ قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی)

اور ساتھ ہی یہ پیشگوئی بھی فرمائی کہ امام مہدی مسیح موعود کے بعد سلسلہ خلافت قائم ہوگا۔ ’’ثُمَّ تَکُوْنُ خِلَافَۃٌ عَلٰی مِنْھَاجِ النُّبُوَّۃِ۔‘‘

(مشکوٰۃ المصابیح باب الانذار والتحذیر، الفصل الثالث۔صفحہ 461 مطبوعہ قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی)

اس کی شرح میں محدثین نے صاف لکھا ہے کہ اَلظَّاھِرُ اَنَّ الْمُرَادَ بِہٖ زَمَنُ عِیْسٰی وَالْمَھْدِیّ ۔

(مشکوٰۃ المصابیح باب الانذار والتحذیر، الفصل الثالث۔حاشیہ بین السطور، صفحہ 461 مطبوعہ قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی)

اور حدیث کے آخری الفاظ ’’ثُمَّ سَکَتَ‘‘ میں ایک زبردست پیشگوئی بھی فرما دی کہ امام مہدی کے بعد سلسلہ خلافت 30، 40، 60 یا 100 سال نہیں بلکہ تا قیامت سلسلہ خلافت جاری رہے گا۔

سو ان پیشگوئیوں کے مطابق جب تیرھویں صدی میں امام مہدی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کی ولادت ہوئی اور 40 سال کی عمر میں آپ نے حضرت عیسیٰ کی وفات کا اعلان کیا اور اپنے آپ کو امام مہدی مسیح موعود اور آخری زمانہ کا مجدد قرار دیا تو حسب پیشگوئی (سنن الدارقطنی کتاب العیدین باب صفۃ صلاۃ الخسوف والکسوف وھیئتھما حدیث 1777 جلد اول جزو دوم صفحہ 51 مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت 2003ء)۔ (1) امامت کے دعویٰ پر (2) مخالفت شروع ہوگئی اور کفر کی مشین چل پڑی تو (3) ماہ رمضان (4) چاند گرہن تواریخ (13-14-15) میں سے پہلی یعنی 13 تاریخ کو چاند گرہن لگا اور (5) سورج کو اس کے گرہن کی تواریخ (27، 28 29) میں سے درمیانی یعنی 28 تاریخ کو سورج گرہن لگا کر دنیا پر 1894ء۔ 1311ھ میں ہندوستان وغیرہ میں اور اگلے سال 1895ء۔ 1312ھ میں امریکہ وغیرہ میں چاند اور سورج کے نشان کے ظہور پر آسمان سے خدا نے اعلان فرمایا ؎

یارو جو مرد آنے کو تھا وہ تو آچکا
یہ راز تم کو شمس و قمر بھی بتا چکا

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 79)

کیونکہ یہ نشان امام مہدی کی صداقت کے لئے دعویٰ ومخالفت کے بعد بطور گواہ کے ظاہر کئے گئے ہیں۔

پھر خدا تعالیٰ نے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی، امام مہدی مسیح موعود کو بذریعہ الہام علم بتا دیا کہ آپ کے بعد خدا تعالیٰ خلفاء کا سلسلہ احمدی جماعت کی ترقی اور اشاعت دین اور تمام دنیا پر قرآنی تعلیم کو غالب کرنے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور آپ کا ذریعہ نجات ہونا ثابت کرنے کے لئے جاری رکھے گا۔ جیسا کہ فرمایا:

1۔ثُمَّ یُسَافِرُ الْمَسِیْحُ الْمَوْعُوْدُ اَوْخَلِیْفَۃٌ مِّنْ خُلَفَاءِہٖ اِلٰی اَرْضِ دِمَشْقَ۔‘‘

(حمامۃ البشریٰ روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 225۔ماخوذ از تحفہ بغداد روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 33)

کہ مسیح موعود یا ان کا کوئی خلیفہ دمشق میں بطور مسافر جائے گا۔

2۔آپ کا ایک موعود فرزند ’’مصلح موعود‘‘ مرزا بشیر الدین محمود احمد۔ آپ کا جانشین ہوگا (ماخوذ از حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 227) اور وہ فضل عمر حضرت عمرؓ کے الہام کے موافق پہلا یا تیسرا نہیں بلکہ دوسرا جانشین ہوگا۔

3۔ اور پھر یہ بھی بتایا گیا کہ آپ کے بعد کئی فارسی الاصل آپ کے قائم مقام ہوں گے۔ جیسا کہ حدیث بخاری ومسلم میں فارسی الاصل کے لئے ’’رَجُلٌ‘‘ کے علاوہ ’’اَوْ رِجَالٌ‘‘ کے بھی الفاظ موجود ہیں۔

صحیح مسلم میں ابناء فارس کے الفاظ میں کئی وجود قائم مقام ہونے کی پیشگوئی ہے۔

(صحیح مسلم کتاب فضائل الصحابۃ باب فضل فارس حدیث نمبر 6497)

حضرت مسیح موعود کو پوتے عطا ہونے ’’نَافِلَۃ‘‘ کی پیشگوئی فرمائی ہے۔

(حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 229)

4۔ پھر اپنی وفات سے پیشتر خدا کے علم سے آپ نے یہ خبر بھی فرمائی کہ:

جس طرح خدا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مسلمانوں کو متحد و منظّم رکھنے کے لئے قدرت اولیٰ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابوبکر کو کھڑا کر کے ’’قدرت ثانیہ‘‘ کا ثبوت دیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت میں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد بھی ایسا ہوا۔

(ماخوذ از رسالہ الوصیت روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 305)

اسی طرح ’’تمہارے لئے دوسری قدرت کا دیکھنا بھی ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک مَیں نہ جاؤں۔ لیکن مَیں جب جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت (یعنی سلسلہ خلافت) کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔ ......مَیں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے۔‘‘

(رسالہ الوصیت روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 306-305)

سو ان خدائی اخبار کے مطابق حضرت مسیح موعودؑ کی وفات 26/مئی 1908ء کو ہو جانے کے بعد قدرت ثانیہ کا پہلا مظہر حضرت حافظ حاجی حکیم مولانا نور الدینؓ کو بنایا گیا۔ ان کی وفات 13/مارچ 1914ء کو ہوئی تو جماعت نے حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد کو جو بانی جماعت احمدیہ کے فرزند اکبر اور ’’موعود پسر‘‘ تھے دوسرا خلیفہ منتخب کیا۔ اور ان کی وفات 7/نومبر 1965ء پر حضرت بانی جماعت احمدیہ کے پوتے حضرت حافظ مرزا ناصر احمدؒ مولوی فاضل، ایم اے۔ تیسرے خلیفہ منتخب ہوئے اور ان کی وفات 9-10/جون 1982ء پر حضرت بانی جماعت کے ایک اور پوتے حضرت مرزا طاہر احمد صاحبؒ چوتھے خلیفہ منتخب ہوئے۔ بفضلہٖ تعالیٰ خلفاء کا یہ سلسلہ تسلسل سے جاری ہے جن کے ذریعہ اکناف عالم میں قرآن کریم کی اشاعت ہو رہی ہے اور اس سلسلہ خلافت سے قرآن کریم، احادیث، طالمود کی پیشگوئی (کہ مسیح موعود کا پوتا جانشین ہوگا اور اولیاء اُمّت کی پیشگوئیاں (پسرش یادگاری بینم۔ از قصیدہ حضرت نعمت اللہ ولی، دہلوی۔ اربعین فی احوال المھدیین از سید اسماعیل شہیدؒ صفحہ 47) اور حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئیاں پوری ہو رہی ہیں۔

یاد رہے کہ اسلام میں جب تک خلافت رہی مسلمانوں کی علمی وعملی حالت بہتر رہی۔ وہ ترقی پر ترقی کرتے رہے۔ ان میں اتفاق و اتحاد اور یکجہتی رہی مگر خلافت کے فقدان سے مسلمان دن بدن قعر مذلت میں گرتے گئے۔ جس کی برکات کو یاد کر کے آج بھی مسلمان ’’خلافت‘‘ کے قیام کو ترس رہے ہیں۔ اور اس کی برکات کے حصول کے لئے ضرورت خلافت پر زور دیتے رہتے ہیں۔ مثلاً

1۔حضرت سید اسمٰعیل شہید فرماتے ہیں کہ:

’’حضرت مہدی علیہ السلام کی خلافت، خلافتِ راشدہ سے افضل انواع میں سے ہوگی۔‘‘

(منصب امامت مترجم حکیم محمد حسین علوی صفحہ 118 مطبع حاجی حنیف اینڈ سنز لاہور 2008ء)

2۔مولانا ابو الکلام آزاد نے لکھا کہ:

’’ہر زمانے میں اُمّت کے لئے ایک خلیفہ ہونا چاہئے۔‘‘

(خلافت از ابو الکلام آزاد صفحہ 79 شمیم بکڈ پو لاہور)

3۔’’الامان‘‘ دہلی نے 3/اگست 1930ء کے پرچہ میں لکھا کہ:

’’اگر مسلمانوں میں بھی کوئی مرکزی اقتدار وشان رکھنے والا رہنما پیدا ہو جائے جس کی آواز پر لوگ لبیک کہیں اور دیوانہ وار اس کی طرف دوڑیں تو سمجھ لیجئے کہ ہمارے 90 فیصد مصائب کا اسی روز خاتمہ ہو جائے گا۔ مسلمان تو اس وقت ایک بے سردار کی فوج ہے۔ پس مسلمانوں میں سب سے پہلے ایک مقتدر رہنما کی ضرورت ہے۔‘‘

4۔ایک شیعہ سید شوکت حسین رضوی نے لکھا کہ:

’’آپ نے شیعہ جماعت کا مقابلہ احمدی جماعت سے کیا ہے واقعی ہمارے لئے ڈوب مرنے کا مقام ہے کہ ہم مٹھی بھر احمدیوں سے بھی پیچھے نظر آتے ہیں۔......احمدی جماعت کا امام زندہ ہے اور اس باعث اس جماعت کے تمام ادارے دینی ہوں یا قومی سب کے سب شاہراہ ترقی پر گامزن ہیں۔‘‘

(اخبار ’’رضا کار‘‘ لاہور 8/جون 1965ء)

5۔مفتی محمود، صدر متحدہ محاذ نے حافظ آباد میں تقریر کرتے ہوئے کہا:

’’اگر ملک میں خلافت راشدہ کا نظام قائم ہو گیا تو سوشلزم خود بخود اپنی موت مر جائے گا۔‘‘

(اخبار مشرق لاہور 27/مئی 1970ء صفحہ 1)

6۔ جناب ناصر القادری نے اسلام نگر فیصل آباد سے ایڈیٹر نوائے وقت کے نام اپنے ایک خط میں تحریر کیا کہ:

’’مسلمانوں کی زندگی خلافت اسلامیہ میں پوشیدہ ہے اور اسلامی معاشرہ خلافت ہی کے اصولوں سے ہی پروان چڑھ سکتا ہے۔‘‘

(نوائے وقت لاہور 3/اگست 1980ء صفحہ 8 کالم 1,2 جلد 4 نمبر 37)

7۔ڈاکٹر جنید اقبال قریشی نے زیر عنوان ’’اسلامی نظام اور خلافت کا قیام‘‘ بانگ دہل اعلان کیا اور مسلمانوں کو کیسے خوبصورت انداز سے جھنجھوڑا کہ:

’’خلافت کا قیام اسلامی ممالک کی راہبری ورہنمائی اور اتحاد و یکجہتی کے لئے ناگزیر ہے ......قوم کے صاحب بصیرت وادراک اصحاب آج بھی اس بات پر متفق ہیں کہ مسلمانوں کی باہمی مناقشتوں اور افتراقی رجحانات کا علاج نظام خلافت کے احیاء وقیام میں مضمر اور پوشیدہ ہے۔......

احیاءِ خلافت ایک اور سبب سے بھی ضروری اور لازمی ہے اور وہ یہ ہے کہ تحریک خلافت کے زمانے میں جید علماء کرام اپنے فتووں میں اس بات کا یقین و وثوق کے ساتھ اظہار کر چکے ہیں کہ قیام خلافت اور خلیفہ کی بیعت اُمّت مسلمہ کے لئے ایک دینی حکم اور فریضے کی حیثیت رکھتی ہے اور اس کے بغیر مسلم معاشرہ اسلامی معاشرہ نہیں کہلا سکتا۔ مزید برآں ان کا یہ بھی مشترک فیصلہ تھا کہ خلافت کی غیر موجودگی میں مرنے والے مسلمان چونکہ کسی خلیفہ کی بیعت کے بغیر مریں گے لہٰذا ان کی موت اسلام پر نہیں بلکہ کفر پر ہوگی ...... اگر خلافت کا قیام عمل میں لے آیا جائے تو یہ عامۃ المسلمین کے اوپر ایک احسان عظیم کے مترادف ہوگا۔ کیونکہ اس سے وہ کفر کی موت سے محفوظ و مامون ہو جائیں گے......ضروری ہے کہ تمام سربراہان ممالک اسلامیہ کا ایک مشترکہ اجلاس ہو جس میں وہ اپنے میں سے کسی ایک کو مسلمانان عالم کا امیر منتخب کریں جسے امیر المسلمین کہا جائے۔''

(اخبار جنگ لاہور 17/مئی 1982ء صفحہ 3 جلد 2 شمارہ 298)

مگر افسوس ہے کہ مجوّز صاحب یہ بھول گئے کہ خلیفہ بنانا خدا کا کام ہے یا خدا کے مامور کے ماننے والے جس کو انتخاب کریں۔ کیا سعودی عرب کے بادشاہ، ایران کے صدر کو خلیفہ مان لیں گے؟ یا ایران کا صدر اہل حدیث بادشاہ کو خلیفہ مان لے گا؟ ہرگز نہیں۔

پس خدا نے جماعت احمدیہ میں نظام خلافت قائم کر کے ساری دنیا کے مسلمان فرقوں کو ایک امام کی جماعت میں جمع کر کے اور تمام دنیا کے غیر مذاہب کو قرآن اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم پر متفق اور متحد ہونے کا سامان فرما دیا۔ اس لئے امام جماعت احمدیہ خلیفۃ المسیح الثانی حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے زبردست اعلان کیا اور اپنی جماعت کو متنبہ فرمایا کہ:

''ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے حضور دعاؤں میں مشغول رہو اور اس امر کو اچھی طرح یاد رکھو کہ جب تک تم میں خلافت رہے گی دنیا کی کوئی قوم تم پر غالب نہیں آسکے گی اور ہر میدان میں تم مظفر و منصور رہو گے۔ کیونکہ خدا کا وعدہ ہے جو اس نے ان الفاظ میں کیا کہ وَعَدَاللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ فِی الْاَرْضِ (سورۃالنور:56)۔''

(خلافت راشدہ انوار العلوم جلد 15 صفحہ 594-593)

39۔ تاریخ عالم کی بے نظیر مثال۔
عالمی بیعت کا اجتماع

قرآن مجید نے اتحاد و اتفاق باہمی کا ذریعہ خدا کی رسّی یعنی نعمت نبوت اور خلافت سے وابستگی قرار دیا ہے وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا ۔ وَاذْکُرُوا نِعْمَتَ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ اِذْ کُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِکُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِہٖٓ اِخْوَانًا ۔ (آل عمران:104) اور فرقہ فرقہ نہ رہو اور اللہ کا احسان و نعمت یاد کرو جبکہ تم باہمی دشمن تھے۔ اس نے تمہارے دلوں میں الفت پیدا کر دی جبکہ تم اس کی نعمت نبوت سے بھائی بھائی بن گئے کیونکہ دوسری جگہ اُذْکُرُوْا نِعْمَۃَ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ اِذْ جَعَلَ فِیْکُمْ اَنْبِیَآءَ (المائدۃ:20)۔ فرما کر نبوت کو نعمت فرما دیا ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے 73 فرقوں میں سے صرف امام والی جماعت کو ہی ناجی، جنتی فرمایا ہے۔

مشکوٰۃ المصابیح باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ الفصل الثانی صفحہ 30 مطبوعہ قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی)

اور صحیح بخاری بحوالہ مشکوٰۃ صفحہ 461 میں بھی تَلْزَمْ جَمَاعَۃَ الْمُسْلِمِیْنَ وَاِمَامَھُمْ کہہ کر امام والی جماعت میں شمولیت کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا۔ اور فرمایا فرقوں کو بالکل چھوڑ دینا۔

(مشکوٰۃ المصابیح کتاب الفتن، الفصل الاول۔ صفحہ 461 مطبوعہ قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی)

اور حضور نے یہ بھی فرمایا کہ امام مہدی کے لئے برف پر بھی جانا پڑے تو '' فَبَایِعُوْہُ '' تو بھی جا کر ان کی بیعت کرنا۔

(سنن ابن ماجہ کتاب الفتن باب خروج المھدی حدیث نمبر 4084)

اور فرمایا '' جو اپنے زمانہ کے امام کو نہ پہچانے تو اس کی موت جاہلیت اور کفر کی موت ہوگی۔''

(مشکوٰۃ المصابیح کتاب الامارۃ والقضاء الفصل الاول صفحہ 320 مطبوعہ قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی)

(منصب امامت مترجم حکیم محمد حسین علوی صفحہ 123 مطبع حاجی حنیف اینڈ سنز لاہور 2008ء)

سو سعید الفطرت لوگ عین وقت پر آنے والے امام مہدی مسیح موعود کو پہچان کر اور خدا کا سچا مامور یقین کر کے ان کی جماعت میں داخل ہو رہے ہیں۔ اور آج کئی کروڑ احمدی دنیا کے تقریباً 198 ممالک میں ہو چکے ہیں اور ہر روز ترقی پر ترقی ہے بلکہ جس قدر مخالفت زور سے ہوتی ہے خدا تعالیٰ اسی قدر جماعت کو زیادہ ترقی دے رہا ہے اور اب ڈش انٹینا کے ذریعہ ساری دنیا کے لوگ امام جماعت احمدیہ کے خطبات اور تقاریر اور درس اور خطابات آٹھ زبانوں میں ترجمہ کے ساتھ سن رہے ہیں اور ایک بے نظیر و بے مثال امر یہ ہے کہ جولائی 1993ء سے ساری دنیا کے لوگ بیک وقت امام جماعت احمدیہ کے ہاتھ پر لاکھوں کی تعداد میں بیعت کرتے ہوئے عجیب نظارہ سے محظوظ ہوتے ہیں۔ چنانچہ:

۞......پہلی بار 31/جولائی 1993ء کو جلسہ سالانہ برطانیہ میں (جبکہ خاکسار سید احمد علی سیالکوٹی۔ راقم الحروف بھی وہاں موجود تھا) 84 ملکوں کی 115 قوموں کے 2 لاکھ 4 ہزار 308 افراد نے حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ الرابع رحمہ اللہ کے دست مبارک پر ڈش انٹینا کے ذریعہ تین مواصلاتی سیاروں کے ذریعہ بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شمولیت کی سعادت حاصل کی۔

(ماخوذ از روزنامہ الفضل ربوہ 5/اگست 1993ء صفحہ 1 جلد 78/43 نمبر 174)

اور اس کے بعد یہ اجتماعی بیعت کا سلسلہ خدا کے فضل سے ہر سال غیر معمولی طور پر بڑھ چکا ہے۔ آج تک کبھی اور کسی مذہب میں اس کی مثال نہیں کہ ایک سال میں اس مذہب میں اتنے مختلف ممالک اور اتنی قوموں سے آ کر اس جماعت میں نئے افراد داخل ہوئے ہوں۔ کیا یہ غیر معمولی بیعت کنندگان کا اجتماع تائیدات الٰہیہ کا عظیم الشان اور بے نظیر صداقت اسلام و احمدیت کا نشان نہیں؟ ؎

یہ فتوحاتِ نمایاں یہ تواتر سے نشاں
کیا یہ ممکن ہیں بشر سے کیا یہ مکاروں کا کار

(براہین احمدیہ حصہ پنجم روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 149)

40۔ دنیا کی اکثریت احمدیت میں داخل اور جمع ہوگی

وہ گھڑی آتی ہے جب عیسیٰ پکاریں گے مجھے
اب تو تھوڑے رہ گئے دجّال کہلانے کے دن

(حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 738)

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی بانیٔ جماعت احمدیہ امام مہدی و مسیح موعود کو خدا تعالیٰ نے اپنے الہامات، وحی و کشوف سے کسمپرسی کی حالت میں یہ اطلاع دے رکھی ہے کہ وہ قادر مطلق خدا آپ کے سلسلہ کو زمین کے کناروں تک پہنچائے گا۔ بطور نمونہ بعض پیشگوئیاں یہ ہیں:

1۔ 1869ء: '' بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔''

(براہین احمدیہ روحانی خزائن جلد اول صفحہ 622 حاشیہ در حاشیہ نمبر 3)

2۔ 1883ء میں فرمایا گیا: '' دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔''

(براہین احمدیہ روحانی خزائن جلد اول صفحہ 665)

3۔ 1891ء: ''مَیں نے دیکھا کہ مَیں شہر لنڈن میں ایک منبر پر کھڑا ہوں اور انگریزی زبان میں ایک نہایت مدلل بیان سے اسلام کی صداقت ظاہر کر رہا ہوں۔ بعد اس کے مَیں نے بہت سے پرندے پکڑے جو چھوٹے چھوٹے درختوں پر بیٹھے ہوئے تھے اور ان کے رنگ سفید تھے اور شاید تیتر کے جسم کے موافق ان کا جسم ہوگا۔ سو مَیں نے اس کی یہ تعبیر کی کہ اگرچہ مَیں نہیں مگر میری تحریریں ان لوگوں میں پھیلیں گی اور بہت سے راستباز انگریز صداقت کے شکار ہو جائیں گے۔''

(ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 377)

4۔ 1894ء: (ترجمہ از عربی)۔ ''مَیں دیکھتا ہوں کہ اہل مکّہ خدائے قادر کے گروہ میں فوج در فوج داخل ہو جائیں گے۔''

(نور الحق حصہ دوم روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 197)

5۔ 1902ء: '' رؤیا میں دیکھا کہ بہت سے ہندو ہمارے آگے سجدہ کرنے کی طرح جھکتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ اوتار ہیں اور کرشن ہیں اور ہمارے آگے نذریں دیتے ہیں۔''

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 201 مطبوعہ ربوہ)

6۔ 1903ء: فرمایا:

(الف): '' مخالف ہماری تبلیغ کو روکنا چاہتے ہیں۔ مجھے تو اللہ تعالیٰ نے میری جماعت ریت کے ذرّوں کی طرح دکھائی ہے۔''

(ب): '' مَیں اپنی جماعت کو رشیا کے علاقہ میں ریت کی مانند دیکھتا ہوں۔''

(تذکرہ صفحہ 691-690 ایڈیشن چہارم 2004ء)

7۔ 1903ء: '' اے تمام لوگو سن رکھو کہ یہ اس کی پیشگوئی ہے جس نے زمین و آسمان بنایا وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلاوے گا اور حجت اور برہان کے رُو سے سب پر ان کو غلبہ بخشے گا۔ وہ دن آتے ہیں بلکہ قریب ہیں کہ دنیا میں صرف یہی ایک مذہب ہوگا جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائے گا۔ خدا اس مذہب اور اس سلسلہ میں نہایت درجہ اور فوق العادت برکت ڈالے گا اور ہر ایک کو جو اس کے معدوم کرنے کا فکر رکھتا ہے نامراد رکھے گا اور یہ غلبہ ہمیشہ رہے گا۔ یہاں تک کہ قیامت آ جائے گی۔...... یاد رکھو کہ کوئی آسمان سے نہیں اُترے گا۔ ہمارے سب مخالف جو اب زندہ موجود ہیں وہ تمام مریں گے اور کوئی اُن میں سے عیسیٰ بن مریم کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گا اور پھر اُن کی اولاد جو باقی رہے گی وہ بھی مرے گی اور اُن میں سے بھی کوئی آدمی عیسیٰ بن مریم کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گا۔ اور پھر اولاد کی اولاد مرے گی اور وہ بھی مریم کے بیٹے کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گی۔ تب خدا اُن کے دلوں میں گھبراہٹ ڈالے گا کہ زمانہ صلیب کے غلبہ کا بھی گزر گیا اور دنیا دوسرے رنگ میں آ گئی مگر مریم کا بیٹا عیسیٰ اب تک آسمان سے نہ اُترا۔ تب دانشمند یکدفعہ اس عقیدہ سے بیزار ہو جائیں گے۔ اور ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہیں ہوگی کہ عیسیٰ کے انتظار کرنے والے کیا مسلمان اور کیا عیسائی سخت نومید اور بدظن ہو کر اس جھوٹے عقیدہ کو چھوڑیں گے اور دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا اور ایک ہی پیشوا۔ مَیں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں۔ سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اُس کو روک سکے۔''

(تذکرۃ الشہادتین روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 67-66)

8۔ 1906ء: '' خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا اور میری محبت دلوں میں بٹھائے گا اور میرے سلسلہ کو تمام زمین میں پھیلائے گا اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کرے گا اور میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کے رُو سے سب کا منہ بند کر دیں گے اور ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پئے گی اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھولے گا یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جاوے گا۔''

(تجلیات الٰہیہ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 409)

قارئین ان اخبار الٰہیہ پر غور کریں اور دیکھیں کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی اکیلے تھے مگر ایک سو سال کے اندر ایک سے بڑھ کر کروڑ افراد 198 ممالک میں پھیل گئے تو اس حساب سے آئندہ سو سال میں کتنے احمدی ہو جائیں گے؟ یعنی ایک کروڑ کو ایک کروڑ سے ضرب دیں۔ جو دنیا کی آبادی ہے اتنی ہی۔ اس لئے جو رفتار اب بیعتوں کی بڑھ رہی ہے اس لحاظ سے آئندہ 20-30 سال کے اندر دنیا کی اکثریت یعنی تمام نیک اور سعید فطرت اصحاب ہر مذہب میں سے نکل نکل کر جماعت احمدیہ میں داخل ہو جائیں گے انشاء اللہ۔ اور حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی یہ دعا تو اس زمانہ کے لوگ اپنی آنکھوں سے پوری ہوتی دیکھیں گے ؎

شیطان کی حکومت مٹ جائے اس جہاں سے
حاکم تمام دنیا پہ میرا مصطفیٰؐ ہو

(کلام محمود مع فرہنگ صفحہ 358 شائع کردہ لجنہ اماء اللہ کراچی پرنٹر وائی آئی پریس کراچی)

اور بانیٔ جماعت احمدیہ کی یہ تمنا اور آرزو بھی پوری ہوتی دنیا مشاہدہ کرے گی۔ ؎

اس دیں کی شان و شوکت یا ربّ مجھے دکھا دے
سب جھوٹے دیں مٹا دے میری دعا یہی ہے

(قادیان کے آریہ اور ہم روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 459)

یَا رَبِّ صَلِّ عَلٰی نَبِیِّکَ دَائِمًا
فِیْ ھٰذِہِ الدُّنْیَا وَبَعْثٍ ثَانٖ

(آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 593)

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ سپین 2013ء

نومبائعین کے ساتھ میٹنگ میں ایم ٹی اے اور سچی خوابوں کے ذریعہ صداقتِ احمدیت کی طرف رہنمائی اور قبول احمدیت کے بعد پاک تبدیلیوں کے ایمان افروز واقعات کا تذکرہ اور حضور انور کی نومبائعین کو اہم نصائح

فرانس سے آنے والی چار افراد پر مشتمل فیملی اور سپین سے تعلق رکھنے والے دو افراد کی بیعت۔ فرانس سے آنے والی فیملی حضور انور کے دست مبارک پر بیعت کی سعادت حاصل کرنے کے لئے 1800 کلومیٹر کا فاصلہ طے کرکے سپین پہنچی۔

❁......اب ہم بیعت کرنے کے بعد بیٹھ نہیں جائیں گے بلکہ آپ دیکھیں گے کہ ہم اس پیغام کو اور لوگوں تک بھی پہنچائیں گے۔

❁......مَیں نے دیکھا کہ خطبہ جمعہ کے دوران حضور انور کے چہرہ سے ایک نُور نکل رہا تھا جو پوری مسجد کو منوّر کر رہا تھا۔

(نومبائعین کے تأثرات)

نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ فرانس کے ساتھ میٹنگ میں حضور انور کی ہدایات۔ انفرادی و اجتماعی ملاقاتیں۔ تقریب آمین۔ اخبارات میں حضور انور کے دورہ اور مسجد بیت الرحمان کی کوریج۔

(ویلنسیا (سپین) میں حضور انور کی مصروفیات کی مختصر رپورٹ)

(رپورٹ مرتبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

بقیہ رپورٹ

29 مارچ 2013ء بروز جمعۃ المبارک

نومبائعین کے ساتھ میٹنگ

پروگرام کے مطابق چھ بجے حضور انور ایدہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی قیامگاہ سے روانہ ہوکر مسجد بیت الرحمٰن تشریف لائے۔ اور نومبائعین کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ کا پروگرام شروع ہوا۔

سب سے پہلے سپین اور فرانس سے آنے والے نومبائعین کا پروگرام شروع ہوا۔ فرانس سے آٹھ نومبائعین اور سپین سے تین نومبائعین شامل تھے۔ فرانس سے آنے والے بعض نومبائعین قریباً دو ہزار کلومیٹر کا سفر طے کرکے اپنے آقا سے ملاقات کے لئے اور مسجد کے افتتاح میں شامل ہونے کے لئے پہنچے تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے باری باری سب سے تعارف حاصل کیا اور ان کے حالات دریافت فرمائے۔

❁......ایک نومبائع یاسین نبطی صاحب نے اپنی خواب بیان کرتے ہوئے کہا کہ یہاں آج ویلنسیا میں آنے سے قبل میں نے خواب دیکھا کہ ایک کشادہ مکان ہے جس میں حضور انور مجھ سے بات کرتے ہیں اور پوچھتے ہیں کہ اس چھت کے بارہ میں تمہارا کیا خیال ہے۔ میں جواب دیتا ہوں کہ چھت تو مضبوط ہے اور اب مجھے یوں لگ رہا ہے کہ بالکل اسی طرح کا ماحول ہے جو اس وقت ہے اور ہم حضور کے ساتھ بیٹھے ہوئے ہیں۔

❁......ایک نومبائع بواوی عمر صاحب نے اپنے احمدی ہونے کا واقعہ بیان کرتے ہوئے بتایا کہ میں اپنے وطن الجزائر میں خوش نہیں تھا۔ اس لئے میں سپین آگیا۔ یہاں آکر بھی مَیں مطمئن نہ تھا۔ ایک دفعہ یوم العرفہ کو میں نے روزہ رکھا تو میرے ایک دوست نے میری افطاری کروائی۔ ان کے گھر جاکر میں نے ٹیلیویژن کا ریموٹ پکڑ کر چینل گھمانے شروع کئے تو MTA سامنے آگیا۔ لیکن میرے دوست نے کہا کہ یہ کافر اور گمراہ جماعت کا چینل ہے۔ لیکن میں نے کہا کہ ہم دیگر فرقوں کے بارے میں بھی تو سنتے اور دیکھتے ہیں ان کو کیوں نہ دیکھیں۔ وہاں ''الاسلام'' ویب سائٹ کا ایڈریس بھی آرہا تھا۔ میں نے نوٹ کرلیا۔ لیکن میرے ذہن میں نہ بات رہی کہ یہ کافر ہیں۔ میں نے MTA کو بھلانے کی پوری کوشش کی لیکن ناکام رہا۔ میں نے باقاعدہ MTA دیکھنا شروع کردیا۔ چھ سات ماہ دیکھنے کے بعد میں نے بیعت کرلی۔

❁......ایک نومبائع رشید گردوف صاحب نے سوال کیا کہ ہم اپنے ملک میں کس طرح تبلیغ کرسکتے ہیں۔ حضور انور کے دریافت فرمانے پر اس نے بتایا کہ میرا تعلق مراکش سے ہے لیکن سپین میں رہتا ہوں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا پھر آپ کو سپین میں تبلیغ کے بارہ میں سوچنا چاہیے۔

❁......ایک نومبائع نے سوال کیا کہ ہمیں کیسے تبلیغ کرنی چاہیے؟

حضور انور نے فرمایا پہلے تو اپنے دوستوں کو ٹیلیویژن اور عربی ویب سائٹ کے بارہ میں بتائیں۔ اس طرح آہستہ آہستہ تبلیغ کے راستے کھلتے ہیں۔ اگر کوئی شریف آدمی ہے تو اس سے مذاکرہ کرسکتے ہیں لیکن پہلے اس سے لکھوا لیں کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارہ میں تمیز سے بات کریں گے اور دلیل سے بات کریں گے۔ پھر اس کے بعد بات کریں اور حکمت سے بات کریں۔ جو مولوی لوگ ہوتے ہیں ان کے پاس دلیل کوئی نہیں ہوتی، کافر، دجّال کہنا شروع کردیتے ہیں اور غلط قسم کی بحث کرتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا اگر نقض امن کا خطرہ ہو تو پھر بات کرنے سے گریز کریں۔ حضور انور نے فرمایا جس کو پیغام پہنچانا ہے، تبلیغ کرنی ہے اس کو یہ بھی کہیں کہ خالی الذہن ہوکر اِھْدِنَا الصِّراطَ الْمُسْتَقِيْم کی دعا کرلیا کرو۔ اللہ تعالیٰ خود راہنمائی فرمادے گا۔

❁......ایک دوست نے بتایا کہ میں گزشتہ چھ ماہ سے احمدیت کا مطالعہ کررہا ہوں اب میرا دل مطمئن ہوچکا ہے۔ آج میں بیعت کرنے آیا ہوں۔

❁......ایک نومبائع نے بتایا میری بیعت کرنے کی وجہ یہ بنی کہ مَیں دعا کیا کرتا تھا کہ اللہ تعالیٰ میری رہنمائی فرمائے اور مجھے ایسی جماعت بتائے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرتی ہو۔ فرانس کے ایک دوست نے جماعت کا تعارف کروایا۔ مجھے دلچسپی پیدا ہوئی۔ میں نے MTA میں عربی چینل دیکھنا شروع کیا۔ MTA کی محبت روز بروز میرے دل میں بڑھتی رہی اور میں نے بیعت کرنے کا فیصلہ کرلیا۔

❁......ایک نومبائع نے بتایا کہ میں احمدیت کے لئے زندگی وقف کرنا چاہتا ہوں اور اپنی تعلیم کے بارہ میں بتایا کہ بارہ کلاس پڑھا ہوں۔ حضور انور نے فرمایا: لکھ کردیں پھر جائزہ لے کر بتائیں گے۔

❁......مراکش کے ایک دوست نے بتایا کہ مجھے بیعت کئے ہوئے قریباً ڈیڑھ سال ہوچکا ہے۔ میری ساری فیملی احمدی ہے۔

❁......مراکش کے ایک دوست نے بتایا کہ حضور انور سے مل کر بہت خوشی ہوئی ہے۔ میں اپنے دوست رضوان کی تبلیغ سے احمدی ہوا ہوں۔ میرا سارا خاندان بھی احمدی ہے۔

❁......ایک دوست نے بتایا میں دو سال سے احمدی ہوں۔ میری بیوی بھی احمدی ہے۔ تین ماہ قبل ہماری بیٹی پیدا ہوئی ہے۔ میں اپنی فیملی کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔ حضور انور نے فرمایا: اللہ فضل فرمائے۔

❁......ایک نومبائع یاسین نبطی صاحب نے حضور انور کی خدمت میں عرض کیا کہ حضور کا ایک اور بھی مجھ پر احسان ہے۔ وہ یہ کہ میری اپنی بیوی کے ساتھ کچھ عرصہ سے ناراضگی چل رہی تھی اور میں نے علیحدگی اختیار کرنے کا ارادہ بھی کرلیا تھا۔ حضور نے حقوق اللہ اور حقوق العباد پر جب خطبات ارشاد فرمائے۔ ان خطبات کو سننے کے بعد میں نے فیصلہ بدل لیا اور بیوی سے صلح کرلی۔ اب ہم اللہ کے فضل سے ہنسی خوشی زندگی بسر کررہے ہیں۔

اس پر حضور نے فرمایا: جلد بازی نہیں کرنی چاہیے۔ سمجھانا چاہیے۔ قرآن کریم تو کہتا ہے کہ اگر حکمت سے بات کریں تو دشمن بھی وَلِيٌّ حَمِيْم بن جاتا ہے۔ یہ تو آپ کی بیوی تھی جو انسان کی قریب ترین دوست اور ساتھی ہوتی ہے۔

❁......فرانس سے آنے والے ایک نومبائع دوست Belqacem Zauaji صاحب نے بتایا کہ سال 2010ء میں جس وقت مجھے احمدیت کے بارہ میں علم ہوا میں اس وقت نماز کی طرف زیادہ توجہ نہیں دیتا تھا۔ ایک احمدی دوست منصور احمد صاحب مجھے باقاعدہ تبلیغ کرتے رہتے تھے جس کا مجھ پر آہستہ آہستہ اثر ہوتا رہا۔ جب ایک دن انہوں نے مجھے بیعت کی دعوت دی تو میں نے انکار کر دیا کہ میں نے یہ بیعت خدا کی خاطر کرنی ہے، کسی اور کے لئے نہیں۔ اس کے بعد مجھے نماز اور دعا کی طرف زیادہ توجہ پیدا ہوئی اور خدا تعالیٰ نے مجھے نمازوں میں ایسی تسکین دی جو پہلے نہیں ملتی تھی۔ اس پر میں نے بیعت کا فیصلہ کرلیا اور جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہوا اور وہاں بیعت کرلی اور حضور انور سے ملاقات بھی ہوئی۔

انہوں نے بتایا کہ یہاں آنے سے تین ہفتہ قبل میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے گھر سے ایک بڑی لمبی سڑک کچھ فاصلہ سے نکلتی ہے جو مجھے ایک مسجد میں لے جاتی ہے جہاں پر میں نے بہت ساری نمازیں پڑھی ہیں اور حضور انور سے ملاقات بھی کی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ اس خواب

سے پہلے ان کا سپین آنے کا کوئی پروگرام نہ تھا۔ اچانک پروگرام بنا اور وہ آ گئے اور Toulon شہر سے اپنے گھر سے نکلے اور سیدھا یہاں مسجد ویلنسیا پہنچے اور قریباً دو ہزار کلومیٹر کے لگ بھگ سفر کیا۔

اس پر حضور انور نے فرمایا آپ کی خواب تو پوری ہوگئی۔ پہلی دفعہ تو آپ جلسہ جرمنی میں ملے تھے اور اب آپ اپنی خواب کے مطابق مسجد میں ملے ہیں۔

❁...... فرانس کے ایک نو مبائع دوست منصور بن شرادہ صاحب نے بتایا کہ میں 2007ء سے MTA دیکھ رہا تھا اور میں جماعت کی تعلیم سے بالکل متفق تھا۔ میں ایک عرصہ تک بغیر بیعت کئے جماعت احمدیہ کے حق میں جب کہیں کوئی بات ہوئی تو دلائل پیش کرتا۔ میں نے ضروری سمجھا کہ بیعت کرنے سے پہلے استخارہ کروں۔ چنانچہ میں نے استخارہ کیا۔ کچھ عرصہ کے بعد میں نے حضور انور کو خواب میں دیکھا کہ ایک زمین ہے جو پھیل رہی ہے۔ تب میں نے سوچا کہ زمین نہ پھسلے تو میں نے ایک دیوار کھڑی کی۔ تب میں نے دیکھا کہ دوسری طرف حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کھڑے ہیں اور پھیلنے والی زمین پر مَیں کھڑا ہوں۔ بعد میں، میں نے حضور انور کی طرف جھکنے کے لئے درخت کی شاخ بھی زمین پر لگائی تا کہ میں آسانی سے حضور تک ہاتھ بڑھا سکوں۔ اس خواب کے بعد میرے دل کو تسکین حاصل ہوگئی۔ اور میں گزشتہ سال بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں داخل ہو گیا۔ اور آج میری خواب ایک اور رنگ میں بھی پوری ہو گئی کہ بیعت کے لئے میں نے حضور انور کی طرف اپنا ہاتھ بڑھایا۔

یہ صاحب گزشتہ سال اور اس سال بھی حضور انور سے ملاقات کے لئے لندن جانا چاہتے تھے۔ لیکن ویزا کی مشکلات کی وجہ سے نہ پہنچ سکے جس کا انہیں سخت دکھ تھا۔ انہوں نے روزے رکھنے شروع کر دیئے کہ کس طریق سے حضور انور سے ملاقات ہو جائے۔ جب حضور انور کو اس بات کا علم ہوا تو حضور انور نے فرمایا: ''انشاء اللہ العزیز ملاقات ہوجائے گی''۔ اس سال بھی جب یہ لندن نہ جا سکے تو حضور انور نے امیر صاحب فرانس سے فرمایا ان کو سپین لے آئیں۔

منصور شرادہ صاحب نے حضور انور سے ملاقات بھی کی اور حضور انور کی خدمت میں عرض کیا کہ میں اپنے تمام گھر والوں کو تبلیغ کرتا ہوں۔ میرے والد صاحب کافی بڑی عمر کے ہیں۔ پہلے تو وہ نماز تک نہیں پڑھتے تھے لیکن میری تبلیغ کی وجہ سے ان کی توجہ نمازوں کی طرف ہوئی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ حال ہی میں جب والد صاحب کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خلفاء کرام کی تصاویر دکھائی ہیں اور حضور انور کی تصویر دکھاتے ہوئے کہا کہ یہ ہمارے موجودہ خلیفہ ہیں تو حضور انور کی تصویر کو دیکھ کر بڑے پیار سے کہا یہ کوئی خدائی چہرہ ہے۔ منصور صاحب نے حضور انور کی خدمت میں اپنے والد کے لئے دعا کی درخواست کی کہ وہ جلد ہی بیعت بھی کر لیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: انشاء اللہ خدا فضل فرمائے گا۔

موصوف کہنے لگے کہ گزشتہ سال میں نے دو دفعہ کوشش کی کہ حضور انور سے شرف ملاقات حاصل ہو اور میں حضور کو دیکھ سکوں۔ اور آج جب خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے میری یہ خواہش پوری کی ہے تو میرے میں ہمّت نہیں پڑ رہی کہ حضور انور کا چہرہ دیکھ سکوں۔ یہ بات جب وہ کہہ رہے تھے تو ان کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ حضور انور نے بڑی شفقت اور محبت سے انہیں گلے بھی لگایا۔

سپین اور فرانس کے نو مبائعین سے ملاقات کا یہ پروگرام سات بجے تک جاری رہا۔ آخر پر حضور انور نے سب نو مبائعین سے مخاطب ہوتے ہوتے ہوئے فرمایا کہ آئندہ سال آپ میں سے ہر ایک نے پانچ پانچ بیعتیں کروانی ہیں۔ حضور انور کے ارشاد پر سب نے بڑے عزم کا اظہار کیا اور انشاء اللہ کہا۔

پروگرام کے آخر پر ہر ایک نے باری باری حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے اور شرف مصافحہ حاصل کرنے کی سعادت پائی۔

بعد ازاں پرتگال سے آنے والے نو مبائعین کے وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات شروع ہوئی پرتگال سے 31 افراد پر مشتمل وفد آیا تھا جس میں بیس نو مبائعین تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے باری باری سب کا تعارف حاصل کیا اور ان کے حالات دریافت فرمائے۔

عمر یورغ صاحب جن کا تعلق مراکش سے ہے اور پرتگال میں مقیم ہیں انہوں نے ایک نو مبائع ازنین رضوان صاحب کے ذریعہ احمدیت قبول کی۔ جب انہیں جماعت کے عقائد کے بارہ میں بتایا گیا تو انہوں نے کوئی بحث نہیں کی اور کہا کہ اس تعلیم کو ماننے میں انکار کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ اتنی صاف، سچی اور واضح تعلیم ہے۔ چنانچہ انہوں نے خود ان کی اہلیہ اور بیٹی نے 2012ء میں بیعت کی اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے شعر ؎

صاف دل کو کثرت اعجاز کی حاجت نہیں
اک نشاں کافی ہے گر ہو دل میں خوف کردگار

کے مصداق بنے۔

ان کی اہلیہ ایک پرتگیزی خاتون ہیں اور مسلمان ہیں جن کا نام Ana Bela ہے۔ مسلمان ہونے کے بعد ان کے خاوندان کو ''نبیلہ'' کے نام سے پکارتے تھے۔ احمدیت میں داخل ہونے کے بعد انہوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں اپنی اہلیہ کے لئے اسلامی نام رکھنے کی درخواست کی اور خط لکھا۔ اب اللہ تعالیٰ کی تقدیر دیکھیں۔ حضور انور کی طرف سے ان کو جو جواب گیا اس میں حضور انور نے ان کی اہلیہ کا نام ''نبیلہ'' رکھا تھا۔ یہ بات ان کے لئے بہت زیادہ ازدیاد ایمان کا باعث بنی۔

موصوف نماز جمعہ میں شامل ہوئے اور زندگی میں پہلی مرتبہ حضور انور کا خطبہ براہ راست سننے کا اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو دیکھنے کا موقعہ ملا۔ خطبہ کے بعد کہنے لگے کہ آج یہ ان کی زندگی کا انتہائی حیرت انگیز تجربہ تھا۔ ایسے لگ رہا تھا کہ ہر طرف نور ہی نور ہے۔ حضور انور کے الفاظ ان کے دل میں میخ کی طرح گڑھ رہے تھے۔ خاص طور پر حضور انور کی اسلام کو پھیلانے کی جو تڑپ تھی اس نے مجھے بہت متاثر کیا ہے۔ کہتے ہیں کہ یہاں آ کر جو نظّارہ میں نے دیکھا ہے مجھے کہیں بھی اپنی زندگی میں نظر نہیں آیا۔ ایک ہی جگہ سب سوتے ہیں۔ جو اخوّت و محبت کی روح احمدیوں کے اندر ہے وہ اور کہیں بھی نظر نہیں آتی۔ احمدی کس طرح دُور دُور سے اپنے امام کو دیکھنے کے لئے سفر کر کے آئے ہیں اور ان کے دلوں میں خلیفہ کے لئے جو محبت ہے وہ فقید المثال ہے۔ اور کہنے لگے آج میں گواہی دیتا ہوں کہ احمدیت ہی سچّا اور حقیقی اسلام ہے۔ اس میں کسی قسم کا کوئی شک نہیں۔

❁...... پرتگال میں مقیم گنی بساؤ (Guinea Bissau) کے ایک امام محمد سعید بلدے (Balde) بھی وفد کے ساتھ آئے تھے۔ موصوف کو جب احمدیت کا پیغام پہنچایا گیا تو انہوں نے جماعت کی تعلیم کو بغور سنا اور پھر جماعتی وفد کو اپنے ساتھ اپنے گھر لے گئے اور کہنے لگے کہ میں جماعت احمدیہ میں شامل ہونا چاہتا ہوں۔ چنانچہ یکم جنوری 2013 کو انہوں نے قبول احمدیت کی سعادت پائی۔ اس کے بعد مسلسل جماعتی مراکز میں نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے آتے ہیں اور اپنے دوسرے افریقی بھائیوں کو مسلسل احمدیت کا پیغام پہنچا رہے ہیں۔ ان کی تبلیغی مساعی اور روابط سے تین ماہ کے اندر تیس بیعتیں حاصل ہو چکی ہیں۔ جن میں سے 20 نو مبائعین یہاں آئے ہوئے تھے۔

امام محمد سعید بلدے سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ آپ کیوں، کیا دیکھ کر جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے اور یہاں آنے کے بعد مسجد کو دیکھنے کے بعد آپ کے کیا تاثرات ہیں؟ اس پر امام موصوف نے بتایا کہ میں نے احمدیت کی تعلیم اور عقائد کو صحیح پایا اور جماعت احمدیہ کو حق پر سمجھ کر جماعت میں داخل ہوا۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ امام کا جماعت میں شامل ہونا آسان نہیں۔ عام طور پر یہاں آئمہ جماعت میں داخل نہیں ہوتے۔ آپ نے جرأت کا مظاہرہ کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ثابت قدم رکھے اور آپ کے ایمان کو بڑھائے۔ امام صاحب موصوف نے حضور انور کا شکریہ ادا کیا۔

❁...... پرتگال کے اقتصادی حالات بہت خراب ہیں۔ بے روزگاری بہت ہے لیکن اس کے باوجود ان نو مبائعین میں چندہ کی ادائیگی کی طرف توجہ ہے۔ ایک عرب نو مبائع نے جو کافی عرصہ سے بے روزگار ہیں 40 یوروز کی رقم چندہ کے لئے نکال کر دی کہ یہ میرا چندہ ہے اور ساتھ ہی کہا کہ میں انتہائی شرمندہ ہوں کہ میں چندہ نہیں دے پا رہا۔ آج کل میں بے روزگار ہوں لیکن یہ معمولی رقم آپ چندہ کے لئے رکھ لیں اور دعا کریں کہ مجھے کام ملے اور میں شرح کے مطابق چندہ ادا کر سکوں۔

❁...... پرتگال میں اقتصادی بحران کی وجہ سے جو بے روزگاری کے مسائل اور مشکلات ہیں، ان کے دور ہونے کے لئے نو مبائعین نے حضور انور کی خدمت میں دعا کی درخواست کی۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ اقتصادی بحران صرف پرتگال نہیں بلکہ یونان، سپین اور دیگر یورپین ممالک بھی اس کا شکار ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ کیا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے، پتہ نہیں کہ کیا مقدّر ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مشکلات آسان فرمائے۔ حضور انور نے فرمایا اس مشکل وقت کو صبر، حوصلہ اور دعا کے ساتھ گزاریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

❁...... حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ آیا یہ سب نئے احمدی ہیں یا پرانے بھی ہیں اور ان کی فیملیز کہاں ہیں؟

اس پر مبلغ سلسلہ پرتگال فضل احمد مجوکہ صاحب نے حضور انور کی خدمت میں رپورٹ پیش کی کہ ان میں سے اکثریت نئے احمدیوں کی ہے جو چند ماہ قبل احمدی ہوئے ہیں اور بعض پرانے احمدی بھی ہیں۔ بعض ایسے بھی ہیں جنہوں نے بیعت کی تھی لیکن جماعت سے زیادہ رابطہ نہیں رہا۔ اب ان سے دوبارہ روابط کئے گئے ہیں۔ ان کی فیملیز ان کے اپنے ممالک میں ہی ہیں۔ یہ لوگ پرتگال میں اکیلے مقیم ہیں۔ مالی حالات کی تنگی کی وجہ سے اپنی فیملیز کو نہیں بلا سکتے کیونکہ پرتگال میں فیملی کے ساتھ گزر اوقات بہت مشکل ہو جاتی ہے۔

❁...... ایک احمدی نوجوان آصف شہزاد صاحب جو روانی سے پرتگیزی زبان بول لیتے ہیں حضور انور کے استفسار پر انہوں نے بتایا کہ وہ گزشتہ 17 سال سے یہاں ہیں اور ابھی نیشنیلٹی نہیں ملی اور وہ الیکٹریشن کا کام کر رہے ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ آپ نے (پرتگال میں بننے والی) مسجد کی وائرنگ کر کے جانا ہے۔ ایک تو مسجد کی وائرنگ کرنی ہے اور دوسرا یہ کہ پانچ بیعتیں کروانی ہیں پھر اگر کسی دوسرے ملک جانا ہو تو جا سکتے ہیں۔

❁...... حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نو مبائعین کو بتایا کہ پرتگال میں آپ لوگوں کے لئے مسجد کی تعمیر کے سلسلہ میں زمین حاصل کرنے کے لئے کوششیں جاری ہیں۔ انشاء اللہ، اس طرح کی مسجد وہاں بھی تعمیر ہوگی۔ اس پر تمام نو مبائعین نے اور جماعت نے الحمد للہ اور انشاء اللہ کہا اور بہت خوشی کا اظہار کیا۔

❁...... ان تمام نو مبائعین کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اقتداء میں نمازیں پڑھنے کی توفیق ملی۔ حضور انور کا خطبہ جمعہ براہ راست سننے اور حضور کو دیکھنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ تمام نو مبائعین کے چہرے خوشی سے دمک رہے تھے اور ان کے دل مطمئن تھے۔ اللہ تعالیٰ انہیں ثبات قدم عطا فرمائے۔

ملاقات کا یہ پروگرام ساڑھے سات بجے تک جاری رہا۔ آخر پر سبھی نے اپنے پیارے آقا سے شرف مصافحہ حاصل کیا اور تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

بعد ازاں پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے گئے جہاں دو فیملیز اور بعض احباب نے انفرادی طور پر اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔

آٹھ بجکر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد میں تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد پروگرام کے مطابق بیعت کی تقریب ہوئی۔

تقریبِ بیعت

فرانس سے آنے والی چار افراد پر مشتمل فیملی اور سپین سے تعلق رکھنے والے دو افراد آج پہلی مرتبہ بیعت کر کے احمدیت میں شامل ہوئے۔ اس کے علاوہ سپین، فرانس اور پرتگال کے تمام نو مبائعین اور احباب جماعت نے بھی دستی بیعت کی سعادت پائی۔ آخر پر حضور انور نے دعا کروائی۔

فرانس سے مکرم Azzeddinne Mouhim صاحب اپنی فیملی کے تین افراد کے ساتھ محض حضور انور کے دست مبارک پر بیعت کی سعادت حاصل کرنے کے لئے 1800 کلومیٹر کا طویل سفر طے کر کے ویلنسیا (سپین) پہنچے تھے۔ موصوف نے اپنے قبول احمدیت کے بارہ میں بتایا کہ مجھے بچپن سے ہی اسلام کے ساتھ بڑی محبت ہے۔ ہمیشہ یہ بات میرے سامنے آجاتی کہ جس اسلام پر آج کے مسلمان چل رہے ہیں یہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دیا ہوا اسلام نہیں ہے۔ جب بھی یہ خیال میرے ذہن میں آتا مجھے بے چین کر دیتا اور میں اس حالت میں خدا تعالیٰ کے حضور بہت روتا کہ وہ میری رہنمائی اس جماعت کی طرف کر دے جو سچے اور حقیقی اسلام پر عمل پیرا ہے۔

وہ بیان کرتے ہیں کہ 2012ء میں وہ اپنے ایک دوست کے ساتھ ملے اور اپنی یہ حالت بیان کی۔ تو اس کے

MOT
CLASS IV: £48
CLASS VII: £56
Servicing, Tyres & Exhausts.
Mechanical Repairs
All Makes & Models
Rutlish Auto Care Centre
Rutlish Road
Wimbledon - London
Tel: 020 8542 3269

دوست نے کہا کہ میری بھی یہ حالت تھی لیکن خدا تعالیٰ نے ایک جماعت کی طرف میری رہنمائی کر دی ہے۔ بعدازاں یہ صاحب اپنے دوست کے ساتھ جلسہ سالانہ فرانس میں آئے اور مزید معلومات حاصل کیں اور پھر باقاعدگی سے MTA دیکھنا شروع کر دیا۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ جب میں نے MTA پر حضور انور کا چہرہ دیکھا تو میں خوشی سے تلملا اٹھا کہ کس طرح نور والا روحانی چہرہ ہے۔اس کے بعد پھر میں پانچ ماہ تک MTA3 دیکھتا رہا اور احمدیت کی سچائی کا قائل ہو گیا۔

جماعت احمدیہ میں داخل ہونے کے لئے کہ یہ ایک سچی جماعت ہے میری بیوی نے بھی میرا ساتھ دیا اور مجھے بتایا کہ اس نے بھی ایک خواب دیکھا ہے۔جس میں اس نے ایک ایسے نور کو دیکھا ہے جو اس سے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا اور اس نور اور روشنی سے ''احمدیہ، احمدیہ'' کی آواز آ رہی تھی۔ یہ تمام نشان دیکھنے کے بعد میں نے فرانس مشن سے رابطہ کیا تو امیر فرانس نے بتایا کہ ہم تو سپین جا رہے ہیں آپ بھی آجائیں۔ چنانچہ میں بیعت کے لئے اپنے بچوں کے ساتھ حاضر ہو گیا ہوں۔انہوں نے حضور انور کے ساتھ علیحدگی میں ملنے کی درخواست بھی کی چنانچہ ان کی حضور انور سے علیحدہ ملاقات بھی ہوئی۔ انہوں نے عرض کیا کہ میں حضور سے اس لئے اکیلا ملنا چاہتا تھا کہ میں حضور کی خدمت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ کا پیغام پہنچا دوں۔ انہوں نے یہ الفاظ بڑے درد کے ساتھ ادا کئے۔ حضور نے وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ فرمایا اور ان کے لئے دعا کی۔

پرتگال سے آنے والے تمام نومبائعین نے بھی حضور انور کے دستِ مبارک پر بیعت کا شرف حاصل کیا۔

بیعت کی سعادت پانے کے بعد تمام نومبائعین نے انتہائی خوشی کا اظہار کیا اور کہا کہ ایسا روحانی نظارہ انہوں نے کہیں بھی نہیں دیکھا۔

❁......ایک نوجوان نے بتایا کہ بیعت کے الفاظ دہرانے کے بعد ان کا دل بالکل صاف ہو گیا ہے اور ایسے محسوس ہو رہا ہے کہ وہ بالکل صاف گئے ہیں وران میں کوئی میل باقی نہیں رہی۔

❁......ایک نومبائع نے بتایا کہ اب ہم بیعت کرنے کے بعد بیٹھ نہیں جائیں گے بلکہ آپ دیکھیں گے کہ ہم اس پیغام کو اور لوگوں تک بھی پہنچائیں گے۔

❁......ایک نومبائع نے بتایا کہ جب اس نے نماز جمعہ ادا کی اور حضور انور کا خطبہ سنا تو اس نے ایک نور دیکھا جو حضور کے چہرہ سے نکل رہا تھا اور اس نے پوری مسجد کو اور حاضرین وسامعین کو منوّر کر دیا تھا۔

تقریب بیعت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد سے باہر تشریف لے آئے۔

تقریب عشائیہ

جماعت سپین نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اعزاز میں آج ایک تقریب عشائیہ کا اہتمام کیا تھا۔جس میں سپین کے تمام احباب اور مختلف ممالک سے آنے والے تمام مہمان شامل تھے۔ کھانے کا انتظام مسجد کے ساتھ والے ہمسایہ کے احاطہ میں لگی ہوئی مارکی میں کیا گیا تھا۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ازراہ شفقت تشریف لائے اور تمام احباب نے اپنے پیارے آقا کی معیّت میں کھانا کھایا۔حضرت بیگم صاحبہ مدّ ظلّہا العالی نے خواتین کے ساتھ اس پروگرام سے فارغ ہو کر پونے دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی قیامگاہ پر تشریف لے آئے۔

❁......❁......❁......❁

30 مارچ بروز ہفتہ 2013

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پانچ بجکر 45 منٹ پر مسجد بیت الرحمٰن میں تشریف لے جا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی قیامگاہ پر تشریف لے آئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لندن اور دنیا کے دوسرے مختلف ممالک سے موصول ہونے والی ڈاک اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا اور دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

نیشنل مجلس عاملہ انصاراللہ فرانس کے ساتھ میٹنگ

پروگرام کے بطابق ساڑھے گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی قیامگاہ سے روانہ ہو کر مسجد بیت الرحمٰن تشریف لائے اور نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ فرانس کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔حضور انور نے دعا کروائی۔ مجلس عاملہ انصاراللہ فرانس کے یہ ممبران مسجد کے افتتاح میں شمولیت کے لئے ویلنسیا پہنچے تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صدر صاحب انصاراللہ فرانس کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ پہلے پرانی ہدایات پر تو عمل کر لیں۔ پھر نئی ہدایات لیں۔ انصاراللہ کو تبلیغ کی طرف توجہ دینی چاہیے۔آپ اپنے لئے سو بیعتوں کا ٹارگٹ رکھیں۔ فرانس کے بارڈر کا وہ حصّہ جو سپین کے ساتھ لگتا ہے اُس علاقہ میں کام کریں اور باقاعدہ منصوبہ بنا کر کام کریں۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تھا کہ خادم جب تک وہ چالیس سال کا ہوتا ہے جوان رہتا ہے اور سارے کام بڑی چستی سے کرتا ہے جب 41 ویں سال میں قدم رکھتا ہے اور انصار اللہ میں چلا جاتا ہے تو اپنے کام میں بھی سست ہو جاتا ہے۔ حضور انور نے فرمایا آپ اپنے انصار کو Active کریں، فعّال بنائیں اور انہیں انصار اللہ کے بارہ میں تفصیل سے بتائیں اور ''نحن انصار اللہ'' کے معانی بتائیں تا کہ انہیں علم ہو کہ ہم کون ہیں اور ہماری کیا ذمّہ داریاں ہیں۔

قائد عمومی نے بتایا کہ فرانس میں انصار کی تعداد 180 ہے اور ہماری پندرہ مجالس ہیں اور نیشنل مجلس عاملہ کے ممبران کی تعداد 19 ہے۔

حضور انور نے فرمایا تمام قائدین اپنے اپنے شعبہ کو دیکھیں اور اپنے اپنے لائحہ عمل کے مطابق کام کو آگے بڑھائیں۔ آپ کی انصار کی کل تجنید 180 ہے اور 19 تو آپ کی نیشنل عاملہ کے ممبران ہیں۔ اگر ایک ایک ممبر 10 انصار کو بھی سنبھالے اور انہیں فعال کرے اور ارادہ کرے کہ ہر ممبر کو ہر چیز میں involve کرنا ہے تو آپ کی مجلس انصار اللہ دنیا کی ایک مثالی اور آئیڈل مجلس انصار اللہ بن سکتی ہے۔ پھر ان کے سپرد مختلف علاقے کریں تو بہت اچھا کام ہو سکتا ہے تو اس طرح آپ ان کو مستعد کر سکتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ صدر مجلس نے جو لائحہ عمل بنایا ہوا ہے آپ سب اس پر عمل کریں اور پختہ ارادہ اور عزم سے کام کریں تو خدا تعالیٰ آپ کے کام میں برکت ڈال دیتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ دوروں کے دوران مَیں مختلف ممالک کی مجالس عاملہ انصار اللہ کو ہدایات دیتا ہوں اور وہ اخبار الفضل میں رپورٹس میں شائع ہوتی ہیں۔ آپ وہ بھی پڑھا کریں۔ یہ سب مجالس انصار کے لئے ہوتی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ انصار اللہ کی عمر ایسی ہے کہ جنہوں نے داڑھیاں نہیں رکھی ہوئیں ان کو تھوڑی تھوڑی داڑھیاں رکھ لینی چاہئیں۔حضور انور نے فرمایا آپ نے جو عہدیدار رکھنے ہوں، اُن کا انتخاب کیا کریں جن کی داڑھیاں ہوں، سوائے اس کے کہ قحط الرجال ہو، داڑھی والا آپ کو کوئی مل ہی نہ رہا ہو۔حضور انور نے فرمایا کم ازکم جو اسلامی شعار ہیں ظاہراً تو نظر آنے چاہئیں باقی باطن کو تو خدا جانتا ہے۔حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے حوالہ سے بھی داڑھی رکھنے کی طرف توجہ دلائی۔

حضور انور نے فرمایا ایک مخالف نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کہا کہ آپ کا دعویٰ تو نبوّت کا ہے۔لیکن آپ کے پیرو داڑھی بھی نہیں رکھتے۔ اس پر آپؑ نے فرمایا۔مولوی جی! افسوس، آپ کا تو داڑھی کی طرف خیال ہے اور ہمارا ایمان کی طرف ہے جب ان میں ایمان پختہ ہو جائے گا تو داڑھی بھی رکھ لیں گے۔ کیونکہ جب یہ دیکھیں گے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھی مبارک تھی اور ہمارے پیشوا کی بھی داڑھی ہے تو خود بخود اپنی داڑھی رکھ لیں گے۔

حضور انور نے فرمایا: پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے محبت کی وجہ سے داڑھی رکھ لیں۔ آپ محض محبت کی وجہ سے داڑھی رکھیں گے تو آپ کی ان دونوں مبارک وجودوں سے بہت زیادہ محبت بڑھے گی۔

صدر صاحب مجلس نے بتایا کہ 40 فیصد انصار کی داڑھیاں موجود ہیں۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو باقی ہیں ان کی بھی ہونی چاہئیں۔ اور خصوصاً مجلس عاملہ کے ہر ممبر اور عہدیدار کی داڑھی ہونی چاہیے۔ ہر ایک کو اسلامی شعار کا خیال ہونا چاہیے۔

قائد تعلیم سے حضور انور نے دریافت فرمایا:۔آپ نے سالانہ امتحان میں کونسی کتاب رکھی ہوئی ہے؟ جس پر سیکرٹری تعلیم نے بتایا ''پیغام صلح'' ہے۔حضور انور نے فرمایا آپ کی 19 ممبران کی نیشنل مجلس عاملہ ہے آپ نوٹ کر لیں کہ ہر عاملہ کا ممبر امتحان میں شامل ہو۔ پھر مجالس کی عاملہ ہیں۔ ہر مجلس کی عاملہ کا ہر ممبر امتحان میں شامل ہو۔ اگر کسی ممبر کی طرف سے پرچہ کا جواب نہیں ملتا تو اس سے پوچھیں اور follow up کریں۔

حضور انور نے سیکرٹری تعلیم سے فرمایا: آپ مراکش کے باشندے ہیں۔ مراکش کے لوگوں کو تبلیغ کریں۔ جو مراکن کی پاکٹس (Pockets) ہیں ان میں آپ کو کام کرنا چاہیے اور تبلیغی منصوبہ بندی کرنی چاہیے۔ حضور انور نے فرمایا اس وقت مراکش کے جو احباب بیعت کر رہے ہیں وہ MTA کے ذریعہ کر رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا آپ MTA پر انحصار نہ کریں کہ لوگ MTA دیکھ کر بیعت کریں۔ اپنا پروگرام بھی بنائیں۔تبلیغی منصوبہ بندی کریں۔ محنت کریں، کوشش کریں، عزم اور ہمّت کریں اور دعا سے کام لیں۔ خدا تعالیٰ آپ کو توفیق عطا فرمائے۔

امیر صاحب فرانس نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے گزشتہ آٹھ ماہ میں 61 بیعتیں ہوئی ہیں۔

حضور انور کے دریافت فرمانے پر امیر صاحب فرانس نے بتایا کہ گزشتہ دنوں نومبائعین کا جو گروپ لندن گیا تھا اور حضور انور سے ملاقات ہوئی تھی وہ سب بہت خوش ہیں اور بڑا اثر لے کر واپس آئے تھے۔

نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ کے ساتھ یہ میٹنگ بارہ بجکر پانچ منٹ تک جاری رہی۔ آخر پر ممبران نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

اس کے بعد پروگرام کے مطابق فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج صبح کے اس سیشن میں 30 فیملیز کے 124 افراد اور بارہ افراد نے انفرادی طور پر اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ ان سبھی احباب نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے بچوں اور بچیوں کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقاتیں کرنے والی یہ فیملیز سپین کی جماعتوں بارسلونا، میڈرڈ، پیدروآباد اور ویلنسیا سے آئی تھیں۔ اس کے علاوہ فرانس، بیلجئم اور امریکہ سے آنے والے احباب نے بھی حضور انور سے ملاقات کا شرف پایا۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام دو بجکر بیس منٹ تک جاری رہا۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد میں تشریف لا کر نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی قیامگاہ پر تشریف لے گئے۔

پونے چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور اہل خانہ کے ساتھ سیر کے لئے سمندر کے کنارے تشریف لے گئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے قریباً ایک گھنٹہ پیدل سیر کی۔ سات بجکر پچاس منٹ پر رہائشگاہ پر واپسی ہوئی اور پھر یہاں سے نماز مغرب وعشاء کی ادائیگی کے لئے ''مسجد بیت الرحمٰن'' کے لئے روانگی ہوئی۔

تقریب آمین

نمازوں کی ادائیگی سے قبل پروگرام کے مطابق تقریب آمین ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل 14 بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔ جن خوش نصیب بچیوں اور بچوں نے اس تقریب میں شمولیت کی ان کے نام درج ذیل ہیں۔ عزیزہ ونسا وسیم، عزیزہ صوفیہ عامر، عزیزہ دانیہ طارق، عزیزہ امۃ المصوّر، عزیزہ امۃ الوکیل، عزیزہ عائشہ اعجاز، عزیزہ مہر خاں، عزیزہ بیرا اشتیاق۔ بچوں میں عزیزم شرجیل احمد، عزیزم ماہر احمد، عزیزم جاذب احمد، عزیزم زمر یز طیب، عزیزم عاطف طیّب۔

تقریب آمین کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔

اخبارات میں کوریج

آج ویلنسیا کے دو اخباروں "Las Provincias" اور "Levante" نے اپنی 30 مارچ 2013ء کی اشاعت میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خطبہ

قائم شدہ 1952ء

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

SHARIF JEWELLERS

SINCE 1952

Aqsa Road Rabwah

0092 47 6212515

15 London Rd, Morden SM4 5HT

0044 20 3609 4712

جمعہ اور مسجد بیت الرحمٰن کے افتتاح کے حوالہ سے تصاویر کے ساتھ خبریں اور آرٹیکل شائع کئے۔

......بالنسیا کے اخبار روزنامہ Las Provincias نے اپنی 30/مارچ 2013 کی اشاعت میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے تصویر شائع کی اور مسجد کے افتتاح کے حوالہ سے خبر دی۔

” La Pobla de Vallbona کی مسجد میں پہلا خطبہ

La Pobla de Vallbona کی مسجد جو کہ صوبہ بالینسیا کی سب سے بڑی مسجد ہے، کل جمعہ کے خطبہ کے ساتھ اس کا افتتاح کر دیا گیا ہے۔ نماز جمعہ سے پہلے حضرت امیر المومنین نے خطبہ ارشاد فرمایا۔ آپ جماعت احمدیہ کے خلیفہ اور ایسے مسلمان رہنما ہیں جن کو امن کے قیام کے لئے کوششوں کی وجہ سے، جس کو آپ اسلام کی بنیادی تعلیم سمجھتے ہیں، مغربی دنیا میں بے انتہا عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔“

....

......بالنسیا کے اخبار روزنامہ Levante نے اپنی 30/مارچ 2013ء کی اشاعت میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے کی تصویر شائع کی اور مسجد کے افتتاح کے حوالہ سے خبر دی۔ نیز اخبار کے سرورق پر بھی خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے حضور انور کی تصویر شائع کی۔

اخبار نے لکھا:

”حضرت مرزا مسرور احمد صاحب لا پوبلا دے بائی بونا (La Pobla de Vallbona) کی نئی مسجد میں اپنی جماعت کے لوگوں کے درمیان ارشاد فرما رہے ہیں۔

اسلام نے جھنڈے گاڑ دیے

امام جماعت احمدیہ نے لا پوبلا دے بائی بونا (La Pobla de Vallbona) کی مسجد کا افتتاح فرما دیا ہے۔ اس دوران تقریباً 500 احباب جماعت موجود تھے۔ جماعت کے روحانی پیشوا فرماتے ہیں کہ مسجد کے لئے بالنسیا کا انتخاب اس لئے کیا گیا ہے کیونکہ سترھویں صدی میں یہاں سے مسلمانوں کو نکالنا شروع کیا گیا تھا۔

(آر۔ایف۔ بالنسیا۔ رائٹر) La Pobla de Vallbona کی مسجد کے افتتاح کے موقع پر تقریباً 500 احباب جماعت موجود تھے۔ جماعت کے روحانی پیشوا نے اپنی جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ مسجد کیلئے بالنسیا کا انتخاب اس لئے کیا گیا ہے کیونکہ سترھویں صدی میں یہاں سے مسلمانوں کو نکالنا شروع کیا گیا تھا۔ اس مسجد میں تاریخی اعتبار سے ایک گہری دلچسپی کا عنصر موجود ہے۔ قرطبہ میں مسجد بنانے کے تیس سال بعد یہ ضروری تھا کہ دوسری مسجد بالنسیا میں بنائی جاتی۔ میں نے ہدایت کی کہ مسجد بالنسیا میں بنائی جائے کیونکہ یہاں کے مسلمان اپنے اخلاص و ایمان میں کافی بڑھے ہوئے تھے۔

سپین میں جماعت احمدیہ کے افراد 600 کے لگ بھگ ہیں جبکہ بالنسیا میں انکی تعداد 160 ہے۔ اس کے باوجود بھی یہاں جماعت نے روپیہ خرچ کرنے سے دریغ نہیں کیا کیونکہ انہیں یقین ہے کہ وہ یہاں جلد از جلد ترقی کریں گے۔ مسجد کے پلاٹ کا کل رقبہ 5000 مربع میٹر ہے جبکہ اس کے مین ہال میں 260 افراد نماز ادا کر سکتے ہیں۔ یہ مسجد مکمل طور پر افراد جماعت کے چندوں سے ہی تعمیر کی گئی ہے۔ جماعت احمدیہ بالنسیا کے صدر مکرم ڈاکٹر عطا الٰہی منصور صاحب نے اس بات پر کافی زور دیا کہ حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد صاحب کا یہ دورہ عالمی حیثیت کا حامل ہے کیونکہ آپ دو سو ملین لوگوں کے پیشوا ہیں۔ خلیفہ وقت کا یہ خطبہ آٹھ چینلز کے ذریعہ ساری دنیا میں پہنچایا گیا۔ حضور انور سے ملنے کے لئے کل جماعت احمدیہ فرانس، بیلجئم، انگلستان اور ہالینڈ کے لوگ آئے ہوئے تھے۔ عطا الٰہی منصور صاحب نے کہا کہ جمعہ کے بابرکت دن مسجد کا افتتاح ہونا ایک اتفاق ہے اور یہ حضور کی مصروفیات کی وجہ سے ہے۔ ہمارے نزدیک جمعہ ایک بابرکت دن ہے۔ اگر اس وقت مسجد کا افتتاح نہ ہوتا تو ہمیں اکتوبر کے آخر تک انتظار کرنا پڑتا۔ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب نے افراد جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ مسجد کا کام تقریباً سات سال پہلے شروع کیا گیا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ اس وقت سپین میں تقریباً ایک ملین مسلمان سکونت پذیر ہیں اور میرا اندازہ ہے کہ بیس سال کے اندر اندر یہ تعداد دگنی ہو جائے گی۔ سپین میں اسلام کے استحکام کے آثار نظر آ رہے ہیں۔ جماعت احمدیہ ایک مسلمان جماعت ہے جو اپنی امن پسندی، صبر اور ہر قسم کے فساد کے مخالف ہونے کی وجہ سے جانی جاتی ہے۔ جماعت کے افراد یہ یقین رکھتے ہیں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایک اور نبی کا ظہور ہو چکا ہے۔ جماعت کے ان عقائد کی وجہ سے اسے پاکستان جیسے بعض ممالک میں سخت مخالفت کا سامنا ہے۔ درحقیقت خلیفہ کا تعلق پاکستان سے ہے اور آپ کو پاکستان چھوڑ کر لندن میں مقیم ہونا پڑا ہے۔ اس روحانی پیشوا نے خطبہ کے دوران اپنی پسندیدہ امن پسند شخصیتوں کے بارے میں اچھے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا: ”اسلام میں کسی بھی قسم کے فساد کی کوئی جگہ نہیں۔ امن کو پھیلانے اور اس کی ترویج کی ضرورت ہے“۔

مکرم فضل الٰہی قمر صاحب جو کہ جماعت کے سیکرٹری تبلیغ ہیں نے اس بات پر کافی زور دیا کہ اسلام میں تشدد اور فساد کی کوئی گنجائش نہیں۔ ہمیں ممکنہ مخالفت اور تعصب کا اندازہ ہے لیکن ہم امن کا پیغام دیتے چلے آ رہے ہیں۔ جماعت بالینسیا کے عہدیداران اس بات پر فکر مند ہیں کہ ابھی تک سپینش نو مبائعین بہت کم ہیں لیکن یہ اپنے ارادہ میں پختہ اور مضبوط نظر آتے ہیں۔

(باقی آئندہ)

اَسمانی تقدیر خدائی حرکت دے وچ آئی

(مسجد بیت الرحمان ویلنسیا (سپین) کے افتتاح کی مناسبت سے)

شکر دے کلمے پڑھیے لکھّاں حمد ثناواں گایئے
وجدی رنگ چڑھایئے دل وچ رج دھمالاں پایئے
سجدے دے وچ پیئے جایئے تے رب رحمٰن کمایئے
وکھری طراں دا مترو آؤ خوشی دا جشن منایئے
رب رحمٰن دی رحمت والی چل پئی اے پروائی
اَسمانی تقدیر خدائی حرکت دے وچ آئی

....

فِر ابنِ منصور نے سُتّی قوم نوں آن جگایا
دین دی سیوا والا کارا کیتا یاد کرایا
پُرکھاں والا بُھلیا سبق سی جیہڑا آن پڑھایا
آج فِر کم خدائی کرن دا سجنو ویلا آیا
رب رحمٰن دی رحمت والی چل پئی اے پروائی
اَسمانی تقدیر خدائی حرکت دے وچ آئی

....

دھرتی طارق اُتّے ھویا فِر اک فضل خدائی
اللہ والیاں اج ایتھے اک ھور مسیت بنائی
مولیٰ دا احسان اے اونہے نظر کرم دی پائی
اساں نمانیاں دی ایہدے وچ نئیں کوئی وڈیائی
رب رحمٰن دی رحمت والی چل پئی اے پروائی
اَسمانی تقدیر خدائی حرکت دے وچ آئی

....

پاک مسیح دیا جانشیناں تینوں لکھ ودھائیاں
تیریاں قدماں دے نال ایتھے فِر اَج خوشیاں آئیاں
گلاں کیتیاں سَن تُو جیہڑیاں سچیاں کر وکھائیاں
اللہ تیرے نال ہمیشہ ساڈیا سوھنیا سائیاں
رب رحمٰن دی رحمت والی چل پئی اے پروائی
اَسمانی تقدیر خدائی حرکت دے وچ آئی

....

بابرکت اس دور چ ایتھے ہور وی بنن مسیتاں
سوہنیا ربّا سانہوں ایہدیاں دیندا رئیں توفیقاں
اس دھرتی دا ہر اک باسی پڑھے قرآن حدیثاں
سب شیطانی ٹولے ایتھوں نس جان ماردے چیکاں
رب رحمٰن دی رحمت والی چل پئی اے پروائی
اَسمانی تقدیر خدائی حرکت دے وچ آئی

....

ربّ رحمٰن دے ناویں اُتّے ناں اس دارے دھریا
نال نمازیاں ایہدا ویہڑا چھیتی جاوے بھریا
اللہ والے رنگ وچ پر کوئی ایتھے جاوے رنگیا
اس دھرتی دا چپہ چپہ ہوجائے ھریا بھریا
رب رحمٰن دی رحمت والی چل پئی اے پروائی
اَسمانی تقدیر خدائی حرکت دے وچ آئی

....

ایہدیاں امن بنیریاں اُتّے پکھُو اُڈْ اُڈْ آون
اس دے گنبد آل دوالے پھر دے پیلاں پاون
ورد ہمیشہ اللہ ھُو دا کردے چوگے کھاون
مہدی پاک مسیح دے آخر اوہ درویش کہاون
رب رحمٰن دی رحمت والی چل پئی اے پروائی
اَسمانی تقدیر خدائی حرکت دے وچ آئی

....

لاٹاں اس دے مینارے چوں نور ہمیشہ مارے
حق دے دم نال اس دھرتی توں باطل نسدا جاوے
رب رحمٰن دا ہو کے رہ جائے اس ول جیہڑا آوے
سکھ، سکون تے چین اوہ دل دا ایتھوں آ کے پاوے
رب رحمٰن دی رحمت والی چل پئی اے پروائی
اَسمانی تقدیر خدائی حرکت دے وچ آئی

....

رہوے ہمیش سلامت پیرا تیری اے سرداری
تیرے چٹّے شملے صدقے جاناں کریئے واری
تینوں وی اے من لئے مرشد قوم سپینی ساری
اپنے اکو خالق دے نال لالئیے اپنی یادری
رب رحمٰن دی رحمت والی چل پئی اے پروائی
اَسمانی تقدیر خدائی حرکت دے وچ آئی

....

(مبارک احمد ظفر۔لندن)

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم و دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

سینیگال کے مخلص احمدی

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 18؍فروری 2010ء میں مکرم منور احمد خورشید صاحب (امیر و مبلغ انچارج سینیگال) کے قلم سے سینیگال کے مخلص احمدیوں کے چند ایمان افروز واقعات شامل اشاعت ہیں۔

☆ کولخ کے علاقہ میں ایک چھوٹے سے گاؤں Palado میں ایک بار دعوت الی اللہ کی غرض سے گئے۔ کچھ پھل بھی ملے۔ پھر دوبارہ گئے تو ایک دوست Gatam Jallo سے گفتگو ہوئی۔ کافی بحث و تمحیص کے بعد کہنے لگے کہ ابھی آپ چلے جائیں۔ جس روز مجھے کوئی شافی ثبوت مل گیا تو مَیں بیعت کرلوں گا۔ اس طرح ہم لوگ واپس چلے آئے۔

اتفاق سے چند ماہ بعد حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ گیمبیا کے دورہ پر تشریف لائے۔ پروگرام میں گیمبیا کے قصبہ فرافینی میں حضورانور کی آمد پر ایک بڑا اجتماع ہوا جس میں اکثر احباب کا تعلق سینیگال سے تھا۔ ان لوگوں میں مکرم گاتم جالو صاحب بھی تھے۔ جلسہ کی بہت کامیاب کارروائی کے بعد سب لوگ واپس روانہ ہوگئے۔ مکرم گاتم جالو صاحب نے واپس جاکر اپنے احمدی ہونے کا اعلان کردیا اور کہنے لگے کہ مجھے اب دلیل مل گئی ہے۔ میرے لئے حضورانور کا چہرہ مبارک ہی کافی ثبوت ہے کیونکہ اس قدر نورانی چہرہ صرف خدا کے پیاروں کا ہی ہوسکتا ہے۔

مکرم Gatam Jallo صاحب ایک عام سیدھے سادھے زمیندار ہیں۔ آپ احمدی ہونے سے قبل تعویذ گنڈہ کا کام کرتے تھے اور کافی لوگ ان پر اعتقاد رکھتے تھے۔ اس کام میں لوگوں میں عزت و احترام کے علاوہ مالی منفعت بھی تھی۔

☆ گیمبیا کے ایک شہر بصّے میں ایک احمدی بزرگ محمد تراول صاحب نہایت ہی غریب تھے۔ ذرائع آمد مفقود اور افراد خانہ بھی خاصے تھے۔ ایک شام میں اُن کے ہاں گیا۔ کھانے کا وقت تھا۔ کہنے لگے کہ ہم اب کھانا تو کھارہے ہیں لیکن ہم آپ کو اس کی دعوت نہیں دے سکتے۔ مَیں نے وجہ پوچھی تو کہنے لگے سادہ چاول اُبالے ہیں اور ساتھ نمک مرچ پانی میں گھول کر اس کا شوربہ بنایا ہے۔ اس کو چاولوں پر ڈال کر کھارہے ہیں۔ اس واقعہ سے ان کی مالی حالت کا اندازہ ہوسکتا ہے۔

خاکسار نے ایک روز خطبہ جمعہ کے دوران بصّے کے احباب جماعت کو ایک زرعی فارم بنانے کی تحریک کی۔ چونکہ اکثر احباب تجارت پیشہ تھے۔ اس لئے کوئی خاطرخواہ نتیجہ نہ نکلا۔ نماز جمعہ کے بعد یہ بزرگ مجھے میرے کمرہ میں آکر ملے اور کہنے لگے: کل آپ فلاں گاؤں میں جو میرا کھیت ہے ادھر پہنچ جائیں۔ مَیں نے پوچھا: خیریت ہے؟ کہنے لگے: بس آپ آجائیں پھر بتاؤں گا۔ مَیں اگلے روز اس جگہ پہنچ گیا۔ تراول صاحب اپنے کھیت میں ہل چلا رہے تھے۔ مجھے ساتھ لے کر کھیت کے وسط میں چلے گئے اور کہنے لگے اس میں سے آدھا کھیت جماعت کو دے دیا ہے، کام مَیں کروں گا اور آمد جماعت کو جائے گی۔ ان کے اخلاص کا آج تک میرے ذہن پر بڑا گہرا اثر ہے کہ کس طرح ایک غریب احمدی نے اپنے کھیت کو جماعتی خدمت کے لئے پیش کردیا تاکہ جماعت کی آمد بڑھ سکے۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کی مالی حالت بہت بہتر ہے۔

☆ سینیگال جماعت کے ایک نہایت مخلص دوست آج کل ریجن Tamba Kunda کے صدر ہیں۔ یہ عہدہ گورنر کے برابر ہوتا ہے۔ 1999ء میں یہ ممبر آف پارلیمنٹ تھے۔ اس دوران ان کی ایک وزیر سے کچھ چپقلش ہوگئی جس پر صدر مملکت نے ان کو اگلے انتخاب میں پارٹی کی طرف سے امیدوار کا ٹکٹ دینے سے انکار کردیا۔ انہوں نے بڑی کوشش کی، ہرقسم کے تعلقات استعمال کئے مگر بے سود۔ اس طرح ہر طرف سے مایوس ہوگئے۔ انہی دنوں خاکسار نے ان کو جماعت میں مالی قربانی کی اہمیت کے بارہ میں تفصیل سے بتایا تو کہنے لگے کہ مَیں ہر ماہ 25 پاؤنڈ چندہ دیا کروں گا۔ مَیں نے کہا: ذرا سوچ لیں یہ کوئی جذباتی تحریک نہیں بلکہ باقاعدگی سے ادائیگی کرنا ہوگی۔ کہنے لگے انشاءاللہ باقاعدہ ادائیگی کروں گا۔

اگلے ماہ اپنے علاقہ سے ڈاکار تشریف لائے تو مجھے فون کیا کہ مَیں انہیں ان کے ہوٹل میں جاکر ملوں کیونکہ ان کی گاڑی خراب ہے۔ مَیں ان کے پاس گیا تو انہوں نے پورے سال کا چندہ ادا کردیا۔ مَیں بہت حیران ہوا اور خوش بھی۔ اور اسی وقت بذریعہ Fax حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کو خط لکھا کہ یہ دوست آجکل اپنے مسائل میں گھرے ہوئے ہیں۔ گورنمنٹ تعاون نہیں کررہی ہے۔ ان حالات کے باوجود انہوں نے بہت بڑی مالی قربانی کی ہے۔ اگلے ہفتہ حضورانور کا جواب آیا جس میں آپ نے فرمایا کہ مَیں نے ان کے لئے بہت دعا کی ہے اللہ تعالیٰ ان کو پہلے سے اعلیٰ مقام سے نوازے گا۔

تقریباً دو ہفتے بعد ان کا مجھے فون آیا اور بتانے لگے کہ مجھے پریذیڈنٹ نیشنل اسمبلی کا مشیر مقرر کیا گیا ہے جس میں ممبر آف پارلیمنٹ سے زیادہ مراعات اور عزت ہے۔ اس طرح خداتعالیٰ نے حضورانور کی دعا لفظ بلفظ پوری فرمائی۔

☆ نیشنل اسمبلی سینیگال کے ایک ممتاز ممبر آنریبل احمد مختار نڈاؤ صاحب عرصہ 15 سال سے ممبر چلے آرہے ہیں۔ جرمنی میں جلسہ سالانہ میں شمولیت کے لئے ممبرز آف پارلیمنٹ کا ایک وفد تشکیل دیا گیا تو اُن سے بھی رابطہ قائم کیا گیا۔ وہ تیار ہوگئے اور انہوں نے بتایا کہ گزشتہ رات مَیں نے ایک عجیب خواب دیکھی ہے۔ مَیں ایک نہایت ہی نورانی چہرہ بزرگ وجود کے سامنے بیٹھا ہوا ہوں اور وہ میرے لئے دعا کررہے ہیں اور وہ بزرگ افریقن نہیں ہیں اور نہ ہی زندگی میں کبھی ان سے ملاقات ہوئی ہے اور انہوں نے مجھ سے کوئی بات بھی کی ہے۔ اور یہ خواب انہوں نے دوران سفر اپنی کار میں اپنے ڈرائیور اور اپنی بیٹی کو بھی سنائی۔

جب یہ وفد سینیگال سے جرمنی پہنچا تو اس وقت حضورانور جلسہ کے انتظامات کا معائنہ کرنے کے سلسلہ میں منہائم تشریف لائے ہوئے تھے۔ ہمارا وفد سیدھا جلسہ گاہ میں لے جایا گیا اور حضورانور کو اطلاع ہوئی تو حضورانور نے تشریف لاکر جملہ ممبرز کو شرف مصافحہ بخشا۔ جب حضورانور نے مکرم احمد مختار نڈاؤ صاحب سے مصافحہ کیا تو ان کے مونہہ سے بے اختیار یہ جملہ نکلا کہ یہ تو وہی بزرگ ہیں جو مَیں نے خواب میں دیکھے تھے۔ ایک اور اتفاق دیکھئے۔ جب عالمی بیعت ہورہی تھی تو مکرم احمد مختار نڈاؤ صاحب کو بالکل حضورانور کے قدموں میں جگہ ملی۔ اور بعد از دعا حضور نے خاکسار سے دریافت فرمایا یہ دوست کون ہیں؟ سوائے ان کے کسی اور ممبر کے بارہ میں حضور نے استفسار نہیں فرمایا۔

مسجد بیت الحمید لاس اینجلس کی تعمیرنو

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 18؍فروری 2010ء میں مکرم شمشاد احمد ناصر صاحب مربی سلسلہ امریکہ کے قلم سے مسجد بیت الحمید لاس اینجلس امریکہ کی تعمیرنو کی ایمان افروز کہانی شامل اشاعت ہے۔

امریکہ کے مغربی ساحل پر خداتعالیٰ کے فضل سے بہت ساری فعال اور منظّم جماعتیں قائم ہیں۔ جہاں گزشتہ کئی سالوں میں کئی احمدیہ مساجد تعمیر ہوئی ہیں اور کئی مراکزِ نماز خریدے گئے ہیں۔

مسجد بیت الحمید کا سنگ بنیاد 1987ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے رکھا تھا۔ اس وقت اس علاقہ میں احمدیت کی شدید مخالفت تھی اور وہاں کے لوگوں نے ہر قیمت پر اس مسجد کی تعمیر کو روکنے کی کوشش کی۔ ادھر حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کا فرمان اور ہدایت تھی کہ جب تک اس علاقہ کی کونسل متفقہ طور پر اس کی تعمیر کی اجازت نہ دے ہم مسجد تعمیر نہیں کریں گے۔ جبکہ علاقہ کی کاونٹی کے میئر نے کہا تھا کہ یہ مسجد ہماری لاشوں سے گزر کر ہی بنے گی۔

ان حالات میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی خدمت میں بار بار دعا کے لئے لکھا گیا اور وہ پہلا مرحلہ طے ہوا کہ خداتعالیٰ کے فضل سے کونسل نے متفقہ طور پر ہمیں مسجد کے بنانے کی اجازت دے دی۔ جب سنگِ بنیاد رکھا گیا تو حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے غیراز جماعت احباب سے اور ان کے بچوں اور بزرگوں سے بھی بنیاد میں اینٹیں رکھوائیں۔

تعمیر مکمل ہونے پر حضورؒ نے ہی 1989ء میں یہاں تشریف لاکر اس کا افتتاح فرمایا۔ اس وقت مکرم چوہدری منیر احمد صاحب یہاں پر مربی سلسلہ تھے۔ جن کی اَن تھک محنت اور احباب جماعت کی مالی قربانیوں اور دعاؤں سے یہ عظیم الشان مسجد تعمیر ہوئی۔

19؍اپریل 2003ء کو جب مقامی جماعت مسجد میں جمع تھی اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی وفات کے صدمہ سے دوچار تھی کہ اچانک مسجد کے کچن سے دھواں اٹھنے لگا اور آناً فاناً آگ بھڑک اٹھی جس سے مسجد کے سامنے کا وہ سارا حصہ جس میں دفاتر، وضو کی جگہ، کچن، لائبریری اور سٹور وغیرہ تھا جل کر راکھ ہوگیا اور مسجد عارضی طور پر بند کردی گئی۔

خاکسار کی جب 20 جولائی 2004ء کو یہاں پر بطور مربی سلسلہ تقرری ہوئی تو مسجد کی حالت ناگفتہ بہ تھی اگرچہ مسجد کے نقشہ جات پر کام ہورہا تھا۔ 2007ء کی عیدالفطر کے اگلے روز اس کی ازسرنو تعمیر کا کام شروع ہوا اور مکرم ڈاکٹر حمید الرحمٰن صاحب کی سرکردگی میں مسجد کمیٹی نے بار بار میٹنگز کیں جن میں مکرم ملک اسلم صاحب خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

تعمیر کے سلسلہ میں احباب کی مالی قربانیوں کا ایمان افروز تذکرہ کرنا ضروری ہے۔ یہ پراجیکٹ قریباً 4.5 ملین ڈالر کا تھا۔ مقامی جماعت نے بھی دل کھول کر مالی قربانی میں حصہ لیا اور امریکہ کی دوسری جماعتوں کے مخیّر احباب سے بھی چندہ لیا گیا۔ پھر مقامی جماعت نے اپنے بزرگان اور وفات یافتگان کی طرف سے بھی چندہ پیش کیا اور اس مد میں ایک ہی دن میں ایک لاکھ بیس ہزار ڈالر سے زائد کے وعدہ جات اور وصولی بھی ہوئی۔ مکرم ڈاکٹر حمید الرحمٰن صاحب نے اس موقعہ پر اعلان کیا کہ جماعت اس وقت جتنا چندہ اکٹھا کرے گی اتنا ہی میں خود اپنی ذاتی جیب سے ادا کروں گا۔ اسی طرح ایک اور دوست مکرم کریم احمد صاحب نے بھی اعلان کیا کہ جتنا چندہ مکرم ڈاکٹر حمید الرحمان صاحب ادا کریں گے اس سے ایک ڈالر زائد دے کر میں بھی ادائیگی کروں گا۔ چنانچہ اس طرح اس ایک ہی دن میں خداتعالیٰ کے فضل سے قریباً اڑھائی لاکھ ڈالر جمع ہوگیا۔

خدام الاحمدیہ نے ایک باربی کیو کا انتظام کیا اور خدام سے گیارہ ہزار ڈالر اکٹھے کئے۔ اس موقعہ پر ایک خادم عزیزم موعیذ مومن صاحب نے کہا کہ جتنا باقی خدام چندہ دیں گے اتنا ہی مَیں ادا کروں گا اور پھر ایک اور خادم مکرم سیف الرحمٰن صاحب نے بھی اتنا ہی چندہ ادا کیا۔ گویا ایک دن میں خدام الاحمدیہ نے بھی قریباً 33 ہزار چندہ ادا کردیا۔

لجنہ اماءاللہ نے زیورات کے علاوہ نقد ادائیگی اور وعدہ جات کے ذریعہ رقوم اکٹھی کیں۔ اس سلسلہ میں صدر لجنہ محترمہ امتہ المجیب چوہدری صاحبہ اور محترمہ مبارکہ صادق صاحبہ نے بہت تعاون کیا۔

بچوں اور بچیوں نے بھی مسجد کی تعمیر میں دل کھول کر چندہ ادا کیا۔ واقفین نو بچوں کے مقامی اجتماع میں خاکسار نے بچوں کو ترغیب دی کہ آپ کے والدین تو مالی قربانی کررہے ہیں، آپ بھی کریں۔ خداتعالیٰ کے فضل سے بچوں نے مالی قربانی کا بے نظیر نمونہ پیش کیا اور اس چھوٹے سے اجتماع کے موقع پر جس میں شائد 20-25 سے زائد بچے نہ تھے 5 ہزار سے زائد ڈالر جمع ہوگئے۔ پھر ہر اتوار کو کلاس ہوتی تو بچے اپنی رقوم لاتے اور مسجد کے لئے جمع کرواتے۔

ایک بچہ جو کلاس میں نہیں آیا تھا، اُسے مَیں نے اس تحریک کا بتاکر پوچھا کہ تمہارے پاس گھر میں کتنے پیسے جمع ہیں؟ کہنے لگا کہ 60 ڈالر ہیں۔ میں نے کہا اچھا 50 ڈالر چندہ ادا کردو اور 10 ڈالر اپنے لئے رکھ لو۔ اس نے کہا ٹھیک ہے۔ صبح نماز فجر پر وہ آیا تو 80 ڈالر لے آیا اور کہنے لگا کہ جب میں گھر آیا تو مجھے یاد آیا کہ میرے 20 ڈالر میری امی کے پاس بھی پڑے ہیں اس لئے کُل 80 ڈالر میں مسجد کے لئے چندہ دیتا ہوں۔ میں ذاتی طور پر جانتا ہوں کہ یہ بچہ اور اس کے والدین مالی لحاظ سے کافی کمزور ہیں۔

ایک دفعہ خاکسار ایک فیملی کو ملنے اُن کے گھر گیا۔ اُن سے چندہ کی بات کی تو بچوں میں سے ایک طفل نے 4 ڈالر لاکر دیئے کہ میرے پاس یہی رقم ہے۔ ایک خادم نے 300 اور ایک نے 100 ڈالر ادا کر دیئے۔ پھر بچوں کی والدہ نے اپنے خاوند سے پوچھا کہ آپ بھی چندہ دیں۔ وہ کہنے لگے کہ میں تو پہلے ہی

باقی صفحہ 10 پر ملاحظہ فرمائیں

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide
26th April 2013 – 2nd May 2013

Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8877 5529 or +44 20 8877 5530

Friday 26th April 2013

00:00	MTA World News
00:20	Tilawat & Dars-e-Hadith
00:50	Yassarnal Qur'an
01:20	Huzoor's Tour Of West Africa: Rec. 8th June 2004
02:30	Japanese Service
03:30	Seerat-un-Nabi (saw)
04:00	Tarjamatul Qur'an Class: rec. 12th August 1996.
04:55	Liqa Ma'al Arab: Recorded on 4th April 1996.
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30	Yassarnal Qur'an
07:00	Huzoor's Tours Of West Africa: Documenting Huzoor's tour to Burkino Faso in Benin, including Jalsa gathering at Calavi, recorded 4th April 2004.
07:40	Siraiki Service
08:25	Rah-e-Huda
10:00	Indonesian Service
11:00	Fiq'ahi Masa'il
11:35	Dars-e-Hadith
12:00	Live Friday Sermon
13:15	Seerat-un-Nabi (saw)
14:00	Tilawat: recitation of the Holy Qur'an
14:15	Yassarnal Qur'an
14:40	Bengali Reply to Allegations
15:50	Khilafat-e-Ahmadiyya Sal Ba Sal
16:20	Friday Sermon [R]
17:30	Yassarnal Qur'an
18:00	MTA World News
18:20	Huzoor's Tours Of West Africa [R]
19:00	Real Talk
20:10	Fiq'ahi Masa'il [R]
21:00	Friday Sermon [R]
22:15	Rah-e-Huda [R]

Saturday 27th April 2013

00:00	MTA World News
00:20	Tilawat: recitation of the Holy Qur'an
00:40	Yassarnal Qur'an
01:20	Huzoor's Tours Of West Africa
02:10	Friday Sermon: recorded on 26th April 2013.
03:20	Rah-e-Huda
04:50	Liqa Ma'al Arab: recorded on 13th March 1996
06:00	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
06:30	Al Tarteel
07:00	Jalsa Salana Germany Address: An address delivered by Huzoor on the occasion of Jalsa Salana Germany from the Ladies Jalsa Gah on 25th June 2011.
08:00	International Jama'at News
08:30	Story Time
09:00	Question And Answer Session: Part 1, Recorded on 21st October 1995.
10:00	Indonesian Service
11:00	Friday Sermon: Recorded on 26th April 2013
12:15	Tilawat: recitation of the Holy Qur'an
12:30	Al Tarteel
13:00	Live Intikhab-e-Sukhan
14:00	Bangla Shomprochar
15:05	Spotlight
16:00	Live Rah-e-Huda
17:35	Al-Tarteel [R]
18:00	MTA World News
18:25	Jalsa Salana Germany Address [R]
19:30	Faith Matters
20:30	International Jama'at News
21:00	Rah-e-Huda [R]
22:35	Story Time
22:55	Friday Sermon [R]

Sunday 28th April 2013

00:05	MTA World News
00:20	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
00:50	Al Tarteel
01:20	Jalsa Salana Germany Address
02:30	Story Time
03:00	Friday Sermon: recorded on 26th April 2013
04:10	Spotlight
04:55	Liqa Maal Arab: recorded on 10th April 1996.
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:15	Yassarnal Qur'an
06:40	Gulshan-e-Waqfe Nau Atfal: Rec. 23/01/2011
07:45	Faith Matters
08:50	Question and Answer Session: Part 1, recorded on 7th June 1998.
10:00	Indonesian Service
11:00	Spanish Service: Spanish translation of Friday sermon, delivered on 27th April 2012.
12:10	Tilawat & Dars-e-hadith
12:35	Yassarnal Qur'an
13:05	Friday Sermon: Recorded on 26th April 2013.
14:05	Bengali Reply To Allegation
15:10	Gulshan-e-Waqfe Nau Atfal [R]
16:15	Press Point
17:20	kids Time
17:50	Yassarnal Qur'an
18:20	MTA World News
18:40	Gulshan-e-Waqfe Nau Atfal [R]
19:55	Real Talk
21:00	Press Point [R]
22:05	Friday Sermon [R]
23:20	Question and Answer Session [R]

Monday 29th April 2013

00:25	MTA World News
00:45	Tilawat& Dars-e-Hadith
01:20	Yassarnal Qur'an
01:55	Gulshan-e-Waqfe Nau Atfal
03:05	Hunting In Canada
03:50	Friday Sermon: recorded on 26th April 2013.
05:00	Liqa Ma'al Arab: Rec. 11th April 1996.
06:00	Tilawat & Dars Seerat-un-Nabi (saw)
06:30	Al-Tarteel
07:00	Huzoor's Tours Of West Africa: Documenting Huzoor's tour of Benin, including departure from Porto Novo, recorded on 6th April 2004.
08:00	International Jama'at News
08:35	Khilafat-e-Ahmadiyya Sal Ba Sal
09:05	Rencontre Avec Les Francophones: French Mulaqat, Recorded on 16th February 1998.
10:05	Indonesian Service: Indonesian translation of Friday sermon recorded on 8th February 2013.
11:10	Jalsa Salana Qadian 2012 Speeches
12:00	Tilawat: recitation of the Holy Qur'an
12:15	Insight: recent news in the field of science
12:40	Al-Tarteel
13:05	Friday Sermon: Recorded on 6th July 2007
14:00	Bangla Shomprochar
15:05	Jalsa Salana Qadian 2012 Speeches [R]
15:35	Seerat Hadhrat Masih-e-Ma'ood
16:00	Rah-e-Huda
17:35	Al-Tarteel
18:00	MTA World News
18:20	Huzoor's Tour Of West Africa [R]
19:30	Real Talk
20:30	Rah-e-Huda [R]
22:00	Friday Sermon [R]
22:55	Jalsa Salana Qadian 2012 Speeches [R]
23:30	Seerat Hadhrat Masih-e-Ma'ood

Tuesday 30th April 2013

00:00	MTA World News
00:20	Tilawat: recitation of the Holy Qur'an
00:30	Insight: recent news in the field of science
00:55	Al Tarteel
01:25	Huzoor's Tour Of West Africa
02:30	Kids Time
03:00	Friday Sermon
03:50	Jalsa Salana Qadian 2012 Speeches
04:20	Seerat Hadhrat Masih-e-Ma'ood
04:55	Liqa Ma'al Arab: recorded on 16th April 1996.
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30	Yassarnal Qur'an
07:00	Jalsa Salana Germany Address: rec. 25/06/2011
08:00	Insight: recent news in the field of science
08:30	Jenolan Caves: A documentary exploring the famous Jenolan caves situated 200km West of Sydney, featuring a look at the limestone water beds, stalagmites and stalactites.
09:00	Question and Answer Session: Part 1, recorded on 7th June 1998.
10:00	Indonesian Service
11:00	Sindhi Service: Translation of Friday Sermon recorded on 26th April 2013.
12:05	Tilawat: recitation of the Holy Qur'an
12:30	Yassarnal Qur'an
13:00	Real Talk
14:00	Bangla Shomprochar
15:15	Spanish Service
16:00	Press Point
17:00	Seerat-un-Nabi (saw)
17:35	Yassarnal Qur'an
18:00	MTA World News
18:30	Jalsa Salana Germany Address [R]
19:30	Arabic Service: Arabic translation of Friday sermon delivered on 26th April 2013.
20:30	Insight: recent news in the field of science
21:00	Press Point [R]
22:00	Jenolan Caves [R]
22:30	Seerat-un-Nabi (saw)
23:05	Question and Answer Session [R]

Wednesday 1st May 2013

00:10	MTA World News
00:25	Tilawat & Dars-e-Hadith
00:55	Yassarnal Qur'an
01:30	Jalsa Salana Germany Address
02:30	Jenolan Caves
03:00	Press Point
04:10	Seerat-un-Nabi (saw)
04:55	Liqa Ma'al Arab: Recorded on 17th April 1996.
06:00	Tilawat: recitation of the Holy Qur'an
06:15	Al-Tarteel
06:45	Jalsa Salana UK Address: Rec. 22/07/2011
08:05	Real Talk
09:00	Question and Answer Session: Part 1, recorded on 3rd December 1995.
10:00	Indonesian Service
11:00	Swahili Service
12:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
12:30	Al-Tarteel
13:00	Friday Sermon: Recorded on 20th July 2007.
13:55	Bangla Shomprochar
14:55	Fiq'ahi Masa'il
15:20	Kids Time
15:55	Faith Matters
16:55	Maidane Amal Ki Kahani
17:30	Al Tarteel
18:00	MTA World News
18:20	Jalsa Salana UK Address [R]
19:40	Real Talk [R]
20:40	Fiq'ahi Masa'il [R]
21:05	Kids Time [R]
21:35	Maidane Amal Ki Kahani [R]
22:10	Friday Sermon [R]
23:00	Intikhab-e-Sukhan

Thursday 2nd May 2013

00:05	MTA World News
00:25	Tilawat & Dars-e-Hadith
00:50	Al-Tarteel
01:15	Jalsa Salana UK Address
02:35	Fiq'ahi Masa'il
03:00	Persecution Of Ahmadis
03:55	Faith Matters
04:55	Liqa Ma'al Arab: recorded on 18th April 1996
06:00	Tilawat: recitation of the Holy Qur'an
06:15	Yassarnal Qur'an
06:45	Huzoor's Tours Of West Africa: Documenting Hazoor's tour of Benin including an address in Parakou on 6th April 2004.
07:55	Beacon of Truth
09:00	Tarjamatul Qur'an class: rec. 13/08/1996
10:10	Indonesian Service
11:10	Pushto Service
12:00	Tilawat: recitation of the Holy Qur'an
12:15	Yassarnal Qur'an
12:55	Beacon Of Truth
14:00	Friday Sermon: Bengali translation of Friday sermon delivered on 26th April 2013.
15:05	Kasre Saleeb
15:45	Maseer-e-Shahindgan: A Persian programme
16:20	Tarjamatul Qur'an class [R]
17:30	Yassarnal Qur'an [R]
18:00	MTA World News
18:30	Live Al-Hiwar-ul-Mubashir
20:35	Aaina
21:10	Tarjamatul Qur'an class [R]
22:20	Kasre Saleeb R]
22:55	Beacon Of Truth [R]

Please note MTA2 will be showing French service & German service at 16:00 & 17:00 (GMT).

Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 20 Friday 19 April, 2013 Issue No. 16

اسلامی جمہوریہ پاکستان میں
احمدیوں پر ہونے والے دردناک مظالم کی الم انگیز داستان

{2012ء میں سامنے آنے والے چند تکلیف دہ واقعات سے انتخاب}

(طارق حیات۔ مربی سلسلہ احمدیہ)

(قسط نمبر81)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

''مَیں محض نصیحتاً للہ مخالف علماء اوران کے ہم خیال لوگوں کو کہتا ہوں کہ گالیاں دینا اور بدزبانی کرنا طریق شرافت نہیں ہے۔ اگر آپ لوگوں کی یہی طینت ہے تو خیر آپ کی مرضی۔''

(اربعین نمبر4، روحانی خزائن جلد17 صفحہ 471)

......☆......☆......☆......☆......

ایک زمانہ تھا کہ مندرجہ ذیل محاورہ پر عمل پیرا ہونے والے کو بڑے بوڑھے لوگ ایک عقل مند شخص قرار دیکر شاباشی دیا کرتے تھے۔

مارا چہ ازیں قصہ کہ گاؤ آمد و خر رفت

یعنی مجھے اس سے کیا واسطہ کہ گائے آئی اور گدھا گیا۔ جو آئے یا جو جائے مجھے اس سے کیا تعلق ہوسکتا ہے۔ مگر زمانہ کی رفتار بتا رہی ہے کہ اب ایسا نہیں رہا۔ جہاں درجنوں باوضو لوگوں کو بحالت سجدہ گولیوں سے بھوننے پر عوام کالانعام مسلمان کہلا کر مٹھائیاں بانٹیں، جہاں سینکڑوں غریبوں کی جمع پونجی اور آشیانے جلا کر خاکستر کردیئے جائیں اور ارباب اختیار کا بیان آئے کہ شکر کرو کہ جان بچ گئی، جہاں حکومت وقت کی تنخواہ دار پولیس کے ہاتھوں مساجد کی پیشانی سے کلمہ طیبہ مٹانے پر عوام کالانعام خوشی کے نعرے بلند کریں، جہاں سیرت النبیؐ شائع کرنے پر جیل بھیج دیا جائے، وہاں خود کو پرامن سمجھنے والے کبوتر کے ساتھی ہیں اور انسانیت سوز حرکات کو محض ''قصہ کہ گاؤ آمد و خر رفت'' قرار دے کر فراموش کرنا ظلم عظیم بن چکا ہے۔ خدا جانے کل کس کی باری آجائے۔ تاریخ بتاتی ہے کہ اگر کسی جاہل کو اپنے مذموم مقاصد کے لئے ایک دفعہ مسلح کردیا جائے تو وہ کبھی غیر مسلح ہونا پسند نہیں کرتا ہے۔ اللہ اس قوم کو عقل نصیب کرے۔

فصل شعلوں کی اب اٹھاتے ہیں
کیا اگایا اناج لوگوں نے

......☆......☆......☆......☆......

قارئین کے لئے ماہانہ Persecution Report بابت ماہ اکتوبر 2012ء سے چند واقعات لکھتا ہوں:

❁......**ماڈل ٹاؤن، لاہور:** تقریباً تیس مولوی چند وکیلوں کو ساتھ لے کر لیاقت آباد تھانے کے ایس ایچ او سے ملے اور مطالبہ کیا کہ مقامی احمدیہ قبرستان کے حوالہ سے احمدیوں پر مقدمہ درج کیا جائے۔ مولوی کو قبرستان میں مدفون احمدیوں کی قبروں کے کتبات پر اعتراض ہے۔ یہ مولوی اپنی من مانی اور حکومتی نظام کو دھمکیاں دینے میں اس حد تک شیر ہو چکے ہیں کہ تھانیدار کے سامنے مقتول گورنر سلمان تاثیر کا ذکر بطور مثال پیش کرتے رہے۔

ایس ایچ او نے ماڈل ٹاؤن کی احمدیہ جماعت کے صدر صاحب کو بلایا اور مولوی کے مطالبات سنا کر تعمیل کرنے کا حکم دیا۔ بعد ازاں ڈی ایس پی نے بھی مولوی کی طرفداری کی اور احمدیوں کو تعمیل کا حکم دیا۔ جبکہ جماعت احمدیہ کا ایک ہی جواب ہے کہ احمدی کسی بھی قرآنی آیت کو مٹانے کی گستاخی نہیں کرسکتے ہیں۔

مولویوں کی اس شرارت کی پشت پناہی جامعہ محمدیہ رضویہ کا امام مسجد کررہا ہے۔ یہ شرپسند جس مسجد کا متولی و پیش امام ہے وہ خان کالونی میں احمدیہ قبرستان کے عقب میں واقع ہے۔ اقبال نے کہا تھا ؎

قوم کیا چیز ہے قوموں کی امامت کیا ہے
اس کو کیا سمجھیں یہ بیچارے دو رکعت کے امام

یہ مسلماں ہیں!!

❁......**لاہور:** مکرم عاصم نصیرالدین صاحب پر ایک غیر احمدی فیصل بشیر نے آہنی راڈ کے ساتھ حملہ کرکے زخمی کردیا۔ قبل ازیں ان دو اشخاص میں لین دین کا معاملہ چل رہا تھا۔ مگر اس اچانک حملہ کی اطلاع کرنے جب مکرم عاصم صاحب تھانہ پہنچے تو فیصل بشیر نے معاملہ کو مذہبی رنگ دینے میں اپنی کامیابی دیکھی اور گلی محلے کے فارغ لوگوں کو جمع کرکے مکرم عاصم صاحب کے خلاف مورچہ نکالا، مفسدوں کا یہ مجموعہ مکرم عاصم صاحب کے گھر کے سامنے رک کر نعرے بازی کرتا رہا۔ وطن عزیز میں شدت پسندی اور مذہبی منافرت کا کاروبار اس قدر منظّم ہو چکا ہے کہ ان شرپسندوں نے تیار شدہ بینرز اٹھا رکھے تھے جن پر درج تھا کہ عاصم قادیانی کو تبلیغ سے روکا جائے۔ نیز ہم لاہور کینٹ کو دوسرا قادیان نہیں بننے دیں گے۔ وغیرہ۔ بعد ازاں جلوس کے شرکاء فیصل بشیر کے گھر جمع ہوگئے۔ پولیس انسپکٹر تفتیش کے لئے آیا تو مکرم عاصم صاحب کو بھی بلا بھیجا۔ اس احمدی کو دیکھ کر جلوس کے شرکاء مزید بپھر گئے تب پولیس انسپکٹر نے مطلوبہ خوراک دے کر ان مفسدوں کا منہ بند کیا۔ اس موقع پر موجود لوگوں نے اقرار کیا کہ ہم نے جلوس محض اس لئے نکالا تھا کہ اس احمدی پر دباؤ ڈال سکیں کہ وہ فیصل بشیر کے خلاف مقدمہ واپس لے۔ تب پولیس نے خود استدعا کی کہ عاصم صاحب اپنا مقدمہ واپس لے لیں جو اس احمدی نے قبول کرلیا۔ لیکن تا حال مکرم عاصم صاحب کے لئے خطرات ختم نہیں ہوئے ہیں۔

رزق حلال کمانا منع ہے!!

❁......**جڑانوالہ، ضلع فیصل آباد، 17 ستمبر:** وطن عزیز کے اس شہر میں ایک احمدی مکرم خواجہ قیصر رشید صاحب اپنی اور اپنے بچوں کی جان بچانے میں مصروف تھے۔ 26 اگست کو چند نامعلوم افراد اس احمدی کے گھر آکر جان سے مارنے کی دھمکی دے کر گئے۔ 30 اگست کو یہ فسادی پھر لوٹے اور اس احمدی کی اہلیہ کو اسلام قبول کرنے یا اپنی اولاد کی بربادی میں سے ایک چیز اختیار کرنے کا پیغام دیا۔ اس قدر سنگین پیغام سن کر مکرم قیصر صاحب سکول کی جانب دوڑے تا خیریت سے بچوں کو گھر تک زندہ سلامت لے آئیں۔ جان بچانے کے لئے ہجرت کے سوا کوئی اور راستہ نہ پا کر اس احمدی نے اپنے بچوں کو دوسری جگہ منتقل کردیا اور حکام کو تمام صورت حال سے مطلع کردیا۔ بعد ازاں مکرم قیصر صاحب کو علم ہوا کہ ان کا مسلسل پیچھا کیا جارہا ہے۔

مکرم قیصر صاحب اس شہر میں ایک مدت سے دوکان چلا رہے تھے اور سب لوگ ان کے احمدی ہونے سے بخوبی آگاہ تھے۔ 17 ستمبر کو دوکان کا مالک آیا اور دوکان کا تالہ کھلوا کر اپنے کارندوں سے تمام اسباب سڑک پر پھینکوا دیا۔ یوں اس احمدی کو شدید معاشی نقصان پہنچاتے ہوئے روزی روٹی کے وسیلہ سے ہی محروم کردیا گیا۔

احمدی خاتون کی مشکلات

❁......**ٹنڈو اللہ یار، ضلع حیدرآباد:** مکرمہ صادیقہ ظفر صاحبہ کو مذہبی مخالفین کی جانب سے شدید مشکلات کا سامنا ہے۔ چند احمدیت مخالف مولویوں نے اس احمدی خاتون کو جان سے مارنے کی دھمکیاں بھی دی ہیں۔ اس خاتون کے گھر پر سنگ زنی کی جاچکی ہے۔ یہ خاتون نوکری کرتی ہیں لیکن دشمنان احمدیت اس کو راہ میں روک کر ڈراتے دھمکاتے ہیں۔ الغرض عرصۂ حیات تنگ کرنے کی تمام تر کوششیں جاری ہیں۔ تمام تر صورت حال کی پولیس افسران کو اطلاع کی جاچکی ہے لیکن اسلامی جمہوریہ میں سوائے سرکاری مسلمانوں کے کسی کے لئے کوئی حقوق نہیں ہیں۔

اے سیلِ ہوس!!

❁......**اقبال ٹاؤن، لاہور:** حافظ سعید گروپ کے نام نہاد مولوی گزشتہ کچھ عرصہ سے اقبال ٹاؤن کی بیت التوحید اور دارالذکر گڑھی شاہو کی عمارت اور نمازیوں کی مسلسل ریکی میں مصروف ہیں جو اس گروپ کی تاریخ سے واقفیت رکھنے والوں کی نظر میں ایک نہایت خطرناک امر ہے۔

ان مفسدوں نے مساجد کی اطراف میں آدمی مقرر کررکھے ہیں جو نماز کی ادائیگی کے لئے آنے والے نمازیوں پر نظر رکھتے ہیں اور گاڑیوں کے نمبر نوٹ کرلیتے ہیں۔ بعض اوقات نمازیوں کا پیچھا کرتے ہیں اور ان کے مکانات بھی نشان زد کردیتے ہیں۔

10 اکتوبر کو مکرم قیصر احمد گوندل صاحب شام کی نماز ادا کرکے گھر واپس جارہے تھے تو انہیں محسوس ہوا کہ دو آدمی ان کا پیچھا کررہے ہیں۔ آپ جلدی سے اپنے گھر کے اندر داخل ہوگئے لیکن جلد ہی باہر مولویوں کا ہجوم جمع ہوگیا اور مطالبہ کرنے لگا کہ گھر کے صدر دروازے پر آویزاں آیت الکرسی اتاری جائے۔ لیکن اس احمدی نے بھی وہی جواب دیا جو سوا سو سال سے دیا جارہا ہے۔ تب مولویوں نے خود توہین قرآن کا ارتکاب کیا اور جاتے جاتے اس احمدی کے کافر ہونے کا فتویٰ بھی جاری کردیا نیز ہمسائے کو بلا کر اطلاع دی کہ یہ شخص قادیانی ہے اور اس کا بائیکاٹ کرو۔

اسلامی جمہوریہ میں مولوی کہلا کر ہلڑ بازی کرنے والوں کی اس قانون شکنی پر مکرم قیصر صاحب کا بیٹا دیر تک روتا رہا۔ اس کم سن کو شدید شکوہ تھا کہ ان لوگوں نے ہمیں کافر کیوں کہا ہے؟

معاندین احمدیت نے علاقہ کے معروف احمدی مکرم انور ورک صاحب کے خلاف بدتہذیبی اور قانون شکنی کی مہم شروع کررکھی ہے اور اپنے مذموم مقاصد کی یاوری کے لئے پمفلٹ شائع کرکے تقسیم کیا ہے۔ جماعت کی طرف سے اس قدر تشویش ناک صورت حال میں مکرم ورک صاحب کو انتہائی چوکنا رہنے کا مشورہ دیا گیا ہے۔

❁......**ماڈل ٹاؤن، 16 اکتوبر:** مکرم نعیم احمد صاحب Q بلاک، اتحاد کالونی کے مکان نمبر 25 میں رہائش پذیر ہیں اور گزشتہ 17 برس سے قریب واقع اپنا جنرل سٹور چلا رہے ہیں۔ آپ کی دوکان سے باہر چند قرآنی آیات درج تھیں۔ تقریباً 30 آدمی جن میں زیادہ تعداد مولویوں کی تھی، شکائت لے کر لیاقت آباد تھانہ پہنچ گئی اور ایس ایچ او سے ملاقات کے بعد دکان کی تصویر کشی کی۔ ایک پولیس والے نے تفصیلات سے آگاہ کیا جن سے پتہ چلتا ہے کہ یہ مسلمان کہلانے والے احمدیوں کے قبرستان سے خوف زدہ ہیں، نیز احمدیوں کی املاک کے باہر موجود عربی تحریرات ان مولویوں کو پسند نہیں ہیں۔

16 اکتوبر کو ایک جلوس مکرم نعیم صاحب کی دوکان کے باہر آکر رک گیا اور شدید نعرے بازی کرنے لگا۔ ان لوگوں کا مطالبہ یا حکم تھا کہ دوکان سے باہر درج آیات کو فوری طور پر ختم کیا جائے۔ پولیس موقع پر پہنچ گئی لیکن مسلمانوں کی بدتہذیبی اور شور و غوغا کے سامنے بے بسی کی تصویر محض بن کر رہ گئی اور اپنا سارا زور اس احمدی مکرم نعیم صاحب پر ہی چلایا کہ وہ دباؤ میں آکر آیات قرآنی ختم کردیں۔ ؎

دیکھ لے آنکھ اٹھا کر ہمیں اے سیلِ ہوس
نہیں اس شہر کے سب لوگ بکھرنے والے

(باقی آئندہ)

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد مُلّاؤں اور ان کے سرپرستوں اور ہمنواؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعائیں بکثرت پڑھیں

❁...... **اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجۡعَلُکَ فِیۡ نُحُوۡرِھِمۡ وَنَعُوۡذُبِکَ مِنۡ شُرُوۡرِھِمۡ۔**

اے اللہ! ہم تجھے سپر بنا کر دشمن کے سینوں کے مقابل پر رکھتے ہیں اور ہم ان کے تمام شر اور مضر اثرات سے تیری پناہ میں آتے ہیں۔

❁...... **اَللّٰھُمَّ مَزِّقۡھُمۡ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقۡھُمۡ تَسۡحِیۡقًا**

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کردے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔